ماہنامہ
نعت
لاہور
نعوتِ محمود پر
کلامِ معبود کے اثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 23واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 23 | نومبر 2010 | شمارہ 11

نعوتِ محمودؔ پر کلامِ معبودؔ کے اثرات

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرونی ممالک کے لیے 100$

پرنٹرز: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور، فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

اپنے پیارے بیٹے

محمد عبدالرحمٰن سلمہٗ

کے نام

اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے نانا جان
(شاعرِ نعت راجا رشید محمود) کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے
حضور رسولِ اکرم ﷺ کی تعریف و ثنا کی توفیق بخشے

یہ شمارہ اکتوبر/نومبر ۲۰۱۰ کا مشترکہ شمارہ ہے

نعوتِ محمود پر کلامِ معبود کے اثرات

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے کلام میں کلام اللہ کی تابانیاں
(جس کا عشرِ عشیر بھی کسی اور شاعر کے کلام میں نہیں)

تحقیق و تدوین:

شہناز کوثر

ایم اے اردو۔ ڈی ایچ ایم ایس
(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'' لاہور)

فہرست

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبلہ والدی واستاذی راجا رشید محمود نے جنگ پبلشرز کے شائع کردہ اپنے ضخیم نعتیہ انتخاب ''نعت کائنات'' کے مبسوط مقدمے میں لکھا تھا کہ ''ایک مسلمان کے نزدیک قرآن و احادیث اور پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے زیادہ بڑا معیار کوئی نہیں''۔ (نعت کائنات۔ص ۲۵) راجا صاحب کے پہلے ۱۸/۱۷ نعتیہ مجموعوں کے تحقیقی تجزیے (۵۳۶ صفحات کی تصنیف ''شاعرِ نعت راجا رشید محمود'') میں باب ''تعلیماتِ قرآن کا پرتو'' کا اختتام محترم ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ (صدر شعبۂ علوم اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی لاہور) نے ان الفاظ پر کیا تھا:

''انجمن ہائے ستائشِ باہمی کا ذکر نہیں لیکن یونیورسٹیوں میں اردو ادب اور نعت پر یا قرآنیات و اسلامیات کے حوالے سے شاعری پر نظر رکھنے والے اہلِ علم و تحقیق ضرور اس حقیقت کو زیرِ نظر رکھیں کہ آج تک کسی نعت گو شاعر کے کلام میں علوم القرآن اور فرمودات ربِّ کریم جل شانہٗ کا اتنا بھرپور عکس نظر نہیں آتا جتنا راجا رشید محمود کے کلام میں ہے''۔

(شاعرِ نعت راجا رشید محمود۔ص ۵۱)

راقم نے اپنی زیرِ نظر کاوش میں قبلہ راجا صاحب کے اُنچاس اردو مجموعہ ہائے نعت میں آیاتِ قرآن مجید سے استفادے کی صورتیں سامنے لا کر محترم ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ کے دعوے کی مزید تائید کی ہے۔ شاعرِ نعت کے اس حوالے سے کہے گئے تمام اشعار جمع کرنے اور ان پر گفتگو کرنے کا کام مستقبل کے کسی محقق اور نقاد کے لیے یوں بھی چھوڑ رہا ہوں کہ ادب نے موصوف کا صرف بیسواں مجموعہ ''عرفانِ نعت'' (۱۸۴ صفحات) ۹۳ منظومات پر مشتمل ہے، ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت کے حوالے سے کہی گئی ہے اور بیشتر نعتیں دس گیارہ سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہیں:

عرفانِ نعت

یہاں ''عرفانِ نعت'' کی چند نعتوں کے مطلعے درج کیے جاتے ہیں:

الفتِ سرور (ﷺ) کے نقشے سورۂ احزاب میں
دیکھنے والوں نے دیکھے سورۂ احزاب میں

رب کی عطا ہے سب سے بڑھ کر انا اعطینک الکوثر
یہ فرمایا میرے پیمبر (ﷺ)! انا اعطینک الکوثر

سرکار (ﷺ) کی عزت ورفعنا لک ذکرک
رب کی ہے عنایت ورفعنا لک ذکرک

کیا مرے سرکار (ﷺ) کی پہچان ماینطق نہیں
خالقِ عالم کا کیا فرمان ماینطق نہیں

ہاتھ رب کا یا نبی (ﷺ) کا فوق ایدیھم رہا
ایک پردہ اس کا اٹھا فوق ایدیھم رہا

یہ کیا حجر میں آ گیا ہے لعمرک
قسم خود خدا کھا رہا ہے لعمرک

لطفِ پیغمبر (ﷺ) خدا کی گفتگو جاءوک ہے
معصیت کاروں کا حفظِ آبرو جاءوک ہے

سورہ نساء میں آیا ہے حتٰی یحکموک
رب نے سبق پڑھایا ہے حتٰی یحکموک

جو ہے قرآن میں ارشاد سبحان الذی اسرا
خدا کی ہے خدا کو داد سبحان الذی اسرا

جن کی مداحی میں آئی آیۂ ما زاغ ہے
وہ نگاہیں ہیں کہ جن میں سُرمۂ ما زاغ ہے

جسمِ رحمت پہ عجب احرام لا تثریب ہے
بعدِ فتح عام عفوِ عام لا تثریب ہے

دی خبر خالق نے یہ اچھی کہ اکملت لکم
بات ہے اتمامِ نعت کی کہ اکملت لکم

لقب خدا سے نبی (ﷺ) کو ملا رء وف و رحیم
ہمارے واسطے ہیں مصطفیٰ (ﷺ) رء وف و رحیم

''عرفانِ نعت'' میں غزل کی ہیئت میں ۵۰ نعتیں ہیں ان کے ۵۸۱ اشعار میں سے ۱۴ مطلعے اوپر نقل کیے گئے ہیں۔ کتاب میں ۱۳ منظومات مزید ہیں جو غزل کی ہیئت میں نہیں۔ آج تک کسی نعت گو نے قرآن کریم سے نعت کے ضمن میں اتنا بھرپور استفادہ نہیں کیا۔ راجا صاحب کے دوسرے مجموعہ ہائے نعت میں تعلیماتِ قرآن کے انعکاس کے مزید نمونے جمع کرنے کی سعادت راقمہ کو حاصل ہو رہی ہے۔

قرآنِ مجید میں نعت

شاعرِ نعت نے ''عرفاتِ نعت'' کے اندرونی سرورق پر مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے اس مصرعے کو طرازِ عنوان بنایا ہے: ''قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی''۔ وہ کہتے ہیں:

مدح گوئے مصطفیٰ (ﷺ) محمود ہے خود کبریا
نعت کا مجموعۂ اوّل ہوئی اُم الکتاب (حدیث شوق۔ ص ۳۴)

شان تو دیکھو ذرا حضرت رسول اللہ (ﷺ) کی
ہے کلام اللہ میں مدحت رسول اللہ (ﷺ) کی (حدیث شوق۔ ص ۸۹)

سب سے اوّل نعت قرآنِ مقدس بالیقیں
سب سے اوّل کہنے والا ربِّ اکبر نعت کا (نعت۔ نمبر ۹)

مدحتِ آقا (ﷺ) ہے قرآنِ مجید
آیت آیت مصطفیٰ (ﷺ) کی نعت ہے (نعت۔ نمبر ۱۶)

پڑھو تو دل کی نگاہوں سے تم کلامِ مجید
بیاں خدا نے کیے ہیں نکاتِ نعتِ حضور (ﷺ) (نعت۔ نمبر ۷)

کوئی محسوس کرے تو ہیں کلامِ رب میں
مدحِ سرور (ﷺ) کی سب آیات لطیف و نازک (احرامِ نعت۔ ص ۴۲)

کلامِ پاک میں جتنی بھی آیتیں دیکھیں
خدا کی ان میں نبی (ﷺ) سے محبتیں دیکھیں (اوراقِ نعت۔ ورق ۹)

قرآن میں توصیفِ پیمبر (ﷺ) کے لیے ہیں
قرطاس پہ موتی کی طرح سے جڑے الفاظ (اہتزازِ نعت۔ ص ۳۲)

آقا حضور (ﷺ) کی ہے ثنا ان میں جا بجا
یوں بھی کلامِ حق کے ہیں صفحات محترم (مشعلِ نعت۔ ص ۷۸)

ذکر ملتا ہے مرے سرکار (ﷺ) کا بین السطور
ہے یہی قرآن کی ایک ایک آیت کا شرف (صدائے نعت۔ ص ۳۲)

ہر قولِ کبریا کا تعلق ہے آپ (ﷺ) سے
موجود آیتوں میں ہیں بین السطور آپ (ﷺ) (نیازِ نعت۔ ص ۳۸)

سمجھو تو بے شمار ہیں، یعنی ہیں ان گنت
شانِ نبی (ﷺ) میں آیتیں اُم الکتاب کی (التفاتِ نعت۔ ص ۵۳)

ہے کلامِ خدا میں ذکرِ نبی (ﷺ)
کر تلاوت کسی بھی آیت کی (حمد میں نعت۔ ص ۵۷)

یہ تو عجیب عشق و محبت کا راز ہے
خود کر رہا ہے محسنِ ازل نعت گستری (اشعارِ نعت۔ ص ۳۳)

مجھے تو کوئی اک آیت بغیر اس کے، نہیں ملتی
فضائل درج ہیں سرکار (ﷺ) کے صفحاتِ قرآں پر (کتابِ نعت۔ص۱۴)

جن آیتوں میں ذکر نہیں ان کا، ان میں بھی
بین السطور گہ رہا ہے ذوالجلال نعت (نعت نمبر ۸)

نعتِ ممدوحِ خدا کے واسطے
لہجۂ اسلوبِ داور چاہیے (ورفعنا لک ذکرک۔ص۴۲)

راجا صاحب کے آٹھویں مجموعے ''قطعاتِ نعت'' میں ۲۷ موضوعات پر قطعے ہیں۔ صفحہ ۲۱ سے ۲۹ تک ''مدحِ سرکار (ﷺ) بہ اسلوبِ کردگار'' میں ۳۵ قطعات ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی ''قرآنِ مجید میں نعت'' کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً ''آدابِ نعتِ رسول (ﷺ)'' کے عنوان کے گیارہ قطعوں میں ایک یہ ہے:

چاہتے ہو تم اگر کرنا ثنائے مصطفیٰ (ﷺ)
ایسے موضوعات لو جو کر دیے خالق نے طے
لو کیے دیتا ہوں یہ مشکل بھی آسانی سے حل
ہر صفت سرکار (ﷺ) کی قرآن میں مرقوم ہے (قطعاتِ نعت۔ص۱۸)

اس حوالے سے دوسرے مجموعہ ہائے نعت میں بھی بہت سے اشعار موجود ہیں، مثلاً:

عظمت سمجھ نہ پائیں جو میرے حضور (ﷺ) کی
ان کو کلامِ خالقِ اکبر دکھایئے (وارداتِ نعت۔ص۸۲)

جو قرآن محمود دیکھو تو آئے
پیمبر (ﷺ) کی عظمت کا عالم سمجھ میں (شعاعِ نعت۔ص۷۱)

بنیاد تو کلامِ خدائے حکیم ہے
کرتا ہے گو حضور (ﷺ) کی سارا جہاں صفت (شعاعِ نعت۔ص۸۳)

شایانِ نعت ہے تو ہے اسلوبِ کبریا
معیار بس حقیقتاً قرآں ہے نعت کا (نعت نمبر ۱۵)

کیسے نہ ہوتیں سرِفلک اس کی چوٹیاں
قرآنِ پاک سے ہے جب بنیاد نعت کی (نعت نمبر ۳۶)

اچھا ہوتا کہ سمجھنے کو نبی (ﷺ) کی عظمت
لوگ قرآنِ مقدس میں تدبّر کرتے (مشعلِ نعت۔ص۳۷)

وہ جو آیاتِ قرآنی کے مطلب کو سمجھ لیتا
اسی کو ذکرِ آقا (ﷺ) باعثِ تسکینِ جاں ہوتا (ذوقِ مدحت۔ص۵۲)

کوئی سورہ، کوئی پارہ جونہی پڑھتا ہوں قرآں سے
تو میں کہتا ہوں، ان (ﷺ) کی شان میں آئی ہے ہر آیہ (قندیلِ نعت۔ص۳۲)

کلامِ حق کو پڑھو اور کھولو کوئی سی آیت
معانی دیکھتے ہی شانِ شاہِ مرسلیں (ﷺ) دیکھو (ہالۂ نعت۔ص۷۹)

قرآں کی آیتوں کے تناظر میں آپ (ﷺ) کو
محبوبِ کبریا نہ کہوں میں تو کیا کہوں ([illegible] نعت۔ص۶۲)

یہ حقیقت ہوئی قرآنِ مبیں سے ظاہر
عظمتِ سرورِ عالم (ﷺ) ہی ہے اوّل آخر (حرفِ نعت۔ص۳۶)

ہے کوئی آیت، نہیں جس میں نبی (ﷺ) کا ذکرِ پاک
تم اٹھا کر دیکھ لو قرآن کی تفسیر کو (مرقعِ نعت۔ص۳۳)

کتنی آیتیں میں نے غور کر کے دیکھی ہیں
ہے کلامِ خالق پہ اشتباہ نعتوں کا (نعت نمبر ۲۶)

قرآنِ مقدس کلامِ ربی ہے لیکن یہ حضورِ اکرم ﷺ کی زبان سے امت تک پہنچا۔ آپ ﷺ نے کچھ کہا اور بتایا کہ یہ قرآن ہے، کچھ کہا اور فرمایا کہ یہ رب کا کلام ہے لیکن قرآن نہیں (اسے حدیثِ قدسی کہتے ہیں) اور کچھ ارشاد فرمایا اور کچھ وضاحت نہیں فرمائی،

یہ آپ ﷺ کا اپنا کلام ہے نہ حدیث پاک ہے۔ عزت مآب شاعر کہتے ہیں:

قرآں کلام رب کا ہے' ہانچا مگر یہ کیا
از روئے گفتگوئے حبیب خدا (ﷺ) نہیں (سرودِ نعت۔ ص ۴۲)

الم سے بات شروع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے والا یہ تسلیم کرے کہ اس کتاب کو صرف حضور سمجھتے ہیں۔ ہم تو ان تین حروف (مقطعات) کے معانی سے بھی واقف نہیں ہو سکتے۔

کلام رب ہے قرآں' مانتے ہیں
لبِ سرور (ﷺ) سے ہے لیکن شنیدہ (شعاعِ نعت۔ ص ۶۷)
اس کے علوم جانتے ہیں مصطفیٰ (ﷺ) فقط
پہلا سبق ہے مجھ کو یہ ام الکتاب کا (بیانِ نعت۔ ص ۶۱)

اسی لیے شاعرِ نعت کا نعت گوؤں کو مشورہ یہ ہے کہ

موضوعِ نعت کے جو ہیں ام الکتاب میں
برتو انھیں ثنائے رسالت مآب (ﷺ) میں (مرقعِ نعت۔ ص ۸۷)

اور وہ خود اس راستے کو اپنانا اپنی خوش بختی سمجھتے ہیں:

خدا کے فضل سے' ہے میری خوش نصیبی سے
رہینِ منتِ قرآن ذوقِ نعت مرا (نعت۔ نمبر ۵)

اور یہی رویہ ان کے لیے باعثِ طمانیت ہے:

سنّتِ ربّ علا ہے وجہِ اطمینانِ قلب
نعت کہتا ہوں تو میں رہتا ہوں کیسا مطمئن (حدیثِ شوق۔ ص ۳۱)

صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

سورہ الانفطار میں ہے: ''یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ'' یعنی اے آدمی! تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے ربِّ کریم سے۔ (الانفطار ۶:۸۲) اور سورہ الحاقہ میں فرمایا: ''اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ'' بے شک یہ قرآن رسول کریم ﷺ سے

باتیں ہیں۔ (الحاقہ ۶۹:۴۰) شاعرِ نعت جناب راجا رشید محمود نے کہا:

ہماری خوش نصیبوں کا ہو تو ہو شمار کیا
خدا بھی ہے کریم تو حضور (ﷺ) بھی کریم ہیں (قطعاتِ نعت۔ ص ۴۲)
کریم خود کو کہا رب نے' پھر نبی (ﷺ) کو کہا
کتاب عشق کی تفسیر اور کیا ہو گی (حرفِ نعت۔ ص ۱۵)
کریم اللہ بھی ہے اور کریم اس کے پیمبر (ﷺ) بھی
بھروسا ہے مجھے رحماں پہ اور محبوبِ رحماں (ﷺ) پہ (کتابِ نعت۔ ص ۱۴)
جب خدا فرمائے اپنے آپ کو ربِّ کریم
تو یہ ارشادِ کلامِ پاک ہے حمدِ خدا
جب کریم آقا (ﷺ) کو فرمائے خدائے ذوالجلال
کون ہے وہ' نعت اس کو جو نہ مانے گا بھلا (قطعاتِ نعت۔ ص ۵)
خدا کریم ہے' اس کے حبیب (ﷺ) بھی ہیں کریم
وہ خود رحیم ہے تو یہ بھی ہیں رؤف و رحیم
عمیم اس کا کرم' التفات ان کا عمیم
مگر یہ ایک نہیں' ہیں اگرچہ دونوں عظیم
عجیب اپنے لیے ہے یہ راز سربستہ (مخمساتِ نعت۔ ص ۹۶)

حمد اور نعت

حمد اور نعت کا یہی قریبی رشتہ راجا صاحب کے کچھ مزید قطعات میں بھی ہے:

خالق و ربِّ عوالم ہے خدائے عزّ و جل
رحمت للعالمیں ہیں کون؟ خالق کے نبی (ﷺ)
سب عوالم کی ربوبیت ہے حمدِ کبریا
نعت ہے سب کائناتوں کی منظم زندگی (قطعاتِ نعت۔ ص ۶)

(ربّ کریم ''رَبُّ العٰلمین'' (الفاتحہ۱:۱) ہے اور حضورِ اکرم ﷺ کو اس نے ''رحمۃ للعٰلمین'' بنا کر بھیجا ہے: ''وما ارسلنٰک الّا رحمۃ للعٰلمین'' (الانبیاء۲۱:۱۰۷))

جب صفاتِ خالق و مالک یہ دو لاریب ہیں
حمد کیسے ہو نہ ذکرِ رافت و رحمِ خدا
ہو گئیں دونوں صفات آقا (ﷺ) سے پھر منسوب یہ
سورۂ توبہ میں ہے گویا یہ نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) (قطعاتِ نعت۔ ص۶)

(سورہ التوبہ۹:۱۱۷/الحدید۵۷:۹/الحشر۵۹:۱۰ میں خدائے قدوس کے رؤف و رحیم ہونے کا ذکر ہے اور التوبہ۹:۱۲۸ میں ہے: ''وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ'' اور (نبی ﷺ) مومنوں کے لیے رؤف اور رحیم ہیں)

راز یہ افشا ہوا ''مَا یَنْطِقُ'' کے قول سے
بات ارشاداتِ محبوبِ خدا (ﷺ) کی ہو کہیں
کبریا کی بات ہو گی یہ بقولِ کبریا
اس طرح نعتِ پیمبر (ﷺ) حمد بھی ہے بالیقیں (قطعاتِ نعت۔ ص۶)

(''وَمَا ینطق عن الھوٰی. ان ھو الا وحیٌ یّوحٰی'' (النجم۵۳:۳۔۴۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے' وہ وہی ہوتی ہے جو انھیں وحی کی جاتی ہے)

ساری تعریفوں کے لائق تو خدا ٹھہرا' مگر
لائقِ توصیف اس نے کر دیا محبوب (ﷺ) کو
جن کی بے حد کی گئی تعریف و توصیف و ثنا
نام پھر سرکارِ والا (ﷺ) کا ''محمد'' کیوں نہ ہو (قطعاتِ نعت۔ ص۹)

(''الحمد للّٰہ'' (الفاتحہ۱:۱) ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں''۔ اور سورۂ آلِ عمران (۳:۱۴۴) الاحزاب (۳۳:۴۰) محمد (۴۷:۲) الفتح (۴۸:۲۹) میں حضورِ اکرم ﷺ کا اسمِ گرامی ''محمد'' (ﷺ) لیا گیا)

ہماری خوش نصیبیوں کا ہو تو ہو شمار کیا
خدا بھی ہے کریم تو حضور (ﷺ) بھی کریم ہیں
رؤف اور رحیم ہے خدا جو سب کے واسطے
نبی (ﷺ) ہمارے واسطے رؤف اور رحیم ہیں (قطعاتِ نعت۔ ص۳۲)

القابِ قرآنی

لقب پکارا' کبھی ان کا نام تک نہ لیا
کتابِ رب میں جب آئی خطاب کی صورت (قاموسِ نعت۔ ص۲۵)

مخاطب کرنا چاہا جب بھی محبوبِ مکرم (ﷺ) کو
دیے اللہ نے ان کو کئی القاب ایسے میں (صدائے نعت۔ ص۵۷)

جب خطاب آقا و مولائے زمانہ (ﷺ) سے کرے
لے نہ قرآں میں خدا آپ (ﷺ) کا نامِ نامی (چاشنِ نعت۔ ص۲۴)

نام رب نے نہیں لیا ان (ﷺ) کا
جب بھی قرآن میں خطاب ہوا (مرقعِ نعت۔ ص۳۱)

ربِّ جہاں نے نامِ نبی (ﷺ) کا نہیں لیا
موقع جہاں بھی آیا ہے کوئی خطاب کا (التفاتِ نعت۔ ص۳۰)

غائر نظر سے دیکھو کلامِ مجید کو
صیغہ نہیں ہے نامِ نبی (ﷺ) سے خطاب کا (بیانِ نعت۔ ص۶۰)

خصائص ان کے ہزاروں ہیں' ان میں ایک یہ ہے
نہیں پکارا انھیں رب نے' ان کے نام کے ساتھ (اوراقِ نعت۔ ورق۳۱)

رب کے کلامِ پاک کو دیکھو بغور تم
کرتے ہوئے خطاب' لیا ان کا نام کیا؟ (تضامینِ نعت۔ ص۱۰۹)

اللہ نے خطاب نہیں نام سے کیا
قرآن کی زبان پہ رہا ہے سدا لقب (صدفِ شوق۔ ص۹۶)

(قرآنِ مقدس میں حضورِ اکرم ﷺ کو 'یا ایھا النبی' یا ایھا الرسول'' کے علاوہ ''یا ایھا المزمل' یا ایھا المدثر'' سے خطاب کیا گیا' نام لے کر کبھی خطاب نہیں کیا)
اس کے علاوہ ''والشمس' والقمر' والضحیٰ' واللیل' یٰس' طٰہٰ'' وغیرہ کو بھی حضور اکرم ﷺ کے یا آپ کی صفات کے القاب تسلیم کیا گیا ہے۔

''یٰس'' (یٰس ۳۶:۱) پر ''عرفانِ نعت'' میں ۱۳ اشعار کی نعت ہے' دو شعر یہ ہیں:

حق میں اور ان میں ہُوا کرتی ہے خفیہ بات چیت
حق بیان و حق شناس و حق نگر یٰس ہیں
جان لو مفہوم تو دفتر کے دفتر لکھ سکو
دو حروفِ عشق میں جو مستتر یٰس ہیں (ص ۷۷'۷۸)

یٰس اور طٰہٰ (طٰہٰ ۲۰:۱) دونوں کا یکجا ذکر دیکھیے (۱۰ اشعار میں سے دو)

ہیں یاور جو محشر کے یٰس و طٰہٰ
تو قاسم ہیں کوثر کے یٰس و طٰہٰ
خدا نے کیے جو عطا مصطفیٰ (ﷺ) کو
لقب ہیں برابر کے یٰس و طٰہٰ (عرفانِ نعت۔ ص ۸۱'۸۰)

''کھیٰعص'' (مریم ۱۹:۱)۔ نو اشعار میں سے پہلے دو:

آیہ اوّلِ سورۂ مریم کھیٰعص
ہے نبی (ﷺ) کا خیر مقدم کھیٰعص
کوئی ہے ایسا' جسے اللہ جانے یا نبی (ﷺ)
ہے نیاز و ناز باہم کھیٰعص (عرفانِ نعت۔ ص ۸۲)

''واللیل'' (اللیل ۹۲:۱/ الانشقاق ۸۴:۱۷)۔ ۱۰ اشعار کی نعت کا مطلع:

مُوئے سرِ نبی (ﷺ) کو تھا واللیل کا لقب
از روئے وحیِ کبریا واللیل کا لقب (عرفانِ نعت۔ ص ۸۷)

''والشمس'' (الشمس ۹۱:۱) ''والقمر'' (المدثر ۷۴:۳۲/ الانشقاق ۸۴:

۱۸)۔ مسدس کے چار بند میں سے دو مصرعے:

الشقاق و شمس و مدثر کو پڑھنے سے کھلا
والقمر' والشمس رب نے آپ (ﷺ) کی خاطر کہا (عرفانِ نعت۔ ص ۹۰)

صبح والشمس کی ہے چہرہ نمائی بے شک
رات واللیل کے معنی میں سمائی بے شک
مہر کی قدر رُخِ شہ (ﷺ) نے بڑھائی بے شک
دھج نئی گیسوئے پُرخم نے دکھائی بے شک
رُخ و کاکل سے ہُوا صبح و مسا کا آغاز (مخمساتِ نعت۔ ص ۲۶)

کہیں والشمس فرمایا گیا اس روئے رخشاں کو
لقب واللیل کا بخشا گیا زلفِ پریشاں کو
دلیلِ راہ گر کر لے چراغِ راہِ عرفاں کو
تو دل سے مان لینا چاہیے پھر ہر مسلماں کو
نبی (ﷺ) محبوب ہیں رب کے' یہ بُرہاں سے ہُوا ثابت (مخمساتِ نعت۔ ص ۳۱)

''النبی'' (المائدہ' الاعراف' الانفال' التوبہ' الاحزاب' الحجرات' الممتحنۃ' الطلاق' التحریم......)۔ گیارہ اشعار کی نعت میں سے دو شعر:

جو ایھا النبی مرے حضور (ﷺ) کا خطاب ہے
تو ابتدا نبی نبی ہے انتہا نبی نبی (ﷺ)
اگرچہ غیب کی خبر سبھی حق دیا کیے
فضیلتوں میں پھر بھی ہے جدا جدا نبی حق (عرفانِ نعت۔ ص ۱۵۲)

"بشیر" (البقرہ۲:۱۱۹/سبا۳۴:۲۸/فاطر۳۵:۲۴)۔ گیارہ میں سے دو شعر:

محسنِ اخلاق و مروّت کی ہمیں تعلیم دی
یوں جنھوں نے دی ہے جنت کی بشارت' وہ بشیر
ہم کو اکملت لکم کی دی خبر سرکار (ﷺ) نے
ختم جن پہ ہو گیا کارِ رسالت' وہ بشیر (عرفانِ نعت۔ ص۱۵۴تا۱۵۵)

"نذیر" (البقرہ' بنی اسرائیل' الفرقان' الاحزاب' سبا' فاطر' الفتح)۔ مثلث کے دس بند میں سے پہلا:

نذیر اُن کو اللہ نے یوں بنایا
کہ بندے کو خالق سے اپنے ملائیں
جہنم کی جانب نہ انسان جائیں (عرفانِ نعت۔ ص۱۵۷)

"شاھد" ("یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا" (الاحزاب۳۳:۴۵/الفتح۴۸:۸) "انّا ارسلنا الیکم رسولًا شاھدا علیکم" (المزمل۷۳:۱۵)۔ "عرفانِ نعت" میں غزل کی ہیئت میں ۱۷ شعروں میں سے تین اشعار)

قصرِ قوسین میں' خدا شاھد
اک تھا مشہود' دوسرا شاھد
وہ ہیں لوگوں کے بھی' خدا کے بھی
جن کو فرما دیا گیا شاھد
رویتِ کبریا جو کی تو ہوئے
عزت و وقرِ انبیاء شاھد (ص۱۶۰تا۱۶۱)

"عرفانِ نعت" میں اس موضوع پر مخمس کے چار بند بھی ہیں (ص۱۶۴تا۱۶۶)

"رسولٌ مبینٌ" (الزخرف۴۳:۲۹/الدخان۴۴:۱۳)۔ ۱۲ شعروں میں سے:

شفاعت کی مُژدہاں رسولٌ مبینٌ
ہیں بخشش کا عنواں رسولٌ مبینٌ (ص۱۶۷)

"مزکّی" (البقرہ۲:۱۵۱/آل عمران۳:۱۶۴/الجمعہ۶۲:۲)۔ ۱۶ میں سے دو شعر:

یوں مزکّی ہیں نبی (ﷺ) از روئے ارشادِ خدا
تزکیہ ہی منشا و مقصدِ پیمبر (ﷺ) کا رہا
نفرتوں کی' گرمی کی آپ (ﷺ) نے تغلیط کی
میرے آقا (ﷺ) کے لیے رب نے تزکیھم کہا (عرفانِ نعت۔ ص۱۷۵تا۱۷۷)

"یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ" (المزمل۷۳:۱)۔ ۸ میں سے دو شعر:

اللہ کے محبوب ہو یا ایھا المزّمّلُ
یا ایھا المدثر یا ایھا المزّمّلُ
میرا خدائے لم یزل کمبل میں لپٹے دیکھ کر
کہنے لگا محبوب (ﷺ) کو یا ایھا المزملُ (عرفانِ نعت۔ ص۱۷۸)

"مُدّثر" (المدثر۷۴:۱)۔ ۱۲ میں سے دو شعر:

ظلمتیں مٹانے کو ہے قرار مدثر
اوٹ سے ہیں کمبل کی' نور بار مدثر
کیا ردائے رحمت میں لے نہ لیں گے محشر میں
طالبینِ امت کو کر کے پیار مدثر (عرفانِ نعت۔ ص۱۸۰)

راجا صاحب مد کے ایک مخمس کا ایک بند دیکھیے:

کہا ہے آقا (ﷺ) کو رب نے رحمت' کہا ہے یٰس اور طٰہٰ
انھی کو مزمل کہا ہے' انھی کو مدثر پکارا
رضا انھی کی وہ چاہتا ہے کہ رتبہ محبوبیت کا بخشا
انھی کی مدحت میں کہہ دیا ہے خدا نے اپنا کلام سارا
خطاب ان کو نبی کا بخشا' لقب جو ان کا رسول رکھا (محسناتِ نعت۔ ص۸۵)

ان کے چند مزید اشعار یہ ہیں:

مزملؑ، نبیؐ، رؤف و رحیم کے
کیا کیا ملے حضور (ﷺ) کو معجز نما لقب (حدیثِ شوق۔ ص ۹۵)

اللہ نے چاہا تو ردا پاؤں گا میں بھی
مزمل و مدثر و طٰہٰ کی طرف سے (حرفِ نعت۔ ص ۶۹)

ابجدِ تعلیم انساں حرفِ طٰہٰ ہو گیا
کھیعص اب ہے نصابِ بزمِ قدس (حدیثِ شوق۔ ص ۲۹)

مصطفیٰ (ﷺ) کے چہرۂ پُر نور پہ
سورۂ والشمس کی دیکھو چھبیں (درودِ تاک کرک۔ ص ۲۷)

والشمس ہے خطابِ حبیبِ خدائے پاک
سرکارِ دو جہاں (ﷺ) کا ہوا والضحیٰ لقب (حدیثِ شوق۔ ص ۹۵)

والضحیٰ ہے چہرۂ پرنور کا عکسِ جمیل
شرح ہے والیل کی زلفِ معنبر مو بہ مو (حدیثِ شوق۔ ص ۱۵)

آقا (ﷺ) کے سوا اور خیال آیا کسی کا؟
یٰس کہ والیل کہ طٰہٰ کے لقب سے (فانوسِ نعت۔ ص ۵۷)

والیل کے مطالب و معنیٰ پہ غور کر
سوگند رب پہ موئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں؟ (سرودِ نعت۔ ص ۴۳)

رب کی زباں پہ اپنے حبیبِ کریم (ﷺ) کے
مزمل و مدثر و طٰہٰ لقب رہے (مرقعِ نعت۔ ص ۴۹)

حبیبِ پاک (ﷺ) کو اپنے بنی آدم کے محسن کو
دیا مزمل و یٰس کا رب نے لقب اچھا (عقیدتِ نعت۔ ص ۱۷)

طٰہٰ و یٰس و مزمل ہو یا والشمس ہو
اک سلیقہ سا نظر آتا ہے ان القاب میں (بیانِ نعت۔ ص ۲۷)

رخِ سرکارِ والا کی جو کی والشمس نے مدحت
تو کی والیل نے کچھ چھیڑ چھاڑ آقا (ﷺ) کے کاکل سے (تجلیاتِ نعت۔ ص ۳۱)

چہرۂ والشمس کی چھب عرشِ علا نے دیکھی
شانِ والیل لیے آپ (ﷺ) کے گیسو نکلے (منشوراتِ نعت۔ ص ۷)

والشمس، والقمر ہو یا ہو والضحیٰ کا نور
قرآن رخ کی ہے یہی تفسیر مستقل (مباحِ نعت۔ ص ۳۹)

ہیں جو مزمل و مدثر و یٰس نبی (ﷺ)
ان کو خالق نے عطا کر دیے القاب کئی (منشوراتِ نعت۔ ص ۱۰)

تھے اور بھی رسل مگر رب نے حبیب (ﷺ) کو
یا ایھا الرسول کہا ہے خطاب میں (جہانِ نعت۔ ص ۳۴)

راجا صاحب اس ضمن میں نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ

اسے ڈگری "سپر لیڈ" عطا کی ربِ عالم نے
کلامِ پاک میں سرکار (ﷺ) کا جو بھی لقب آیا (قندیلِ نعت۔ ص ۴۴)

مخمس کا ایک بند بھی ملاحظہ ہو:

صبح والشمس کی ہے چہرہ نمائی بے شک
رات والیل کے معنیٰ میں سمائی بے شک
مہر کی قدر رخِ شہ (ﷺ) نے بڑھائی بے شک
دھج نئی گیسوئے پُرخم نے دکھائی بے شک
رخ و کاکل سے ہوا صبح و مسا کا آغاز (مخمساتِ نعت۔ ص ۲۶)

رب نے جو محمود بخشے ہیں حبیبِ پاک (ﷺ) کو
غور فرمائیں انھی القاب میں اربابِ فکر (عنایاتِ نعت۔ ص ۲۶)

آیاتِ قرآنی کی منظوم ترجمانی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''واذ اخذ اللہ میثاق النبیین......... مع الشھدین'' (آل عمران ۳:۸۱) ''اور یاد کیجیے جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ میں جو تمھیں کتاب اور حکمت دوں' پھر تمھارے پاس تشریف لائے وہ رسول جو تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا' فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا' عرض کی: ہم نے اقرار کیا' فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور تمھارے ساتھ گواہوں میں میں خود ہوں''۔ شاعرِ نعت نے کہا:

خالقِ کل نے لیا پیمان سب نبیوںؑ سے یہ
گر تمھارے عہد میں آ جائیں وہ رحمت پناہ (ﷺ)
ان پہ ایماں لاؤ گے' دو گے انھیں امداد بھی
وعدہ سب نے کر لیا تو رب ہوا اس پر گواہ (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۶)

یہ ''میثاق النبیین'' آج بھی سب کو بتاتا ہے
ملا اعزاز ان (ﷺ) کو انبیاء کی سربراہی کا
یہی ایسا تھا عہدِ انبیاء' تکمیل پر جس کی
لیا ذمہ نبی (ﷺ) کے واسطے رب نے گواہی کا (تجلیاتِ نعت۔ ص ۲۶)

سورہ الفتح میں ہے: ''انا ارسلنک شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعذروہ وتوقروہ'' (الفتح ۴۸: ۹،۸) ''بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور رسول (ﷺ) کی تعظیم وتوقیر کرو''۔ راجا صاحب کا قطعہ دیکھیے:

رب نے بھیجا ہے بنا کر سرورِ کونین (ﷺ) کو
اک مبشر' اک نذیر' اک شاہدِ علم و یقیں
پھر کہا' رب اور رسولِ پاک (ﷺ) پر ایمان لاؤ
اور کرو' تعظیمِ پیمبر (ﷺ)' یہ ہے دینِ مبیں (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۳)

راجا صاحب کے مجموعہ ''عرفانِ نعت'' میں الاعراف (۷: ۱۵۷) کے ضمن میں حضور اکرم ﷺ کی تعظیم وعزت کرنے کے عنوان سے ''عزّروہ'' کی ردیف میں ۱۵ اشعار کی نعت ہے (ص ۲۰ تا ۲۲)۔

سورہ النور میں ہے: ''لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم لدعاء بعضکم بعضا'' (۲۴: ۶۳) ''رسول (ﷺ) کو پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے''۔ نیز سورہ الحجرات میں فرمانِ الوہی ہے: ''یا ایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ...... وانتم لا تشعرون'' (۴۹: ۲،۱) ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے' اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی (ﷺ) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمھارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہ ہو''۔ ترجمانی کی صورت یہ نظر آتی ہے:

سورۂ نور اور الحجرات میں آیا ہے یہ
مت بڑھو آگے خدا سے اور رسولِ پاک (ﷺ) سے
جس طرح اک دوسرے کو تم بلاتے ہو' کہا
یوں نہ آقا (ﷺ) کو پکارو' کام لو ادراک سے (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۳)

چیخ کر ان کو پکارو تم' نہ تم آواز دو
پست آوازیں رکھو سرکار (ﷺ) کی آواز سے
احترامِ سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) کے درس میں
کبریا نے حکم فرمایا ہے خاص انداز سے (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۹)

سورہ الاحزاب میں ہے: ''النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم'' (۳۳: ۶) ''نبی (ﷺ) مسلمانوں کی جانوں کے ان سے زیادہ مالک ہیں''۔ پھر فرمایا: ''وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ...... مبینا'' (۳۳: ۳۶) ''اور کسی مسلمان مرد یا عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کچھ حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملے کا کچھ

اختیار رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم نہ مانے وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا"۔ پھر ارشاد ہوا: "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (۴۰:۳۳) "محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں؛ ہاں! اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین"۔ اسی سورہ میں آیۂ درود نازل ہوئی: "ان اللہ وملئکتہ..... تسلیما" (۵۶:۳۳) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں؛ اے ایمان والو تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"۔ شاعرِ نعت نے ان آیات کی ترجمانی یوں کی ہے:

رب نے الاحزاب میں جو کچھ کہا' مطلب یہ ہے
تم سے بڑھ کر ہیں تمھاری جان کے مالک نبی (ﷺ)
ہیں ختم اور اختتام ان پہ نبوت کا ہوا
میں بھی پڑھتا ہوں' درود اُن پہ پڑھیں سب اُمتی (قطعاتِ نعت۔ص۸۶)

سورہ النساء میں ارشادِ خداوندی ہے: "فلا وربک لا یؤمنون..... قضیت ویسلموا تسلیما" (النساء۴: ۶۵) "آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حَکَم نہ بنالیں؛ پھر جو کچھ آپ حکم فرمائیں اس سے اپنے دلوں میں رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں"۔ یہاں ربِّ کریم نے اپنے محبوب (ﷺ) کے رب کی یعنی اپنی قسم کھا کے بات کی ہے۔ اس پر راجا صاحب نے کہا:

موسوم وہ کرتا ہے کہ سرور (ﷺ) کا خدا ہوں
کھائی ہو جو خالق کو کبھی اپنی قسم خود (اوراقِ نعت۔ ورق۳۶)

اس آیہ کے حوالے سے "عرفانِ نعت" میں ۹ اشعار کی نعت ہے؛ دو شعر بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں:

اپنی قسم کے ساتھ ہمیں اپنا فیصلہ
اللہ نے سنایا ہے حتّٰی یحکموک
مومن جو ہیں' وہ مانتے ہیں ان (ﷺ) کے فیصلے
رگ رگ میں یوں سمایا ہے حتّٰی یحکموک (ص۱۰۴)

آیت کی ترجمانی کی صورت دیکھیے:

پہلے کھائی محترم محبوب (ﷺ) کے رب کی قسم
پھر خدا نے صاحبِ ایمان لوگوں سے کہا:
اپنے ہر اک کام میں مانیں وہ آقا (ﷺ) کو حَکَم
رنگ دیکھو دوستو' تکلیمِ حق کے ڈھنگ کا (قطعاتِ نعت۔ص۴۱)

سورہ الضحیٰ میں ہے: "ولسوف یعطیک ربک فترضٰی" (۵:۹۳) "اور بے شک قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے"۔ ترجمانی یا ترجمے کی صورت دیکھیے:

جو کہا اپنے حبیبِ پاک (ﷺ) کو قرآن میں
عزت اس سے بڑھ کے خالق سے کوئی پائے گا کیا
"اس سے راضی ہو ہی جائیں گے بالآخر آپ بھی
آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا" (قطعاتِ نعت۔ص۲۵)

ربِّ کریم نے فرمایا: "قد نریٰ تقلب وجھک..... شطر المسجد الحرام" (البقرہ۲: ۱۴۴) "ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں؛ تو ضرور ہم آپ کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ چاہتے ہیں؛ آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں"۔

راجا رشید محمود کا قطعہ ہے:

میں نے چاہا بھی تو قبلہ کیوں نہیں بدلا ابھی
سر اٹھا کر مصطفیٰ (ﷺ) یوں دیکھتے تھے بار بار
"جس طرف جی چاہتا ہے منہ ادھر کو پھیر لے"
میرے خالق نے کہا' محبوب (ﷺ) مت ہو بے قرار (قطعاتِ نعت۔ص۲۵)

"عرفانِ نعت" میں "فترضٰی" کے ضمن میں ۱۳ "ترضٰھا" کے عنوان سے ۸ اشعار کی منظومات کے علاوہ ایک الگ نظم بھی ہے؛ جس کا ٹیپ کا مصرع ہے:

"کہا سرکار والا کو قول وجھک حق نے" (ص۳۹ تا ۳۵)

"النساء" میں ہے: "ومن یعص اللّٰہ ورسولہٗ ویتعدّ حدودہٗ یدخلہ نارًا خالدًا فیھا" (۴:۱۴) "اور جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا"۔

راہِ مسلم سے جُدا ہو کر چلا جو رہ نورد
راندۂ درگاہِ سرکار دو عالم (ﷺ) ہو گیا
وہ مخالف ہے نبی (ﷺ) کا جو چلا ان کے خلاف
النساء میں ہے کہ وہ ایندھن بنے گا نار کا (قطعاتِ نعت۔ص۲۶)

عاصیانِ امت حضور (ﷺ) کو راستہ دکھایا گیا: "ولو انھم اذ ظلموا انفسھم..... توابًا رحیما" (النساء۴:۶۴) "اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ کے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول (ﷺ) ان کی شفاعت فرمائیں تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا رحیم پائیں گے"۔

راجا رشید محمود صاحب نے کہا:

ظلم جانوں پر جو کر بیٹھیں، کہا اللہ نے
حاضرِ دربار سرکار دو عالم (ﷺ) ہوں اگر
عفو پھر چاہیں، سفارش ان کی فرمائیں حضور (ﷺ)
پھر وہ دیکھیں گے کہ ہے تواب خالق کس قدر (قطعاتِ نعت۔ص۲۴)

ولو انھم جو کہا کبریا نے
دیا ہم سے عصیاں شعاروں کو مژدہ
سفارش ہماری کریں گے پیمبر (ﷺ)
قبولِ خدا لازمًا ہو گی توبہ (قطعاتِ نعت۔ص۲۷)

"عرفانِ نعت" میں "ولو انھم" کے سرنامے سے ۹ اور "جاء وک" کے زیرِعنوان ۱۴ اشعار کی منظومات ہیں۔ سورہ الانفال میں ربِ کریم نے فرمایا: "وما رمیت

اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ" (۸:۱۷) "مٹھی کنکروں کی (جنگ بدر میں) آپ نے نہیں پھینکی وہ جو آپ نے پھینکی تھی بلکہ وہ تو اللہ نے پھینکی تھی"۔ قرآن سے نعت گوئی سیکھنے والی شخصیت نے لکھا:

مٹھی بھر وہ سنگ ریزے آپ نے پھینکے نہ تھے
بدر کی جنگاہ میں پھینکے تھے جو سرکار (ﷺ) نے
یہ عمل میں نے کیا تھا، آپ کہتا ہے خدا
جس کے باعث زک اٹھائی لشکرِ کفار نے (قطعاتِ نعت۔ص۲۸)

اصحابِ شجرہ نے بیعتِ رضوان کس کے ہاتھ پر کی تھی؟ ربِ کریم فرماتا ہے: "ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم" (الفتح۴۸:۱۰) "وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں، وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے"۔

بیعتِ رضواں تھی آقا (ﷺ) سے کہ تھی اللہ سے
ہاتھ جو اصحابؓ کے ہاتھوں پہ تھا، وہ کس کا تھا؟
بھید یہ معلوم تھا کس کو، سوا اللہ کے
اور اس نے راز یہ قرآں میں افشا کر دیا (قطعاتِ نعت۔ص۲۸)

جنگِ بدر اور بیعتِ رضوان کے حوالے سے حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ کا اکٹھا ذکر دیکھیے:

جانبِ کفار کنکر جس نے پھینکے بدر میں
بیعتِ رضواں ہوئی جس پر بہ آئینِ وفا
ہاتھ کس کا تھا؟ وہ خالق کا تھا یا آقا (ﷺ) کا ہاتھ
دیکھنے والوں نے کیا دیکھا، خدا نے کیا کہا (قطعاتِ نعت۔ص۲۹)

"ولو انھم رضوا ما اٰتٰھم اللّٰہ ورسولہٗ" (التوبہ۹:۵۹) "اور اگر وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے دیے پر راضی ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا"۔

جو خدا یا مصطفیٰ (ﷺ) دے دیں کسی انسان کو
اس پہ راضی ہونا ہی ہر بات سے بہتر ہُوا
اکتفا اس پہ کرو جو سرورِ کونین (ﷺ) دیں
وردِ توبہ میں یہ ارشاد فرمایا گیا (تقلعاتِ نعت۔ص۲۳)

''ورفعنا لک ذکرک''(الم نشرح۴:۹۴)''اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کے لیے بلند کردیا''۔

ذکرِ آقا (ﷺ) کو عطا کی ہیں خدا نے رفعتیں
ساتھ ہی اس کا سبب بھی سب پہ ظاہر کر دیا
ہے اہم اس آیۂ رفعت میں حرفِ ''ل ک''
کبریا نے کام یہ صرف آپ (ﷺ) کی خاطر کیا (تقلعاتِ نعت۔ص۲۶)

''عرفانِ نعت'' میں ''ورفعنا لک ذکرک'' کی ردیف کے ساتھ دو نعتیں ہیں۔(ص۶۵تا۷۰)

''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ''(آل عمران۳۱:۳)
''اے محبوب! فرمادیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا''۔

جس کی خواہش ہے کہ ہو الفت اسے اللہ سے
نقشِ پائے مصطفیٰ (ﷺ) اپنائے رب نے یہ کہا
ہو گیا ایسا تو اتنا ہو گیا خوش بخت وہ
خود محبت اس سے خلاقِ جہاں فرمائے گا (تقلعاتِ نعت۔ص۴۴)

''عرفانِ نعت'' میں ''فاتبعونی'' ردیف کے ساتھ ۱۲ اشعار کی ایک نعت صنعتِ ذوقافیتین میں ہے۔ دو شعر دیکھیے:

فوز و فلاح کی ضامن ہے تو طاعت میرے آقا (ﷺ) کی
زندگی بھر پہ گر سوچو تو فاتبعونی پھیلا ہے

اس سودے میں صد فی صد ہے سود خسارہ ناممکن
الفتِ خالق کو چاہو تو فاتبعونی سودا ہے (ص۱۰۸٬۱۰۹)

''قد جاء کم من اللہ نور وکتب مبین''(المائدہ۵:۱۵)''بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب''۔''یایھا الذین قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورًا مبینًا''(النساء۴:۱۷۴)''اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آئی' اور ہم نے تمھاری طرف روشن نور اُتارا''۔''یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا وداعیًا الی اللہ باذنہٖ وسراجًا منیرًا''(الاحزاب۳۳:۴۵٬۴۶)''بے شک ہم نے آپ کو شاہد (گواہ)' مبشر (خوش خبریاں دینے والا)' نذیر (ڈرانے والا) اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا''۔

النساء اور مائدہ میں نور کا جو ذکر ہے
کون ایسا ہے؟ کوئی ہے ماسوائے مصطفیٰ (ﷺ)!
وہ تو اک روشن دیا بھی ہیں' کہا قرآن نے
کیوں نہ جن و انس ہوں مدحت سرائے مصطفیٰ (ﷺ) (تقلعاتِ نعت۔ص۲۵)

''ان الذین ینادونک من وّراءِ الحجرات اکثرھم لا یعقلون O ولو انھم صبروا حتّی تخرُجَ الیھم لکان خیرًا لھم''(الحجرات۴۹:۴٬۵)''بے شک وہ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں' ان میں اکثر بے عقل ہیں' اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا''۔

حکمِ خالق ہے کوئی آقا (ﷺ) کو مت آواز دو
گھر سے جب آ جائیں باہر' اپنی حاجت تب کہو
روح ہے ایمان کی تکریمِ ذاتِ مصطفیٰ (ﷺ)
یہ نہیں تو حبط کروا لو گے سب اعمال کو (تقلعاتِ نعت۔ص۲۹)

''یاایها الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا'' (البقرہ۲: ۱۰۴) ''اے ایمان والو! ''راعنا'' نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو''۔

لا تقولوا راعنا کے ساتھ انظرنا کی بات
یہ بتاتی ہے کہ کوئی لفظ ایسا مت کہو
جو فروتر رتبۂ محبوب حق (ﷺ) سے ہو ذرا
یا مطابق شانِ سرکار دو عالم (ﷺ) کے نہ ہو (تلعات نعت۔ص۲۲)

''عرفانِ نعت'' میں ''لا تقولوا راعنا'' ردیف کے ساتھ غزل کی ہیئت میں پندرہ اشعار کی اور ''جب کہو تم یا رسول اللہ انظرنا کہو'' کے ٹیپ کے مصرعے کے ساتھ مثلث کے آٹھ بند کی نظم ہے۔

عاص بن وائل نے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ''ابتر'' کا لفظ استعمال کیا تو سورہ کوثر نازل ہوگئی اور فرمایا گیا: ''ان شانئک هو الابتر'' (الکوثر ۱۰۸:۳) ''بے شک جو آپ کا دشمن ہے وہی ابتر ہے''۔ ابولہب اور اس کی بیوی کی معاندانہ حرکتوں پر خالق عالم نے سورہ ''تبت یدا'' نازل فرمادی اور ولید بن مغیرہ نے آپ (ﷺ) کو (نعوذ باللہ) ''مجنون'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ ''القلم'' کے ذریعے اس کی اصلیت کھول دی۔ شاعر نعت کی بارہ اشعار کی نعت کے دو شعر دیکھیں:

اس سورہ میں رب نے ان کے دشمن کو ''ابتر'' فرمایا
کفر جسے سن کر ہے ششدر، انا اعطینک الکوثر
علم ہو یا اخلاق، نبی (ﷺ) کو ہر اک چیز کثیر ملی
رب کا ہے اعلان مؤثر انا اعطینک الکوثر (عرفان نعت۔ص۴۷)

سورہ ''اللھب'' کی بازگشت شعر محمود میں دیکھیں:

بولہب بھی، سچ تو یہ ہے، تھا چچا سرکار (ﷺ) کا
کیوں ملی اس کو وعید آیۂ ''تبت یدا''

تھی بنا اس کی، اہانت احمد مختار (ﷺ) کی
اس لیے مغضوب حق تھا، قہر و ظلمت میں رہا

کانٹے بکھیرتی تھی جو راہِ رسول (ﷺ) میں
آقا (ﷺ) کی تھی چچی، جو تھی حمالة الحطب
اس کے گلے میں چھال کا رسا پڑا وہی
پہلے ہی جس کے بارے میں فرما چکا تھا رب (تلعات نعت۔ص۲۱۷)

''عرفانِ نعت'' کی ایک نظم سورہ ن (القلم) پر ہے، ۱۸ اشعار میں سے تین شعر یہ ہیں:

ہو حفاظت مقام نبی (ﷺ) کی جہاں
بس اثر ہے وہاں سورۂ ن کا
اصل ابن مغیرہ کی کھولی گئی
یہ ہے سر نہاں سورۂ ن کا
جیسے کوثر، لہب کا ہے، بس ویسے ہے
میرا دل قدرداں سورہ ن کا (ص۵۷،۵۶،۵۵)

سورہ ''القلم'' (ن) کی آیات (القلم ۶۸: ۲،۱۲) کے زیر اثر راجا صاحب نے کہا:

میرے آقا (ﷺ) کو کہا ''مجنون'' جب اک شخص نے
سورۂ ن اس کے بارے میں خدا نے بھیج دی
دس عدد بدبختیاں اس شخص کی ظاہر ہوئیں
رب نے پھر فرما دیا، بد اصل ہے یہ آدمی

اس نے جب اللہ کے محبوب (ﷺ) کی توہین کی
تو ''زنیم'' ابن مغیرہ کو خدا نے کہہ دیا

پیش گوئی بھی یہ فرمائی کہ اس کی سونڈ پر
داغ عبرت کا لگے گا جو بہر صورت لگا (قطعاتِ نعت۔ص ۲۷)

یہ تینوں سورتیں تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کے حوالے سے ہیں اور یہ راجا صاحب کا خاص موضوع ہے اس لیے ان کے کئی اشعار میں ان تینوں سورتوں کا ذکر یوں ملتا ہے:

توہینِ مصطفیٰ (ﷺ) کے نتیجے کے واسطے
کیوں سامنے نہ کوثر و ن و لھب رہے (مرقعِ نعت۔ص ۳۹)

لھب نے، ن نے، کوثر سے یہ ہُوا واضح
بہت عزیز رہی رب کو آبروئے رسول (ﷺ) (وارداتِ نعت۔ص ۳۲)

لھب نے، ن نے، کوثر سے سیکھ کر میں بھی
معاندینِ حبیبِ خدا (ﷺ) کا خوں چاہوں (کہکشانِ نعت۔ص ۲۸)

وعلّمک

ارشادِ ربِّ کریم ہے: ”وانزل اللّٰہ علیک الکتٰب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللّٰہ علیک عظیما“ (النسا۔۴: ۱۱۳) ”اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری اور آپ کو علم دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے“۔

یہ فضل تھا، عظیم تھا جو آپ پر ہُوا
سرکار (ﷺ) کو کہا ہے خدا نے وعلّمک (مدحِ سرکار ﷺ۔ص ۱۱۹)

انا اعطینک الکوثر (الکوثر ۱۰۸)

۱۲ اشعار کی نعت کا مطلع:

رب کی عطا ہے سب سے بڑھ کر انا اعطینک الکوثر
یہ فرمایا میرے پیمبر (ﷺ)! انا اعطینک الکوثر (عرفانِ نعت۔ص ۱۷)

تلک الرسل

تیسرے پارے کا آغاز یوں ہوتا ہے: ”تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعضٍ منھم“ (البقرہ۲: ۲۵۳) ”یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی“۔

بات تلک الرسل نے پہنچائی
رب کے محبوب کی فضیلت تک (اعتراف نعت۔ص ۳۵)

لعمرُک (الحجر۱۵: ۷۲) ”آپ کی جان کی قسم“

جانِ احمد (ﷺ) کے ذکر سے کھولا
خود خدا نے قسم کا دروازہ (حدیثِ شوق۔ص)

رب نے فرمایا لعمرک وفورِ الفت کے سبب
جانِ احمد (ﷺ) ہو گئی رب کی قسم سے فیض یاب (کہکشانِ نعت۔ص ۶۹)

”لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون“ ”آپ کی جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں“ کے ضمن میں ”عرفانِ نعت“ میں ۱۲ اشعار کی نعت کا مطلع ہے:

یہ کیا حجر میں آ گیا ہے لعمرک
قسم خود خدا کھا رہا ہے لعمرک (ص ۸۲)

لا اقسم بھذا البلد

فرمایا گیا: ”لا اقسم بھذا البلد○وانت حل بھذا البلد“ (البلد۹۰: ۲،۱) ”مجھے اس شہر کی قسم کہ آپ اس میں تشریف فرما ہیں“۔

سورہ ”بلد“ کی پہلی دو آیات دیکھیے
ہر لحظہ رونمائی شہرِ حضور (ﷺ) ہے (شہرِ کرم۔ص ۲۳)

”عرفانِ نعت“ میں اس قسم کے ضمن میں مخمس کے پانچ بند پر مشتمل نظم ہے۔ دو بند یہ

ہیں:

یہ مکّہ ہے، اس جا پہ فضلِ احد ہے
یہ جائے سکینت ہے اور تا ابد ہے
یہ اسلام کا مرکزِ مستند ہے
ہر اک ذرّہ اس شہر کا معتمد ہے
سبب انت حلّ بھذا البلد ہے

جو مکّہ سے سرکار (ﷺ) آئے مدینہ
تو ساتھ آیا رحمت کا ہر اک قرینہ
نبی (ﷺ) لائے ہمراہ امن و سکینہ
مدینہ بنا عرشِ اعظم کا زینہ
سبب انت حلّ بھذا البلد ہے (عرفانِ نعت۔ ص ۹۲۔۹۳)

اِسرا

''سبحان الذی اسرا بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ'' (بنی اسرائیل/اسرا۔۱:۱۷) ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی''۔

ہے ''سبحان الذی اسرا بعبدہٖ'' سے یہ ظاہر
کہ تھی منظور حق کو آپ (ﷺ) کی اعزاز فرمائی (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۷)

''عرفانِ نعت'' میں اس عنوان سے آٹھ اشعار کی نعت ملتی ہے:

منائے جشنِ معراجِ حبیبِ خالق و مالک (ﷺ)
کہے ہر بندۂ دل شاد ''سبحان الذی اسرا'' (ص ۱۲۶)

ما ینطق عن الھویٰ

''النجم'' میں ہے: ''وما ینطق عن الھویٰ ○ ان ھو الا وحی یوحیٰ'' (۵۳:۳،۴)

''اور وہ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں کرتے۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو انھیں وحی کی جاتی ہے''۔

''ما ینطق'' کے حکمِ خدا سے عیاں ہے یہ
الہام کا ہے سلسلہ سرکار (ﷺ) کی حدیث (صباحِ نعت۔ ص ۴۷)

خوب اسلوبِ نگارش ہے کلام اللہ کا (عرفانِ نعت۔ ص ۳۵۔۱۱
کیا اسی اسلوب کا فرمان ''ما ینطق'' نہیں میں سے ایک شعر)

لا تقنطوا من رحمة اللہ

''قل یٰعبادی الّذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ'' (الزمر ۳۹:۵۳) ''آپ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو''۔

جو بندے ان کے تھے، وہ آ گئے رحمت کے سایے میں
لبِ سرکار (ﷺ) سے جب فقرۂ لا تقنطوا نکلا (ذوقِ مدحت۔ ص ۲۹)

''یٰعبادی'' کے جو ہیں مصداق، وہ خوش بخت ہیں
ان کو نومیدی ہو کیسے رحمتِ خلاق سے

دیکھنا یہ ہے، کنھیں اعزاز یہ بخشا گیا
صرف ان کو، جو مرے سرکار (ﷺ) کے بندے ہوئے (قطعاتِ نعت۔ ص ۳۲)

نبی (ﷺ) کا بندہ کیوں ہو ناامیدِ رحمتِ خالق
کہیں اس کو جو ازبر آیۂ ''قل یٰعبادی'' ہو (اشعارِ نعت۔ ص ۱۱)

''عرفانِ نعت'' میں ۹ اور ۱۲، اشعار کی دو نعتیں ہیں، ایک ایک شعر دیکھیے:

ہم کو پیغمبر (ﷺ) کے لب نے یٰعبادی کہہ دیا
رحمتِ حق کے سبب نے یٰعبادی کہہ دیا (ص ۱۱۳)

اپنی جانوں پہ اگر ہم سے ہُوا ہے ظلم بھی
حل کرے گی مسئلے خوشخبری لا تقنطوا (ص ۱۱۵)

وما هو علی الغیب بضنین (التکویر ۸۱:۲۴)

''اور یہ غیب بتانے میں بخیل نہیں''۔

کنجوس غیب ظاہر کرنے میں کب ہیں سرور (ﷺ)
وہ ظاہری پیمبر ہیں، باطنی نبی ہیں (متاعِ نعت۔ ص ۸۵)

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

(الاحزاب ۳۳:۲۱) ''بے شک تمھارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ) کی زندگی نمونہ ہے''۔

جس پہ چلنے کا الوہی حکم ہے
وہ نمونہ ہے حیاتِ مصطفیٰ (ﷺ)۔ (تضامین نعت۔ ص ۹۱)

شک کی گنجائش نہ اب ہے، اور نہ تھی اس میں کبھی
خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھی ہے طے
سارے کاموں کے لیے دیکھیں گے ہم سرکار (ﷺ) کو
ان کا اسوہ ہی جہاں میں لائقِ تقلید ہے (قطعاتِ نعت۔ ص ۹۳)

الیوم اکملت لکم دینکم

''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا'' (المائدہ ۵:۳) ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا''۔

آخری حج میں تھیں رب کی نعمتیں اتمام پہ
راضی خالق ہو گیا سب کے لیے اسلام پہ (قاموسِ نعت۔ ص ۷۳)

''عرفانِ نعت'' میں دس اور نو اشعار کی دو نعتیں ہیں، ایک ایک شعر درج کیا جاتا ہے:

دین اپنا تم کو ہے کافی کہ اکملت لکم
رب ہُوا ہے اس پہ یوں راضی کہ اکملت لکم (ص ۱۳۵)

ہجری دس میں آخری حج، خدمتِ سرکار (ﷺ) میں
لے کے جبرائیل آیا حکم اکملت لکم (ص ۱۳۳)

''مائدہ'' میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے
مطمئن دل جس سے ہو جاتا ہے حق آگاہ کا
بعد ازاں دعویٰ نبوت کا سراسر کذب ہے
اسود عنسی کا، مرزا کا، بہاء اللہ کا (قطعاتِ نعت۔ ص ۵۰)

انک لعلٰی خُلُقٍ عظیم (القلم ۶۸:۴)

''اور بے شک آپ کا خلق عظیم ہے''۔

ذکر جس کا ''القلم'' سورہ میں آتا ہے نظر
مصطفیٰ صلِ علیٰ کا وہ عظیم اخلاق ہے (مرقعِ نعت۔ ص ۱۵)

''عرفانِ نعت'' کی دس اشعار کی نعت میں سے ایک شعر:

خود ودیعت کر کے عاداتِ کریمہ آپ کو
''القلم'' سورہ میں رب نے کہہ دیا خلقِ عظیم (ص ۱۳۵)

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

(النساء ۴:۸۰) ''جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔

قل اطیعوا اللہ والرسول (آل عمران ۳:۳۲)

''فرما دیجیے کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو''۔

کلیہ ہے ایک، اس کی جو شانِ نزول ہے
طاعتِ نبی (ﷺ) کی، رحمتِ حق کا حصول ہے
یہ ایک بات وہ ہے جو اصل الاصول ہے
باغِ بہشت اس طرح سہل الحصول ہے
حکمِ خدائے پاک اطیعوا الرسول (ﷺ) ہے (''عرفانِ نعت'' کے پانچ میں سے ایک بند۔ ص ۱۰۵)

''من یطع الرسول'' نے سب کو بتا دیا
ہے ہر مطیع آپ کا طاعت گزار ذات (مشعلِ نعت۔ص ۵۶)

صلوا علیه وسلموا

''ان اللّٰہ وملئکته یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما'' (الاحزاب ۵۶:۳۳) ''بے شک اللہ اور فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام''۔

محترم ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے لکھا: ''درود پاک راجا رشید محمود کا مستقل موضوع بھی ہے اور مستقل وظیفہ بھی۔ اس نے نثر میں بھی ایک کتاب ''درود و سلام'' لکھی جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ شعر میں اس موضوع پر بارہ سو اشعار تو صرف ''حی علی الصلوٰۃ'' (ایک مجموعۂ نعت) ہی میں ہیں اور دوسری قریباً ہر نعت میں بھی ایک آدھ شعر درود پاک کے بارے میں کہا گیا ہے''۔
(شاعرِ نعت راجا رشید محمود۔ص ۳۶)

''قطعاتِ نعت'' میں اس موضوع پر ۳۵ قطعات ہیں۔ ایک قطعہ دیکھیے:

جب کریں وردِ درودِ پاک تو ہم سوچ لیں
''سلموا'' کے ساتھ ''تسلیما'' کا ہے خاص اہتمام
مصطفیٰ (ﷺ) کی عظمت و تکریم و احکامات کو
ہم کریں تسلیم صدقِ دل سے تو ہو گا سلام (ص ۸۸)

''عرفانِ نعت'' میں ۱۵ اور سات اشعار کی دو نعتوں کا ایک ایک شعر قارئین کی نذر ہے:

اس پہ عمل ہمارے لیے ناگزیر ہے
حکمِ خدا ہے صلوا علیه وسلموا (ص ۶۲)
نوعیت اس کی فرض کی ہے، رب کا حکم ہے
کب مستحب ہے صلوا علیه وسلموا (ص ۶۳)

انت فیھم

''وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم'' (الانفال ۳۳:۸) ''اے محبوب! جب تک آپ ان میں ہیں، اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب دے''۔

''انت فیھم'' کی ملی ہم کو نوید جانفزا
تو عذابِ رب سے ہم کو مل گئی ہے مخلصی (تضامینِ نعت۔ص ۲۲)

امتیں پہلی جو تھیں، ان پہ عذاب آتے رہے
امتِ سرکار (ﷺ) پہ لیکن عذاب آتا نہیں
وجہ اس کی یہ ہے کہ آقا (ﷺ) کی امت کے سوا
''انت فیھم'' سے کسی کا مستقل ناتا نہیں (قطعاتِ نعت۔ص ۲۴)

بچ گئے ہیں تو ''انت فیھم'' سے
بد عمل ورنہ بنتے چوپائے (مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۱۱۲)

رحمتِ آقا (ﷺ) کو کرتا تھا ''الم نشرح'' اسے
ان کو خالق نے کہا ہے ''انت فیھم'' اس لیے
مفتخر ہیں اپنی خوش بختی کے اس اعلان پر (عرفانِ نعت۔ ۹ اشعاری
ہم نے قرآں میں پڑھا ہے ''انت فیھم'' اس لیے نعت۔ص ۱۱۸)

وما علمناہ الشعر وما ینبغی له (یٰسٓ ۶۹:۳۶)

''اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے''۔

کہہ کے ما ینبغی له رب نے
کی نہیں ان (ﷺ) کو شاعری تعلیم (صباحِ نعت۔ص ۵۹)

فرما دیا خدا نے پیمبر (ﷺ) کے باب میں (۱۵۱واں مجموعۂ کلامِ نعت۔
از روئے شعر گوئی ''وما ینبغی له'' مسودہ) جواب چھپ چکا ہے)

الشعراء

سورہ "الشعراء" میں آیات ۲۲۴ سے ۲۲۶ تک شعرا اور ان کے متبعین کی خامیاں گنوانے کے بعد رب کریم نے استثنیٰ کا ذکر فرمایا: "الا الذین امنوا عملوا الصلحت وذکروا اللہ کثیرا" (۲۲۷:۲۶) "مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا"۔ ترجمانی دیکھیے:

لائیں ایماں، کام ہوں اچھے، کریں ذکرِ خدا
شاعروں کے واسطے رب نے کیا صادر نظام (قندیلِ نعت۔ص ۳۹)

قم الیل الا قلیلا (المزمل ۷۳:۲)

رب کریم نے "یا ایھا المزمل" کے خطاب سے اپنے محبوب ﷺ کو فرمایا کہ وہ ساری ساری رات عبادت نہ کریں بلکہ رات کے کچھ حصے میں قیام کریں۔ راجا رشید محمود کہتے ہیں:

روکا خدا نے ان کو محبت کے زور سے
کرتے تھے ساری رات جو خیر البشر (ﷺ) قیام (تابشِ نعت۔ص ۵۷)

بیوت النبی

"یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی..... ولا مستانسین لحدیث" (الاحزاب ۵۳:۳۳) "اے ایمان والو! جب تک اذن نہ پاؤ" نبی (ﷺ) کے گھروں میں حاضر نہ ہو، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ" نہ یہ کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو، ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو چلے جاؤ" نہ یہ کہ بیٹھے باتیں کرتے رہو"۔

شاعرِ نعت کہتے ہیں:

پڑھی جو فضیلت بیوت النبی (ﷺ) کی
تو کی میں نے مدحت بیوت النبی (ﷺ) کی
دیا درسِ تکریم ان کو خدا نے
جو کھائیں ضیافت بیوت النبی (ﷺ) کی

نہ آئیں جو سرکارِ والا (ﷺ) تو آؤ
تھا فرمان بابت بیوت النبی (ﷺ) کی
یہ حکمِ خدا تھا، زیادہ نہ بیٹھو (عرفانِ نعت۔ ۱۲ اشعار کی
رہے افضلیت بیوت النبی (ﷺ) کی نعت میں سے)

سورہ الاحزاب

"الاحزاب" کی آیات ۲۔۲۱۔۳۶۔۴۰۔۴۵۔۵۳۔۵۶ وغیرہ میں بیان کردہ توصیفِ مصطفیٰ ﷺ کی ترجمانی "عرفانِ نعت" کی ۱۸ اشعار کی نعت میں ہے۔ چند اشعار یہ ہیں:

سب سُوَر میں گرچہ ہے مرقوم مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
آئے لیکن خاص نکتے سورۂ احزاب میں
آپ (ﷺ) کے شاہد، مبشر اور نذیر القاب ہیں
جو انھیں مالک نے بخشے سورۂ احزاب میں
فیصلہ کرنے کا حق ہر باب میں سرور (ﷺ) کو ہے
دیکھ لو یہ حکم لکھے سورۂ احزاب میں
اہلِ دیں کو کبریا نے صبر کی تلقین کی
مغفرت کے ہیں یہ رستے سورۂ احزاب میں
مومنوں کی جان کے مالک ہیں محبوبِ خدا (ﷺ)
ذکر ہے یہ ابتدائے سورۂ احزاب میں
"اُمَّھٰتُھُمْ" کہا محبوب (ﷺ) کی ازواج کو
مل گئے ان کو یہ تحفے سورۂ احزاب میں
باپ مردوں میں کسی کے بھی نہیں محبوبِ حق (ﷺ)
ہیں حقائق ایسے بکھرے سورۂ احزاب میں

یہ کہا رب نے کہ ہیں سرکار (ﷺ) ختم الانبیاء
صاف ہیں احکام کتنے سورۂ احزاب میں

بے اجازت ان (ﷺ) کے گھر میں داخلہ ممنوع ہے
رب کے طرزِ ادائے سورۂ احزاب میں

کھائے سوگند اپنی آقا (ﷺ) کے حوالے سے خدا
ہیں رقم ان کے یہ رتبے سورۂ احزاب میں

اہلِ ایماں کے لیے کامل نمونہ ہیں نبی (ﷺ)
بج رہے ہیں خوب ڈنکے سورۂ احزاب میں

جنگ کے سیاسی و تاریخی تناظر کا بیاں
کھولتا جاتا ہے کتنے سورۂ احزاب میں

ہیں ہمارے آقا و مولا (ﷺ) چمکتا آفتاب
ہم نے پائے ایسے مژدے سورۂ احزاب میں

ہے اسی میں آیۂ فرضیتِ صلِّ علیٰ
مغفرت کے ہیں سہارے سورۂ احزاب میں (ص۵۲،۵۵)

شاعرِ نعت راجا رشید محمود صاحب کے چند اور اشعار دیکھیے:

آیتیں جب سورۂ احزاب کی پڑھتا ہوں میں
پیار آتا ہے نظر رب کا شہِ ابرار (ﷺ) پہ (مرقعِ نعت۔ص۴۰)

تم کو پتا چلے کہ ہے مدحِ رسول (ﷺ) کیا
احزاب کی پڑھو اگر سورت جنابِ من (احرامِ نعت۔ص۵۴)

رب نے الاحزاب میں جو کچھ کہا، مطلب یہ ہے
تم سے بڑھ کر ہیں تمھاری جان کے مالک نبی (ﷺ)

ہیں خُتم اور اختتام ان پہ نبوت کا ہُوا
میں بھی پڑھتا ہوں، درود ان پہ پڑھیں سب امتی (تلطفاتِ نعت۔ص۸۶)

احزاب میں ہے حکمِ خدا جب، پڑھو درود
تعمیلِ حکم میں ذرا چون و چرا نہ ہو (ذکرِ علی الصلوٰۃ۔ص۶۲)

بخشش امت کو "راہِ مختصر" بخشی گئی
سورۂ احزاب میں "صلوا" ہے خوشخبری بڑی (فرودیاتِ نعت۔ص۴۵)

سورہ الکوثر

جو خزائن سرورِ کونین (ﷺ) کو رب نے دیے
ان خزائن کے لیے ہے آیۂ کوثر دلیل (استاعِ نعت۔ص۴۸)

پڑھو تو دل کی نگاہوں سے سورۂ کوثر
کہ یہ ہے مدحِ پیمبر (ﷺ) کا مختصر انداز (التفاتِ نعت۔ص۱۰)

حرفِ خدا ہے نعتِ پیمبر (ﷺ)
انّآ اعطینٰک الکوثر (اشعارِ نعت۔ص۱۱)

یہ بات اس نے سورۂ کوثر میں کی بیاں
اللہ نے عطا کیا ہے آپ (ﷺ) کو کثیر (انقاہینِ نعت۔ص۷۷)

مختصر اور ساری آقا (ﷺ) کی ثنا سے متصف
سورۂ کوثر ہے دوجی سورتوں سے مختلف (انتفاعِ نعت۔ص۳۱)

سورۂ کوثر کی ہر آیت کو پڑھ لو غور سے
کیا نہیں وہ مصرعِ برجستۂ نعتِ رسول (ﷺ) (نعت۔نمبر۳۸)

کثرت میں اس کی، رہ نہیں سکتی کسر کوئی
سرکار (ﷺ) کو خدا نے جو "کوثر" عطا کیا (شعاعِ نعت۔ص۸۱)

سورہ "کوثر" کی تلاوت سے کھلا ہے عقدہ
طوقِ "ابتر" کے پیمبر (ﷺ) کے عدو نے پائے (صباحِ نعت۔ص۴۵)

اخلافِ بولہب کی نہیں ہے کمی کوئی
دشمنِ نبی (ﷺ) کے ہیں "ھو الابتر" ابھی بہت (تسبیح نعت۔ ص۱۳۶)

نبی (ﷺ) کا جو بھی دشمن ہوا اسے ابتر سمجھنے کا
سبق محمود مجھ کو سورۂ کوثر سے ملتا ہے (مناجات نعت۔ ص۸۳)

سورۂ ن

ولید بن مغیرہ نے محسنِ انسانیت ﷺ کو (نعوذ باللہ) "مجنون" کہا تو رب کریم نے سورۂ ن (القلم) نازل فرمادی جس میں ولید کی شاتمیت کے جواب میں اسے دس برائیوں کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے اس کے "زنیم" (بداصل) ہونے کا اعلان بھی فرمایا۔ حضور رسول اکرم ﷺ کے تحفظ ناموس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے یہ اعلانات مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قبلہ راجا صاحب جابجا اس سورہ کا ذکر کرتے ہیں:

لب پر ہو شاعروں کے تو ہو سورۂ "قلم"
مدحِ نبی (ﷺ) وہ جب سرِ محشر رقم کریں (بیانِ نعت۔ ص۴۴)

کھائی قسم قلم کی اور مدحِ حبیب (ﷺ) کو
پھر دے دیا ہے شاعرو! رب نے قلم تمھیں (شعاعِ نعت۔ ص۷۴)

اس لیے اس کے ذریعے کی پیمبر (ﷺ) کی ثنا
ن سورہ میں قلم رب کی قسم ثابت ہوا (تسبیح نعت۔ ص۲۲)

پہلے کہا ہے ن، قلم کی قسم سے بھی
بھایا خدائے پاک کو یوں نام نعت کا (فردیاتِ نعت۔ ص۳۱)

"یسطرون" آیا ہے قرآنِ خدائے پاک میں
"القلم" سورہ سے یوں منسوب ہیں کاغذ قلم (نکہت نعت۔ ص۶۸)

پائی ہے حفظ حرمتِ سرکار (ﷺ) کے لیے
سوگندِ کردگار قلم سے سطور تک (اعجازِ نعت۔ ص۴۵)

خامۂ مدحت ہوا سورہ "قلم" سے فیضیاب
اس طرح پایا گیا وہ کیف و کم سے فیض یاب (گلشنِ نعت۔ ص۶۹)

رب کریم نے "قلم" اور اس کی سطروں کی قسم کھا کر بات شروع کی اور ولید کے "زنیم" (زنا کی اولاد) ہونے کے راز کو طشت از بام کردیا۔ شاعر نعت کہتے ہیں:

حرفِ خدا جو اس کے لیے ہے "زنیم" ہے
ہے شاتمِ حبیبِ خدا (ﷺ) نطفۂ حرام (نوارِ نعت۔ ص۴۱)

مصداق سب وہ لوگ ہیں حرفِ "زنیم" کے
جتنے ہیں حرف گیر رسالت مآب (ﷺ) کے (بستانِ نعت۔ ص۶۲)

اسے بد اصل سمجھو جو کرے توہینِ سرور (ﷺ) کی
کہ سورہ ن میں یہ رب کی حکمت کا تقاضا ہے (مرشن نعت۔ ص۷۰)

دشمنِ نبی (ﷺ) کا حرفِ خدا میں "زنیم" تھا
ایسا ہی بندہ کیا "ھو الابتر" نہیں ہوا (صبانعت۔ ص۴۷)

"عرفانِ نعت" میں "سورۂ ن کا" ردیف کی نعتیہ نظم اٹھارہ اشعار پر مشتمل ہے:

ہو حفاظت مقامِ نبی (ﷺ) کی جہاں
بس اثر ہے وہاں سورۂ ن کا
حفظِ ناموسِ سرکار (ﷺ) کے واسطے
میں بھی ہوں ہم زباں سورۂ ن کا (ص۵۸)

دو قطعات بھی دیکھیے:

میرے آقا (ﷺ) کو کہا مجنون جب اک شخص نے
سورۂ ن اس کے بارے میں خدا نے بھیج دی
دس عدد بدبختیاں اس شخص کی ظاہر ہوئیں
رب نے پھر فرما دیا، بد اصل ہے یہ آدمی

اس نے جب اللہ کے محبوب (ﷺ) کی توہین کی
تو ''زنیم'' ابنِ مغیرہ کو خدا نے کہہ دیا
پیش گوئی بھی یہ فرمائی کہ اس کی سونڈ پر
داغ عبرت کا لگے گا' جو بہ ہر صورت لگا (قطعاتِ نعت۔ص ۲۷)

لہب' نٓ' کوثر

سورہ لہب' نٓ اور کوثر چونکہ تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے رہنما سورتیں ہیں' اس لیے شاعرِ نعت کے محسوسات پر بطورِ خاص پر افشاں رہتی ہیں:

لہب سے' ن سے' کوثر سے سیکھ کر میں بھی
معاندینِ حبیبِ خدا (ﷺ) کا خوں چاہوں (کہکشانِ نعت۔ص ۲۸)

توہینِ مصطفیٰ (ﷺ) کے نتیجے کے واسطے
کیوں سامنے نہ کوثر و نٓ و لہب رہے (مرقعِ نعت۔ص ۲۹)

لہب سے' نٓ سے' کوثر سے یہ ہُوا واضح
بہت عزیز رہی رب کو آبروئے رسول (ﷺ) (وارداتِ نعت۔ص ۳۲)

الشعراء

سورہ ''الشعراء'' میں رب کریم نے شاعروں کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہر وادی میں منہ مارتے پھرتے ہیں اور جو کہتے ہیں' وہ کرتے نہیں اور ان کی اتباع کرنے والے گمراہ ہیں۔ ''الا الذین امنوا وعملوا الصلحات وذکر اللہ کثیرا'' (۲۲۴:۲۶) اس استثنیٰ کا ترجمہ دیکھیے:

لائیں ایمان' کام ہوں اچھے' کریں ذکرِ خدا
شاعروں کے واسطے رب نے کیا صادر نظام (قندیلِ نعت۔ص ۳۹)

الم نشرح

سورہ ''الم نشرح'' کی پہلی آیہ (۱:۹۴) کا معنی یہ ہے کہ ہم نے آپ کا سینہ کشادہ فرما

دیا۔ اب ''الم نشرح کرنا'' اردو میں محاورے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ شاعرِ نعت نے اس محاورے کو یوں استعمال کیا ہے:

ہمیں خوفِ خدا ہے واقعی' یا صرف باتیں ہیں
پیمبر (ﷺ) پر ''الم نشرح'' ہیں سب دینداریاں اپنی (خدائے عزّ و جلّ۔ص ۱۸)

چلی ہے درحقیقت رسم ہی یہ اس گھرانے میں
''الم نشرح'' رہا ہے ان کا شبیرؓ و شبرؓ کا (مناقبِ صحابہؓ۔ص ۱۲۵)

وعلمک

سورہ ''النساء'' میں رب کریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کرنے اور انھیں علم عطا فرمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔ ''وانزل اللہ علیک الکتٰب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما'' (۱۱۳:۴)۔ راجا صاحب پر اللہ کے اس فضلِ عظیم کا اثر یوں ظاہر ہوا ہے:

یہ فضل تھا' عظیم تھا جو آپ پر ہوا
سرکار (ﷺ) کو کہا جو خدا نے وعلمک (مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۱۱۹)

رب نے ان کو وعلمک کہہ کر
کی عطا خاص معنوی تعلیم (صباحِ نعت۔ ۵۸)

وما ینبغی لہٗ

سورہ یٰسٓ میں ہے: ''وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ'' (۶۹:۳۶) ''اور ہم نے انھیں شعر کا علم ہی نہیں دیا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے''۔ شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے کہا:

کہہ کے ما ینبغی لہٗ رب نے
کی نہیں ان کو شاعری تعلیم (صباحِ نعت۔ص ۵۹)

فرما دیا خدا نے پیمبر (ﷺ) کے باب میں (کلامِ نعت۔ زیرِ طبع) جو
از روئے شعر گوئی وما ینبغی لہٗ (اب شائع ہو چکا ہے ص ۱)

راجا صاحب کے ۵۱ویں اُردو مجموعۂ نعت ''کلامِ نعت'' میں آٹھ اشعار کی ایک نعت کی ردیف ''ما ینبغی'' ہے۔ دو شعر یہ ہیں:

یہ تھا سرور (ﷺ) کے خدا کا فیصلہ ''ما ینبغی''
شاعری کو اُن کی خاطر کہہ دیا ''ما ینبغی''
ان کی خدمت میں رسا ہوتا ہے عظمت شعر کی
شعر کہنا تھا برائے مصطفیٰ (ﷺ) ''ما ینبغی'' (کلامِ نعت۔ ص ۵۹)

قل فاتوا بسورة مثله

''آپ فرمائیں کہ اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ''۔ (یونس ۱۰: ۳۸)

ربِّ کریم نے حضور رسولِ اکرم ﷺ سے کفار کو چیلنج کرنے کو فرمایا کہ قرآن جیسی ایک سورہ بھی لا سکیں تو لائیں اس پر کفار نا کام رہے۔ شاعر نے کہا:

قرآن جیسی سورہ نہ کافر بنا سکے
لائے مرے حضور (ﷺ) اس دعویٰ کا معجزہ (تسبیحِ نعت۔ ص ۱۳۱)
سی پارے جیسے رب سے نبی (ﷺ) لے کے آئے تھے
کفار سے تو ایسی اک آیت نہ بن سکی (منہاجِ نعت۔ ص ۸۶)

حروفِ مقطعات

''عرفانِ نعت'' میں حروفِ مقطعات ردیف کے ۱۵ اشعار، یٰس ردیف کے ۱۳، یٰس وطٰہٰ ردیف کے ۱۰ اور کھیٰعص ردیف کے ۹ اشعار کی نعتیں ہیں۔ نمونہ یہ ہے:

وہ بھی نہ جان پائے حروفِ مقطعات
جو لم یزل سے لائے حروفِ مقطعات
باتیں نبی (ﷺ) سے ہیں یہ کسی خفیہ کوڈ میں
قرآن میں جو آئے حروفِ مقطعات (ص ۷۳)

معنیٰ و مفہوم تو اللہ جانے یا نبی (ﷺ)
روزِ محشر رستگاری کی خبر یٰس ہیں
جان لو مفہوم تو دفتر کے دفتر لکھ سکو
دو حروفِ عشق میں جو مستتر یٰس ہیں (ص ۷۷، ۷۸)
خدا نے کیے جو عطا مصطفیٰ (ﷺ) کو
لقب ہیں برابر کے یٰس و طٰہٰ
قسم مجھ کو قوسین کی قربتوں کی
کہ شاہد ہیں داور کے یٰس و طٰہٰ (ص ۸۱)
آیہ اوّلِ سورہ مریمؑ کھیٰعص
ہے نبی (ﷺ) کا خیر مقدم کھیٰعص
جو بھی کچھ اس میں ہے، وہ ہے صرف سرور (ﷺ) کے لیے
کہہ رہا ہے ربِّ اکرم کھیٰعص (ص ۸۲)

چند مزید اشعار ملاحظہ ہوں:

ابجدِ تعلیمِ انساں حرفِ طٰہٰ ہو گیا
کھیٰعص اب ہے نصابِ بزمِ قدس (حدیثِ شوق۔ ص ۲۹)
تُو اس کو جانتا ہے یا تیرے حبیبِ پاک (ﷺ)
جو بھی مقطعات میں حکمت ہے، اے کریم! (حمد میں نعت۔ ص ۲۶)
ہیں کوڈ ورڈ ربّ و پیمبر (ﷺ) کے درمیاں
ایسے مقطعات پُراسرار حرف ہیں (اعتزازِ نعت۔ ص ۲۱)
جو آغازِ سُوَر میں حرف آتے ہیں نظر ہم کو
خدا و مصطفیٰ (ﷺ) جانیں، ہے اس حصہ کا کیا مقصد (صباحِ نعت۔ ص ۷)
حرفِ آغازِ سُوَر میں ہیں جو حٰمٓ ایسے
ان کے تو سرورِ کونین (ﷺ) ہی معنی سمجھے (اعتزازِ نعت۔ ص ۳۲)

میثاق النبیین

آل عمران میں ہے: ''واذ اخذ اللہ میثاق النبیین...... مع الشٰھدین'' (۸۱:۳) ''اور یاد کیجیے جب اللہ نے انبیاءؑ سے عہد لیا کہ میں جو تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمھارے رسول (ﷺ) جو تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا' فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا' عرض کیا: ہم نے اقرار کیا' فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں''۔

قرآن مجید شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے دل میں یوں اترا ہوا ہے کہ کہتے ہیں:

خالقِ کُل نے لیا پیمان سب نبیوں سے یہ
گر تمھارے عہد میں آ جائیں وہ رحمت پناہ (ﷺ)
ان پہ ایماں لاؤ گے' دو گے انھیں امداد بھی
وعدہ سب نے کر لیا تو رب ہُوا اس پہ گواہ (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۶)

یہ موضوع بھی راجا صاحب کی نعتوں میں جا بجا موجود ہے:

یہ ''میثاق النبیین'' آج بھی سب کو بتاتا ہے
ملا اعزاز ان (ﷺ) کو انبیاءؑ کی سربراہی کا
یہی ایسا تھا عہدِ انبیاءؑ تکمیل پہ جس کی
لیا ذمہ نبی (ﷺ) کے واسطے رب نے گواہی کا (تجلیاتِ نعت۔ ص ۲۶)
دیروز عہدِ انبیاء و مرسلیں ہُوا
''ہر اک نبی حضور (ﷺ) پہ ایمان لائے گا''
میثاق یہ تھا ایسا کہ رب بھی گواہ۔ تھا
کل یوں جو سرِ حیثیتِ مصطفیٰ (ﷺ) کھلا
ایسے ہی پیش آئے گا فردا کا واقعہ (مخمساتِ نعت۔ ص ۴۱)

جب اکٹھے ہو گئے سب انبیاءؑ میثاق پر
حیثیت سرکار (ﷺ) کی تھی مرکزی کردار کی (احرامِ نعت۔ ص ۲۱)
عہد تھا' انبیاءؑ آتے جو عہدِ سرور (ﷺ)
لاتے ایمان بھی اور آپ کی نصرت کرتے (احرامِ نعت۔ ص ۲۰)
میثاقِ انبیاء و رسل پڑھ کے دیکھ لو
آقا (ﷺ) کی انبیاءؑ پہ فضیلت کی نعت ہے (نعت۔ نمبر ۲۲)
خدا خود گواہی پہ ہو جائے مائل
تو پختہ نبیوں کا میثاق ٹھہرے (کوثر و تحیت۔ ص ۱۰۳)
نبوت مانتا ہے میرے آقا (ﷺ) کی بہ دل سے
کہ پابند اپنے اک میثاق کا ہر ایک مرسل ہے (تجلیاتِ نعت۔ ص ۸۳)
رسولِ پاک (ﷺ) کی عظمت پرکھنے کے لیے میں نے
خدا نے جو لیا نبیوں سے' اُس پیمان کو جانچا (مدحتِ سرورﷺ۔ ص ۴۲)
جو میثاق رب سے کیا تھا تو کیسے
نہ تسلیم کرتے پیمبر نبی (ﷺ) کو (اوراقِ نعت۔ ورق ۱۲)

اسی میثاق پر عمل کرتے ہوئے انبیاءِ سابقہ (علیہم السلام) نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد کی بشارت دیتے رہے:

سرکار (ﷺ) کے ظہور کی دینا بشارتیں
رسلِ انبیا و رسل کا بنا جواز (مدیحِ سرکارﷺ۔ ص ۵۲)
وہ رب کی بات پہنچائیں' بشارت دیں پیمبر (ﷺ) کی
سوا اس کے تھا نوحؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ کا کیا مقصد (مصباحِ نعت۔ ص ۹)
سرکار (ﷺ) کی بشارت دیتے رہے تھے مرسل
ان کا کرا رہے تھے سب انبیاءؑ تعارف (مدیحِ سرکارﷺ۔ ص ۱۷)

قرآن کریم میں ہے: ''واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدیّ من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' (الصف ۶۱:۹) ''اور یاد فرمایئے جب عیسیٰؑ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں' اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہُوا' اور ان رسول (ﷺ) کی بشارت سناتا ہوا' جو میرے بعد تشریف لائیں گے' ان کا نام احمد ہے''۔

راجا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کے یوں بھی قائل نظر آتے ہیں:

بشارت کنندہ تھے وہ مصطفیٰ (ﷺ) کے
یہ رتبہ بڑا ہم نے عیسیٰؑ کا دیکھا (تسبیح نعت۔ ص ۲۱)

''عرفانِ نعت'' کی آخری نعت اسی حوالے سے ہے' جس میں سے دو شعر یہ ہیں:

عیسیٰؑ ابنِ حضرتِ مریم نے' روح اللہ نے
آنے والی آگہی کو اسمہٗ احمد (ﷺ) کہا
حجرِ ظلمت میں مسیحاؑ نے جہاں کو دیکھ کر
اک سراپا روشنی کو اسمہٗ احمد (ﷺ) کہا (ص ۱۸۴)

اس عہدِ انبیاء کے حوالے سے نعوتِ محمود میں بہت سے اشعار ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے:

قبالہ رب سے فضیلت کا' میرے آقا (ﷺ) کو
ملا تو نبیوں کے میثاقِ اوّلیں سے ملا (قاموس نعت۔ ص ۶۳)
ہیں آخری پیغمبر رحمان محمد (ﷺ)
میثاقِ نبیین میں پنہاں تھا یہ اقرار (متاعِ نعت۔ ص ۶۷)
عہد اس بارے میں خلاقِ جہاں نے لے لیا
انبیاء پہ میرے آقا (ﷺ) کو فضیلت بخش کر (بستانِ نعت۔ ص ۸۳)

لائیں گے ان (ﷺ) پہ ایمان
باندھا نبیوں نے پیمان (نیازِ نعت۔ ص ۲۰)
لائیں گے ایمان محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) پہ
انبیاءؑ کا یہ ازل کے روز سے میثاق ہے (مرقعِ نعت۔ ص ۱۵)
نبی الانبیاء (ﷺ) پہ لائے ایماں عہد کی رُو سے
یہی خواہش رہی اللہ کے ہر ایک مرسل کی (میناے نعت۔ ص ۳۲)
پہلے منوائی ہے سب نبیوں سے یہ میثاق میں
تو نے جو سرور (ﷺ) کو دی پیغمبری پروردگار (وارداتِ نعت۔ ص ۳۶)
آمدِ سرکار (ﷺ) کا اعلان کرواتا رہا
انبیاء کا ایک پیماں داستاں در داستاں (سرودِ نعت۔ ص ۷۷)
باعث تھا وہ میثاق جو خالق نے لیا تھا
آقا (ﷺ) کے لیے آئے نبی بہرِ بشارت (التفاتِ نعت۔ ص ۶۹)

مِن اللہ نورٌ

''قد جاء کم من اللہ نور و کتابٌ مبین'' (المائدہ ۵:۱۵) ''بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب''۔ راجا صاحب کے ۴۰ ویں مجموعۂ نعت ''عرفانِ نعت'' میں اس آیہ کے حوالے سے گیارہ اشعار کی نعت ہے:

نبی (ﷺ) کو یہاں بھیجنے کے عمل میں
کہے حق تعالیٰ من اللہ نورٌ
فقط نور کہنا بھی کم تو نہیں تھا
مگر ہے اضافہ من اللہ نورٌ (ص ۴۷)

اس موضوع پر چند قطعات بھی پیشِ نظر ہیں:

النساء اور مائدہ میں نور کا جو ذکر ہے
کون ایسا ہے؟ کوئی ہے ماسوائے مصطفیٰ (ﷺ)؟

وہ تو اک روشن دیا بھی ہیں، کہا قرآن نے
کیوں نہ جن و انس ہوں مدحت سرائے مصطفیٰ (ﷺ) (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۵)

جو سراپا نور ہو اور ہو سراسر معجزہ
رتبہ کیوں معراج کا اُس جسم نے پایا نہ ہو
اس پہ استعجاب کیا، اس سے ہو انکار کیا
لامکاں تک جسم وہ کیسے گیا آیا نہ ہو (قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰)

معترف اعدا بھی ہیں جن کی صداقت کے، رشید
دیدۂ افلاک نے ایسا امیں دیکھا نہیں
آنکھ بھی جھپکی نہ جن کی، دیکھ کر ذاتِ احد
نور ہیں وہ سر بسر، ان کا کوئی سایہ نہیں (قطعاتِ نعت۔ ص ۱۱)

حضور اکرم ﷺ کی نورانیت کے موضوع پر راجا صاحب کے بیسیوں اشعار ملتے ہیں۔ ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور کے میلادِ مصطفیٰ ﷺ نمبر میں شامل ان کی ایک نعت کے دو اشعار دیکھیں:

سرکار (ﷺ) جانِ نور ہیں، سرکار شانِ نور
چھایا ہے ہر جہان پہ یہ سائبانِ نور
مولد ہے مکہ آپ کا، طیبہ قیام گاہ
یہ بھی جہانِ نور ہے، وہ بھی جہانِ نور (مارچ ۲۰۰۹ء، ص ۱۲)

مَنُّ اللّٰہ

''لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا'' (آل عمران ۳:۱۶۴)
''بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے انھی میں سے ان میں رسول (ﷺ) بھیجا''۔ ''عرفانِ نعت'' کی ۱۴ اشعار کی نعت میں سے دو شعر یہ ہیں:

یہ ظہورِ قدسی محبوبِ رب (ﷺ) کا فیض ہے
اپنے سینوں پہ جو یہ تمغہ ہے مَنُّ اللّٰہ کا

آمدِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) پہ ہم خوش کیوں نہ ہوں
بعثتِ سرکار (ﷺ) میں نکتہ ہے مَنُّ اللّٰہ کا (ص ۱۸۷)

چند اور اشعار بھی ریکارڈ کے لیے پیش کیے جاتے ہیں:

ہم کو رہنا چاہیے ممنونِ احسانِ خدا
بعثتِ سرکار (ﷺ) ہم پہ رب کا کیا احساں نہیں (اعجازِ نعت۔ ص ۱۴)

ظہورِ سرورِ عالم (ﷺ) ہے احسانِ خدا ہم پر (ماہنامہ ''انوار الصوفیہ''
پیمبر (ﷺ) کی ولادت پہ نہ خوش ہوں کیوں تو لاکی قصور۔ مارچ ۱۹۹۷ء)

آمدِ سرکار (ﷺ) مَنَّ اللّٰہ کی صورت میں ہے
یہ ہے گنوانا خدائے پاک کے احسان کا (ذوقِ مدحت۔ ص ۲۵)

اپنے محبوب (ﷺ) کو اللہ نے بھیجا ہم میں
یہ بڑا سب سے ہے احسان زمیں پہ اس کا (منہاجِ نعت۔ ص ۱۴)

امتی ہونا ان (ﷺ) کا ہے خوش قسمتی
اس کو کہتا ہے رب اپنا احسان بھی (بستانِ نعت۔ ص ۷۹)

سرکار (ﷺ) کے ظہور پہ ہونا نہ منبسط
احسان کبریا کا ہے کفران بالیقیں (حمد میں نعت۔ ص ۱۰۲)

جو احساں بعثتِ سرکار (ﷺ) کی صورت میں فرمایا
جتاتا ہے مسلمانوں پہ رب اس ایک احساں کو (تجلیاتِ نعت۔ ص ۲۱)

للّٰہ والرسول

''قل الانفال للّٰہ والرسول'' (الانفال ۸:۱) ''فرما دیجیے کہ غنیمتیں اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے ہیں''۔ اس حوالے سے ''عرفانِ نعت'' میں ۹ شعروں کی نعت ہے، مطلع دیکھیے:

جو کام بھی ہو، وہ کرو للّٰہ والرسول (ﷺ)
بولو، سنو، لکھو، پڑھو للّٰہ والرسول (ﷺ) (ص ۲۹)

اغنهم اللّٰہ ورسولہ

التوبہ میں ہے: ''وما نقموا الآ ان اغنهم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ'' (۹:۷۴)
''اور انھیں کیا بُرا لگا؟ یہی نہ کہ اللہ و رسول (ﷺ) نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا''۔

یؤذون اللّٰہ ورسولہ

الاحزاب میں ہے: ''ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہٗ لعنهم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلهم عذابًا مهینًا'' (۳۳:۵۷) ''بے شک جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو ایذا دیتے ہیں، اُن پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

شاعرِ نعت کی قرآن فہمی کو داد دیجیے:

سمجھ پائے جو ''اغنهم'' کا حرف مالک و مولا
خدا کے لطف کو محبوبِ خالق (ﷺ) کی عطا سمجھے (ذوقِ مدحت، ص ۱۹)

جو ''یؤذون'' اور ''اغنهم'' کی گہرائی میں جائے گا
خدا و مصطفیٰ (ﷺ) کی اس پہ قربت منکشف ہو گی (اوراقِ نعت، ورق ۲)

فضلنا

''تلک الرسل فضلنا...... ورفع بعضهم درجٰت'' (البقرہ ۳:۲۵۳) ''یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا، ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام کیا اور کوئی وہ جسے سب درجوں پر بلند کیا''۔

''عرفانِ نعت'' میں آٹھ اشعار کی نعت کے دو شعر یہ ہیں:

اور کوئی بھی نہ سرکار (ﷺ) کا ہمسر نہ تھا
اس طرح سرور (ﷺ) کی یکتائی ہے فضلنا کی بات

ایک منظر جس کا دکھلایا گیا معراج میں
رب سے آقا (ﷺ) کی شناسائی ہے فضلنا کی بات (ص ۱۴۹، ۱۵۰)

چند اور اشعار دیکھیے:

بات تلک الرسل نے پہنچائی
رب کے محبوب (ﷺ) کی فضیلت تک (اعجازِ نعت، ص ۳۵)

تلک الرسل کی آیۂ رحماں نے دی خبر
سرکار (ﷺ) سب رسولوں میں ہیں شاہکار ذات (مشعلِ نعت، ص ۵۶)

تلک الرسل کے حرف خدا نے بتا دیا
سرکارِ کائنات (ﷺ) کے سر پر ہے تاجِ خاص (فانوسِ نعت، ص ۳۳)

اس کا علاقہ سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) سے ہے
تلک الرسل میں ہے جو فضیلت کا ارتقا (قندیلِ نعت، ص ۳)

تلک الرسل بتاتا ہے اپنے حبیب (ﷺ) کو
رب نے عطا کیا ہے فضیلت کا پیرہن (صدائے نعت، ص ۸۷)

یہ تیسرے پارے کی ہے آیت اوّل
آقا (ﷺ) کی نبیوں پہ فضیلت ہے نمایاں (نیازِ نعت، ص ۴۶)

تلک الرسل کے فقرۂ دلکش سے ہے عیاں
نبیوں پہ ہے فضیلتِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) (التفاتِ نعت، ص ۴۱)

خدائے پاک کے ارشادِ فضلنا سے ظاہر ہے
فضیلت انبیاء پہ آپ (ﷺ) نے پائی تعالی اللہ (تسبیحِ نعت، ص ۳۴)

رسولِ محترم (ﷺ) محمود سب نبیوں سے افضل تھے
کنایہ حرفِ فضلنا کا توجیہِ فضیلت تھا (مناجاتِ نعت، ص ۳۹)

ورفعنا لکَ ذکرکَ (الم نشرح ۹۴:۴)

''اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا''۔

اس ردیف کے ساتھ ''عرفانِ نعت'' میں ۱۶ اور ۱۴ اشعار کی دو نعتیں ہیں (۱۴ اشعار والی نعت ۹ویں مجموعۂ نعت ''حیّ علی الصلوٰۃ'' سے لی گئی ہے)۔

ذکر آپ (ﷺ) کا اونچا جو کیا ربِّ عُلا نے
ہے ایک بشارت ورفعنا لک ذکرک
"لک" (آپ کی خاطر) سے عیاں کیسی ہوئی ہے
اسلوب کی ندرت ورفعنا لک ذکرک (ص۶۵'۶۶)

پڑھتا ہوں کبھی "صلِ علیٰ سیّدنا" جب
کہہ اٹھتا ہے وجداں ورفعنا لک ذکرک
لکھوں گا مقالہ جو درودِ نبوی (ﷺ) پر
باندھوں گا میں عنواں "ورفعنا لک ذکرک" (ص۶۸'۶۹)

راجا صاحب اس آیۂ کریمہ کے بڑے پرچارک ہیں' ان کے دوسرے مجموعہ ہائے نعت میں جا بجا اس کا حوالہ ملتا ہے۔ کچھ اشعار نذرِ قارئین کرام ہیں:

"الم نشرح" میں اعلانِ "رفعنا" کے ذریعے سے
وقار اللہ قرآں میں بڑھاتا ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت۔ ص۳۲)

کبھی تفسیر ہو گی علمِ باطن سے' رفعنا کی
تو پھر سرور (ﷺ) کی عظمت اور رفعت منکشف ہو گی (اوراقِ نعت۔ ورق۲)

صرف ان کے۔ واسطے' ان کی رضا کے واسطے
کبریا نے مصطفیٰ (ﷺ) کے ذکر کو بالا کیا (مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص۱۱۹)

رفعنا کا جو اعلانِ خدائے پاک و برتر ہے
بھریا ہے یہی تو رفعتِ سرکارِ والا (ﷺ) کا (تسبیحِ نعت۔ ص۳۲)

جن کا بلند ذکر ہوا ہے' انھیں کریں
سب رفعتیں' بلندیاں' اونچائیاں سلام (اشعارِ نعت۔ ص۶۱)

عظمتِ آقا (ﷺ) کی کیا ناپے کوئی پہنائیاں
ان کی خاطر ذکر کو حاصل ہوئیں اونچائیاں (اعجازِ نعت۔ ص۶۹)

ازل سے قبل بھی' بعدِ ابد بھی ہو گا ربّ ذاکر
جو ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) کا چرچا ہے تو ایسا ہے (قندیلِ نعت۔ ص۳۸)

لامکاں کی زیب و زینت جن کا نقشِ پا کیا
ان کی خاطر رب نے ان کے ذکر کو اونچا کیا (متاعِ نعت۔ ص۴۲)

خدا نے خود جو اسے اپنا فعل ٹھہرایا
نبی (ﷺ) کے ذکر کی رفعت اب اور کیا ہو گی (منہاجِ نعت۔ ص۹۶)

خدا کو بھی پیمبر (ﷺ) ہی کی تھی مطلوب خوشنودی
کیا ذکرِ حبیبِ محترم (ﷺ) کو اس لیے اونچا (نیازِ نعت۔ ص۷۵)

جب خدا آئے نظر آپ "رفعنا" کہتا
نعت میں اور کسی کا بھی اجارہ کیسا (مینائے نعت۔ ص۳۶)

آنکھ جب حرفِ "رفعنا" کے معانی سمجھی
پردہ ہر راز سے سرکائے گی ان شاء اللہ (دیوانِ نعت۔ ص۶۱)

ہو نعت کا جو کام' وہ آقا (ﷺ) کے لیے ہو
ملتا ہے اشارہ یہ "رفعنا" کی طرف سے (حرفِ نعت۔ ص۲۸)

ذکرِ آقا (ﷺ) کو عطا کی ہیں خدا نے رفعتیں
ساتھ ہی اس کا سبب بھی سب پہ ظاہر کر دیا

ہے اہم اس آیۂ رفعت میں حرفِ "لَ کَ"
کبریا نے کام یہ صرف "آپ (ﷺ) کی خاطر" کیا (قطعاتِ نعت۔ ص۲۶)

محمد ﷺ

آلِ عمران (۱۴۴:۳) الاحزاب (۴۰:۳۳) محمد (۲:۴۷) الفتح (۲۹:۴۸)

قرآن مجید میں ان چار جگہوں پر ہمارے آقا حضور ﷺ کا اسم گرامی "محمد ﷺ" آیا ہے۔ شاعرِ نعت کہتے ہیں:

جو کلامِ خالق و مالک میں آیا چار بار
ختم فرما دی نبوت اس نے ایسے نام پر (فانوسِ نعت۔ص ۷۶)

احمد ﷺ

سورہ ''الصف'' (۶۱:۹) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان حضورِ اکرم ﷺ کو یاد دلایا گیا ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ میں ان رسول (ﷺ) کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد (ﷺ) ہوگا۔ راجا رشید محمود صاحب کی دس اشعار کی نعت یہی حوالہ رکھتی ہے۔ دو شعر دیکھیے:

ابنِ مریمؑ نے نبی (ﷺ) کو اسمہٗ احمد کہا
اور کسی نے بھی کسی کو اسمہٗ احمد کہا؟
زندگی دیتا رہا مُردوں کو جو اس شخص نے
تا قیامت زندگی کو اسمہٗ احمد کہا (عرفانِ نعت۔ص ۱۸۳)

ایک قطعہ بھی دیکھیے:

جو رسول (ﷺ) آئیں گے میرے بعدٗ عیسیٰؑ نے کہا
احمد (ﷺ) ان کا نام ہےٗ اللہ کے ہیں معتمد
یہ بشارت دی تو خواہش دل میں پیدا ہو گئی
اُمتی محبوبِ خالق (ﷺ) کا بنوں میں مستند (قطعاتِ نعت۔ص ۹)

پہلے جو انبیاءؑ تھےٗ وہ سرکار (ﷺ) کے لیے
کہتے رہے ہیں حرفِ بشارت بصد وقار (صدائے نعت۔ص ۳۶)

اس کے سبب انھوں نے بشارت نبی (ﷺ) کی دی
پیمان تھا جو حضرت عیسیٰؑ کے سامنے (سرودِ نعت۔ص ۳۲)

''اسمہٗ احمد'' آقا (ﷺ) کے بارے میں ہے
کیوں کریں اس کا بدبخت معنیٰ غلط (بیانِ نعت۔ص ۷۶)

شاہد/شہید

''انا ارسلنک شاھدا'' (الاحزاب ۳۳:۴۵/الفتح ۴۸:۸) ''بے شک ہم نے آپ کو شاہد (گواہ) بنا کر بھیجا''۔

''انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم'' (المزمل ۷۳:۱۵) ''بے شک ہم نے تمھاری طرف رسول (ﷺ) بھیجا جو تم پر شاہد (گواہ) ہے''۔

''ویکون الرسول علیکم شھیدا'' (البقرہ ۲:۱۴۳) ''اور یہ رسول (ﷺ) تمھارے نگہبان اور گواہ ہیں''۔

''فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا علی ھؤلاء شھیدا'' (النساء ۴:۴۱) ''تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! آپ کو ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں''۔

یہ مضمون کئی اور جگہوں پر بھی بیان ہوا ہے۔ مثلاً بنی اسرائیل (اسرا) ۱۷:۱۰۵/ الفرقان ۲۵:۵۶۔ شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے کہا:

آپ کو شاہد کہا قرآن میں اللہ نے
آپ ہیں ہر فرد کے اک اک عمل کو جانتے
کاملیت اس شہادت کو ملی پھر اس طرح
ظاہری آنکھوں سے بھی خالق کو دیکھا آپ نے (قطعاتِ نعت۔ص ۳۶)

میرے آقا (ﷺ) ساری امت کے ہیں شاہد اور شہید
جس نے کچھ دیکھا نہ ہوٗ وہ ہو نہیں سکتا گواہ (مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۵۹)

شاہد جو بنا کر انھیں بھیجا ہے خدا نے
معلوم نہ ہو ان کو مرا حالِ زبوں کیوں (تسبیحِ نعت۔ص ۳۲)

شاہد کلامِ پاک میں ان کو کہا گیا
ہستی خدائے پاک کی مشہود ہو گئی (تسبیحِ نعت۔ص ۱۳۹)

راجا صاحب کی گیارہ اشعار کی نعت کا نمونہ:

جن کی قرآں میں خدا نے کی ہے مدحت، وہ بشیر
رب نے جو بھیجے سراپا فضل و رحمت، وہ بشیر
محسنِ اخلاق و مروت کی ہمیں تعلیم دی
یوں جنھوں نے دی ہے جنت کی بشارت، وہ بشیر (عرفانِ نعت۔ص ۱۵۴)

نذیرًا

(البقرہ۲:۱۱۹/ بنی اسرائیل ۱۷:۱۰۵/ الفرقان ۲۵:۵۶/ الاحزاب ۳۳:۴۵/ سبا ۳۴:۲۸/ فاطر ۳۵:۲۴/ الفتح ۴۸:۸)

"عرفانِ نعت" میں مثلث کے دس بند میں سے نمونہ:

نذیر ان کو اللہ نے یوں بنایا
کہ بندے کو خالق سے اپنے ملائیں
جہنم کی جانب نہ انسان جائیں
نذیر اس لیے بن کے آئے پیمبر (ﷺ)
کہ دوزخ کی آتش سے ہم کو ڈرائیں
کہ قعرِ مذلت سے ہم کو بچائیں
نذیر آپ (ﷺ) یوں ہیں کہ بندے خدا کے
رذائل جو اخلاق کے ہیں، نہ پائیں
فضائل کو ہی روزمرہ بنائیں (عرفانِ نعت۔ص ۱۵۶،۱۵۷)

النبی

(قرآن کریم میں جگہ جگہ)

"عرفانِ نعت" میں گیارہ اشعار کی نعت میں سے:

کلام حق میں جا بجا تم آیتوں کو دیکھ لو
مرے حضور (ﷺ) کو خدا نے کہہ دیا "نبی نبی (ﷺ)"

"عرفانِ نعت" میں "شاہد" ردیف کی سترہ اشعار کی نعت ہے نیز مخمس کے چار بند کی ایک نظم ہے جس کا ٹیپ کا مصرع ہے: "شاهدًا کہہ کر رسولِ پاک (ﷺ) کو بھیجا گیا"۔

قصرِ قوسین میں، خدا شاہد
اک تھا مشہود، دوسرا شاہد
وہ ہیں لوگوں کے بھی، خدا کے بھی
جن کو فرما دیا گیا شاهد (ص ۱۹۰)

ان سے پوشیدہ نہیں، جو ہو گا جو جو کچھ ہوا
کوئی عصیاں، کوئی خامی، کوئی بھی جرم و خطا
ان سے چھپ سکتی ہے اپنی کوئی بھی حرکت بھلا
ان سے پوشیدہ نہیں ہے اپنا کوئی شائبہ
شاهدًا کہہ کر رسولِ پاک (ﷺ) کو بھیجا گیا (ص ۱۹۴)

مبشر/نذیر

"یایها النبی انا ارسلنک شاهدا و مبشرًا و نذیرا" (الاحزاب ۳۳:۴۵/ الاسراء ۱۷:۱۰۵/ الفرقان ۲۵:۵۶/ الفتح ۴۸:۸) "بے شک ہم نے آپ کو شاہد اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا"۔

راجا صاحب نے کہا:

رب نے بھیجا ہے بنا کر سرورِ کونین (ﷺ) کو
اک مبشر، اک نذیر، اک شاہدِ علم و یقیں
پھر کہا رب اور رسولِ پاک (ﷺ) پہ ایمان لاؤ
اور کرو تعظیمِ پیغمبر، یہ ہے دینِ مبیں (قطعاتِ نعت۔ص ۲۳)

بشیرًا

(البقرہ۲:۱۱۹/ سبا ۳۴:۲۸/ فاطر ۳۵:۲۴)

خدا نے پہلے روز ہی جو سب سے عہد لے لیا
نبوت نبی (ﷺ) کو کیوں نہ مانتا نبی نبی
اگرچہ غیب کی خبر سبھی نبی دیا کیے
فضیلتوں میں پھر بھی ہے جدا جدا نبی نبی (ص۱۵۱،۱۵۲)

مزکّی

"یتلوا علیکم ایتنا ویزکیکم" (البقرہ۲:۱۵۱) "(رسول ﷺ) تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے"۔

"یتلوا علیهم ایٰته ویزکیهم" (آل عمران۳:۱۶۴/الجمعہ۶۲:۲) "ان پر رب کی آیتیں تلاوت کرتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں"۔

آیتیں رب کی نبی (ﷺ) کے دم سے پہنچیں خلق تک
ہیں، مزکّی' آپ فرماتے ہیں سب کا تزکیہ (متاعِ نعت۔ص۶۲)

جب بنا کر رب نے بھیجا ہے مزکّی آپ کو
آپ نے فرمایا سب کا تزکیہ اچھی طرح (منہاجِ نعت۔ص۷۳)

"عرفانِ نعت" میں سولہ اشعار کی نعت ہے:

یوں مزکّی ہیں نبی (ﷺ) از روئے ارشادِ خدا
تزکیہ ہی منشا و مقصد پیمبر (ﷺ) کا رہا
نفرتوں کی' گمرہی کی آپ نے تغلیط کی
مژدے آ (ﷺ) کے لیے رب نے یزکیهم کہا
آپ نے شائستگی' نرمی کا اور شفقت کا درس
دے کے سب لوگوں کو' سب کا تزکیہ فرما دیا (ص۱۷۵۔۱۷۷)

رسولٌ مبینٌ

"جاءهم الحق ورسولٌ مبینٌ" (الزخرف۴۳:۲۹) "ان کے پاس حق اور

رسولِ مبین (ﷺ) تشریف لایا"۔

"وقد جاءهم رسولٌ مبینٌ" (الدخان۴۴:۱۳) "حالانکہ ان کے پاس رسول مبین (ﷺ) تشریف لا چکا"۔

"عرفانِ نعت" میں بارہ اشعار کی نعت میں سے:

شفاعت کی نمہاں رسولٌ مبینٌ
ہیں بخشش کا عنواں رسولٌ مبینٌ
رسول آئے بھیجے اس خاکداں پہ
ہیں ان میں نمایاں۔ رسولٌ مبینٌ (ص۱۶۷،۱۶۹)

سراجًا منیرا (الاحزاب۳۳:۴۶)

"چمکا دینے والا آفتاب"۔ راجا صاحب نے کہا:

آقا (ﷺ) کے نور سے ہے جہانوں میں روشنی
محبوب کو کہا ہے خدا نے' سراجِ خاص (فانوسِ نعت۔ص۳۲)

جس سے چراغ جلتے چلے جائیں تا ابد
رب نے نبی (ﷺ) کی شکل میں ایسا دیا دیا (التفاتِ نعت۔ص۲۵)

"عرفانِ نعت" میں تیرہ اشعار کی نعت میں سے تین شعر:

خدا نے نبی (ﷺ) کو کہا پہلے نورٌ
کیا اس میں شامل سراجًا منیرا
تھی ظلمت زمانے کی ہر سُو' گھٹاٹوپ
ہُوا جو مقابل سراجًا منیرا
اسے کوئی نسبت نہیں ظلمتوں سے
مسلماں کی۔ منزل سراجًا منیرا (ص۴۹۔۵۱)

رحمةٌ للعلمین

"وما ارسلنک الا رحمةٌ للعلمین" (الانبیاء۲۱:۱۰۷) "اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا"۔ رحمتِ عوالم ﷺ کے لیے شاعرِ نعت کی زبان دیکھیے:

ہوں بصدق دل فدائے رحمۃ للعالمیں (ﷺ)
ہے قلم محوِ ثنائے رحمۃ للعالمیں (ﷺ)

نورِ حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمۃ للعالمیں (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ص۵۹)

کوئی سوچے تو مفاہیم عجب رکھتا ہے
میرے آقا (ﷺ) کے لیے رب کا خطاب رحمت (اوراقِ نعت۔ورق۳۹)

جو جہانوں کے لیے سرور (ﷺ) کی ہے
ہے خدا شاہدؔ وہ رحمت بے زوال (التفاتِ نعت۔ص۳۹)

ہر ایک شے ہے رحمتِ آقا (ﷺ) سے فیض یاب
بندوں سے لے کے سارے وحوش و طیور تک (اعتراف نعت۔ص۲۵)

نظامِ شمسی کی دنیائیں ہوں کہ یہ دنیا
ہر اک جہاں کے لیے ہیں حبیب رب (ﷺ) رحمت (فانوسِ نعت۔ص۳۱)

فرشِ زمیں ہو یا فلک سدرہ سے لے کے عرش تک
رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں ہر اک جگہ مظاہرات (قندیلِ نعت۔ص۳۹)

کوئی کونا کوئی گوشہ نہیں محروم رہ سکتا
برستی ہے تو ایسے رحمتِ سرکار (ﷺ) کی برکھا (نیازِ نعت۔ص۷۲)

انساں ہو جن ہوں کہ وحوش و طیور ہوں
پائی کسی نے آپ (ﷺ) کی رحمت میں کچھ کمی؟ (چاشنیِ نعت۔ص۲۱)

نبی پاک (ﷺ) کی صورت میں بھیجیں کائناتوں میں
مجسّم کر کے ربِّ لم یزل نے رحمتیں اپنی (حمد میں نعت۔ص۹۳)

دیے رب نے ہمیں وہ رحمت للعالمیں آقا (ﷺ)
جہاں ان کی نہ رحمت ہو نہیں ایسا جہاں کوئی (پیمانۂ نعت۔ص۱۲)

رحمت نبی (ﷺ) ہیں سارے جہانوں کے واسطے
یوں مستفید لطف صرف اہلِ زمیں نہیں (دیارِ نعت۔ص۵۷)

آقا حضور (ﷺ) رحمتِ ہر کائنات ہیں
اک حکمراں کی ہر جگہ ہیں حکمرانیاں (دیارِ نعت۔ص۹۷)

رحمت للعالمیں کا اک یہی مفہوم ہے
رحمتِ سرکارِ والا (ﷺ) ہے یقینی ہر جگہ (شعاعِ نعت۔ص۷۷)

وہ ہوئے مبعوث رحمت سب عوالم کے لیے
ان کے ہیں تا حشر سب ادوار ممنونِ کرم (تسبیحِ نعت۔ص۱۷)

راجا صاحب کی ایک کتاب "تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین" ۱۹۹۳ء میں چھپی تھیں، جس میں دیباچہ، عالمین کا معنی و مفہوم، تسخیرِ عوالم کس کے لیے؟ اور عناصر کی تعداد کے ۸۰ صفحات پر مشتمل ابواب کے بعد عالمِ اجرامِ فلکی، عالمِ سماوات، عالمِ شمس، عالمِ قمر، عالمِ نجوم و کواکب، عالمِ ملائکہ، عالمِ جنات، عالمِ نباتات، عالمِ حیوانات، عالمِ ارض، عالمِ جمادات، عالمِ طیور، عالمِ باد، عالمِ آتش، عالمِ آب، عالمِ انسانیت، عالمِ حشرات وغیرہ میں حضور اکرم ﷺ کی رحمت کا تفصیلی تذکرہ ۲۵۶ صفحات پر موجود ہے۔

حضور رحمت للعالمین (ﷺ) کے جہانوں کے لیے رحمت ہونے کے اثرات و نتائج پر گفتگو کرتے ہوئے شاعرِ نعت کہتے ہیں:

ہیں عالمین کے لیے رحمت، نتیجتاً
ہر کائنات پر ہے پیمبر (ﷺ) کا راج خاص (فانوسِ نعت۔ص۳۲)

رحمت جب عالمین کی خاطر حضور (ﷺ) ہیں
سب کائناتوں میں مرے سرکار (ﷺ) کی چلے (ذوقِ مدحت۔ ص۸۲)

رحمت جو نبی (ﷺ) سارے جہانوں کے لیے ہیں
ہیں سارے جہاں آپ کی جاگیر مکمل (متاعِ نعت۔ ص۱۸)

ایمان کوئی لایا، نہ لایا حضور (ﷺ) پہ
ممنون ان کے، دل سے ہیں انسان سب کے سب (تابشِ نعت۔ ص۲۱)

رحمتِ عالمیں کر کے سرکار (ﷺ) کو
لم یزل نے دیے اختیار ان گنت (سرودِ نعت۔ ص۶۹)

ہر اک جہان کی خاطر بنے نبی (ﷺ) رحمت
تو اس دلیل سے وہ سب کے حکمراں ٹھہرے (سرودِ نعت۔ ص۱۰۳)

حبیبِ کبریا (ﷺ) کی رحمتوں سے نور قائم ہے
کواکب کا، مہِ تاباں کا، خورشیدِ درخشاں کا (حنائے نعت۔ ص۵۲)

جو پتھر مارنے والے تھے، ان کو بھی دعائیں دیں
جہاں نے رحمت للعالمیں (ﷺ) کا حوصلہ دیکھا (نیازِ نعت۔ ص۱۱)

چند قطعات بھی حاضر ہیں:

خالق و ربِّ عوالم ہے خدائے عزوجل
رحمت للعالمیں ہیں کون؟ خالق کے نبی (ﷺ)
سب عوالم کی ربوبیت ہے حمدِ کبریا
نعت ہے سب کائناتوں کی مظہر زندگی (قطعاتِ نعت۔ ص۶)

چل رہا ہے ایک نظمِ خاصِ رحمت کے سبب
دور تک پھیلے ہوئے سارے عوالم کا نظام
اختیار و قبضۂ قدرت میں ہے اللہ کے
رحمتِ عالم (ﷺ) کے لیکن نام سے چلتا ہے کام (قطعاتِ نعت۔ ص۵۷)

چاند ہم کو چاندنی دیتا ہے، سورج روشنی
چل رہی ہے اک مرتب شکل میں ہر کائنات
دوسروں سے کوئی سیارہ بھی ٹکراتا نہیں
اس کا باعث ہے تو واحد رحمتِ عالم (ﷺ) کی ذات (قطعاتِ نعت۔ ص۵۷)

عزیزٌ علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم (التوبہ۹:۱۲۸)

”ان (رسول ﷺ) پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، وہ تمھاری بہت بھلائی چاہنے والے ہیں“۔

حریصٌ علیکم ہوئے ہیں کچھ ایسے
نبی (ﷺ) نے ہمیں مہربانی میں رکھا (وارداتِ نعت۔ ص۲۰)

خدا نے نبی (ﷺ) کے علاوہ کسی کو
عزیزٌ علیہ کہا ما عنتم؟
دیا اہلِ ایماں کو ساتھ اس کے مژدہ
وہی ہیں، وہی ہیں حریصٌ علیکم (قطعاتِ نعت۔ ص۳۲)

طبعِ پیغمبر (ﷺ) منغض ہو گئی
مبتلائے رنج ہم کو دیکھ کر (اوراقِ نعت۔ ورق۵۱)

”عرفانِ نعت“ کے چار بند میں سے دو یہ ہیں:

جو ہے موج زن ان کی شفقت کا قلزم
ہے لہجے میں شیرینیوں کا تلاطم
تو ہے دیدنی درگزر اور ترحم
جہاں اہلِ ایماں کا تذکار آیا
کرم آنکھ میں ہے، لبوں پہ تبسم
نبی مکرم حریصٌ علیکم

ہوں آقا (ﷺ) پہ قربان میرے اب و اُم
نبی (ﷺ) ہی نے دلوایا اذنِ تکلّم
وہ رحمت ہے ان کی کہ فطرت ہے گم صم
رءوف و رحیم ان کو فرمایا حق نے
عزیزٌ علیہ کہا ما عنتّم
ہی مکرم حریصٌ علیکم (ص ۱۲۲،۱۲۳)

بالمؤمنین رءوف رحیم (التوبہ ۹:۱۲۸)

''اہل ایمان پر رؤف اور رحیم ہیں''۔

''عرفانِ نعت'' کی اس حوالے سے کہی گئی ایک نعت کے تین میں سے دو بند یہ ہیں:

نہیں ہے کوئی علم مجھ میں' نہ کچھ فن
مگر مل گیا مجھ کو فکری توازن
ہوئی اک حقیقت کی احقر کو سُن گن
ہوا لطفِ محبوبِ حق (ﷺ) کا تعیّن
یہ کہنے لگا مجھ سے میرا مؤیِّن
ہیں بالمؤمنین رءوف رَّحیمٌ

ہے سب کے لیے رب کی رافت' رحیمی
کسی کے لیے بھی نہ تخصیص آئی
مگر مومنوں پر عنایت ہے رب کی
کہ سرور (ﷺ) کو دیں یہ صفاتِ گرامی
ذرا کان دھر' سورہ التوبہ کو سُن
ہیں بالمؤمنین رءوف رَّحیمٌ (ص ۱۷۳،۱۷۴)

''رؤف ورحیم'' ردیف کی ۱۳ اشعار کی نعت میں سے دو شعر:

لقب خدا سے نبی (ﷺ) کو ملا رؤف و رحیم
ہمارے واسطے ہیں مصطفیٰ (ﷺ) رؤف و رحیم
وہ خود تو سب کے لیے یہ صفات رکھتا ہے
ہمارے واسطے ان (ﷺ) کو کیا رؤف و رحیم (عرفانِ نعت۔ص ۱۷۰)

چند قطعات بھی اس ریکارڈ کا حصہ ہیں:

جب صفاتِ خالق و مالک یہ دو لاریب ہیں
حمد کیسے ہو نہ ذکرِ رافت و رحمِ خدا
ہو گئیں دونوں صفات آقا (ﷺ) سے پھر منسوب یہ
سورۂ توبہ میں ہے گویا یہ نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) (قطعاتِ نعت۔ص ۶)

چارلس ہو یا مہندر سنگھ ہو یا رام داس
رحمت و رافت انھیں دے گا خدائے ذوالجلال
جو رفیق و ناصر و محمود اور فیاض ہیں
وہ درِ سرکار (ﷺ) پہ پھیلائیں گے دستِ سوال (قطعاتِ نعت۔ص ۲۳)

ہماری خوش نصیبوں کا ہو تو ہو شمار کیا
خدا بھی ہے کریم تو حضور (ﷺ) بھی کریم ہیں
رؤف اور رحیم ہے خدا جو سب کے واسطے
نبی (ﷺ) ہمارے واسطے رؤف اور رحیم ہیں (قطعاتِ نعت۔ص ۴۲)

شاعرِ نعت کے دیگر مجموعہ ہائے نعت کے چند چنیدہ اشعار یہ بھی ہیں:

مومن ہوں' مجھے اس نے دکھایا درِ احمد (ﷺ)
ہے گرچہ رؤف اور رحیم اپنا خدا بھی (صحیفۂ شوق۔ص ۳۶)

مومنوں کو حاجت ہو جب بھی رحم و رافت کی
راہ لیں تگ و دو سے وہ درِ رسالت کی (اہتزازِ نعت۔ص ۵۴)

رافت و رحمت ہے ان کی' مومنوں کے واسطے
لے تو کوئی شفقتِ شاہِ امم (ﷺ) کا جائزہ (قندیلِ نعت۔ص ۲۶)
پھیلاؤ عفو کا ہے تو رافت کی وسعتیں
دیکھو یہ ہیں حضور (ﷺ) کی رحمت کی وسعتیں (صدائے نعت۔ص ۸۹)
خالق نے رؤف اور رحیم ان کو بنایا
پڑھ لو کہ یہی حکم ہے غفار خدا کا (مرقعِ نعت۔ص ۳۶)
قرآن کے مطابق ہر امتی کے حق میں
رافت ہیں اور رحمت محبوب رب (ﷺ) سراپا (مناجاتِ نعت۔ص ۱۰)
اہلِ ایماں کے لیے' اہلِ محبت کے لیے
ان (ﷺ) کی رحمت' ان کی رافت ہے بہ ایماءِ خدا (کتابِ نعت۔ص ۱۰۲)
رواں ہے فیض رؤف و رحیم آقا (ﷺ) کا
قدم قدم پہ ہیں جو رحمتوں کی قندیلیں (تسبیحِ نعت۔ص ۶۲)
رحمت و رافت کی صورت میں' قسم اللہ کی
دے رہے ہیں ہر جہاں کو مصطفیٰ (ﷺ) تابانیاں (سرودِ نعت۔ص ۸۳)
امت کو اشتدادِ زمانہ کے باوجود
گھیرے ہوئے ہیں رحمت و رافت کی وسعتیں (اہتزازِ نعت۔ص ۸۳)
ہم خصائل جو کہیں مومنوں والے پا لیں
قابل اپنے کو پئے رحمت و رافت سمجھیں (کہکشانِ نعت۔ص ۷۵)

النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم (الاحزاب ۳۳:۶)

''یہ نبی (ﷺ) مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں''۔ شاعرِ نعت کہتے ہیں:

لاریب ہماری جانوں کے' ہم سے بھی زیادہ مالک ہیں
بہبود ہماری کچھ ہم سے کب سوچتے ہیں کم سیدنا (ﷺ) (بیانِ نعت۔ص ۵۲)

رب نے الاحزاب میں جو کچھ کہا' مطلب یہ ہے
تم سے بڑھ کر ہیں تمھاری جان کے مالک نبی (ﷺ)
ہیں حَکم اور اختتام ان پہ نبوت کا ہوا
میں بھی پڑھتا ہوں' درود ان پہ پڑھیں سب امتی (قطعاتِ نعت۔ص ۸۶)

فلا وربک (النساء ۴:۶۵)

''آپ کے رب کی قسم!''۔
شاعرِ نعت نے اس قسم کا ذکر یوں کیا:

موسوم وہ کرتا ہے کہ سرور (ﷺ) کا خدا ہوں
کھائی ہو جو خالق کو کبھی اپنی قسم خود (اوراقِ نعت۔ورق ۳۶)
مصطفیٰ (ﷺ) کے رب نے کھائی ہے قسم کیوں اس طرح
اس کے بارے میں بھی تو کیجے گا اظہار خیال (بستانِ نعت۔ص ۱۳)

حتٰی یحکموک

''فلا وربک لا یؤمنون حتٰی یحکموک فیما شجر بینھم'' (النساء ۴:۶۵) ''آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں آپ کو حَکم نہ بنا لیں''۔

''عرفانِ نعت'' میں ۹ اشعار کی نعت ہے جس کا نمونہ یہ ہے:

سورہ نساء میں آیا ہے حتٰی یحکموک
رب نے سبق پڑھایا ہے حتٰی یحکموک
حکمِ نبی (ﷺ) ہے واجب الاذعان اس لیے
حکمِ خدا میں آیا ہے حتٰی یحکموک
ایماں کی شرط رکھ کے غفورٌ رحیم نے
مومن کو آزمایا ہے حتٰی یحکموک

اپنی قسم کے ساتھ ہمیں اپنا فیصلہ
اللہ نے سنایا ہے حتیٰ یحکموک (ص ۱۰۲،۱۰۳)

پہلے کھائی محترم محبوب (ﷺ) کے رب کی قسم
پھر خدا نے صاحبِ ایمان لوگوں سے کہا

اپنے ہر اک کام میں مانیں وہ آقا (ﷺ) کو حَکَم
رنگ دیکھو دوستو تکلیمِ حق کے ڈھنگ کا (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۱)

لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون (الحجر ۱۵:۷۲)

"آپ کی جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں"۔

اپنے محبوب (ﷺ) کی جان کی قسم کے ساتھ بات کرنا محبت کا عجیب انداز ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں تدبر کرنے والا ہر شخص محبت کے اس بھرپور اسلوب سے متاثر ہوتا ہے۔ والدی راجا رشید محمود صاحب نے بھی اس سے مزا لیا ہے:

کس قدر محبت ہے اس کو میرے آقا (ﷺ) سے
سچ ہے کیوں نہ فرماتا آپ پر کرم خالق

انتہائے الفت کی یہ ادائیں بھی دیکھو
کھا رہا ہے آقا (ﷺ) کی جان کی قسم خالق (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۱)

رب نے فرمایا لعمرک وفورِ الفت کے سبب
جانِ احمد (ﷺ) ہو گئی رب کے قسم سے فیض یاب (کہکشانِ نعت۔ ص ۶۹)

جانِ احمد (ﷺ) کے ذکر سے کھولا
خود خدا نے قسم کا دروازہ (حدیثِ شوق۔ ص ۲۰)

خدا نے جس طرح سوگندِ جانِ مصطفیٰ (ﷺ) کھائی
کبھی کھاتا نہیں دیکھا ہے، ہم نے یوں قسم کوئی (مشعلِ نعت۔ ص ۱۱)

رتبہ ہوا معلوم زمانے کو نبی (ﷺ) کا
جو حرف لعمرک تھا، وہی چشم کشا تھا (مشعلِ نعت۔ ص ۵۱)

کس تعلق کے اثر سے کھائی ہے رحمان نے
لے تو لو سرکار (ﷺ) کی جاں کی قسم کا جائزہ (قندیلِ نعت۔ ص ۶۶)

سوگندِ کبریا میں لعمرک ہے اس لیے
اللہ کو عزیز رہی جانِ مصطفیٰ (ﷺ) (منشوراتِ نعت۔ ص ۴۰)

محمود ان کی جان کی کھائے قسم خدا
عظمتِ نبی (ﷺ) کی یوں بھی ہے مکتوبِ کبریا (منشوراتِ نعت۔ ص ۵۸)

پڑھو سورۂ حجر اور دیکھو رب نے
نہیں کھائی جانِ نبی (ﷺ) کی قسم کیا (حمد میں نعت۔ ص ۴۹)

راہِ قسم دکھائی ہے تو نے رشید کو
جانِ نبی (ﷺ) کی کھا کے قسم، ربِّ ذوالجلال! (حمد میں نعت۔ ص ۱۰۸)

خدا کو پیار ہے محمود کس قدر ان سے
یہ دیکھو حجر میں ہے جانِ مصطفیٰ (ﷺ) کی قسم (دیارِ نعت۔ ص ۹۰)

سورۂ الحجر سے محمود ظاہر ہو گیا
جانِ آقا (ﷺ) کی طرف رب کی قسم کا انہماک (وارداتِ نعت۔ ص ۷۰)

خدا نے سورۂ الحجر میں اس کی قسم کھائی
خیال اتنا تھا اس کو جانِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا (وارداتِ نعت۔ ص ۸۵)

خدا نے جانِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی جب قسم کھائی
پھریرا نعتِ سرور (ﷺ) کا بھی اونچا ہو گیا گویا (کہکشانِ نعت۔ ص ۵۸)

"عرفانِ نعت" میں "لعمرک" ردیف کی نعت ۱۲ اشعار پر مشتمل ہے:

یہ کیا حجر میں آ گیا ہے لعمرک
قسم خود خدا کھا رہا ہے لعمرک

تعلق عجب اس سے ہوتا ہے واضح
لگن کا حسیں فلسفہ ہے لعمرک

رسول مکرم (ﷺ) کی محبوبیت پہ
خدائے جہاں کی عطا ہے لعمرک (ص۸۴،۸۵)

لا اقسم بهذا البلد. وانت حل بهذا البلد (البلد۹۰:۱،۲)

''مجھے اس شہر کی قسم اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں''۔

جس شہرِ مقدس میں حضورِ اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں' اس سے راجا صاحب کی محبت اور عقیدت بے مثل ہے۔ ۱۹۸۹ء سے ۲۰۱۰ء تک وہ ۲۸ بار حاضری کا شرف پا چکے ہیں۔ کہتے ہیں:

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم
اوّل اوّل تھا وہ مکہؔ پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگند بلد اس واسطے اللہ نے
یہ شرف آقا (ﷺ) کے قدموں کے سبب اس کو ملا (تنقلات نعت۔ص۲۱)
رب نے قسم جو شہرِ پیمبر (ﷺ) کی کھائی ہے
ہے البلد کی سمت بروئے سفر حلف (اہتزاز نعت۔ص۶۸)
البلد میں ہے جو خالق کی قسم کا تذکرہ
ہے مرے آقا (ﷺ) کے شہرِ محترم کا تذکرہ (کہکشان نعت۔ص۴۷)
کھا کے قسم حبیب (ﷺ) کے شہرِ عزیز کی
رب نے کیا جو شاد تو ہم رقص کر اُٹھے (مشعل نعت۔ص۲۳)
خدا نے شہرِ پیمبر (ﷺ) کی کھائی ہے سوگند
نہیں ہے خاک جہاں میں کہیں جہاں کی طرح (التفات نعت۔ص۶۸)
محبت البلد کی مجھ کو ہے تو وافر ہے
اثر پذیر ہوں تیری قسم کا میں یا رب! (بیان نعت۔ص۱۲)
جس شہر میں رہے وہؔ سوگند اس کی کھائی
ان کا خرام ایسا ان کے خدا کو بھایا (دیار نعت۔ص۹۱)

سورہ بلد کی پہلی دو آیات دیکھیے
ہر لحظہ رونمائی شہرِ حضور (ﷺ) ہے (شہر کرم۔ص۳۳)
حق تعالیٰ کی قسم جس شہر سے منسوب ہے
از روئے آیاتِ قرآنی ہے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) (شہر کرم۔ص۴۰)
طالب طیبہ ہوئے قرآن میں
شہرِ آقا (ﷺ) کی قسم کو دیکھ کر (اوراق نعت۔ورق ۵۱)
رب کو کھلوا دی قسم سرکار (ﷺ) نے
یوں بڑھائے رتبے فرشِ خاک کے (تجلیات نعت۔ص۶۰)
اس سرزمیں کو تو نے کیا ہے عطا وقار
جس جا پڑے نبی (ﷺ) کے قدمؔ ربِ ذوالجلال! (حمد میں نعت۔ص۱۰۸)
ہے البلد میں قسم رب کی تو اس اس جا کی
جہاں جہاں نبی (ﷺ) پہنچؔ جہاں جہاں ٹھہرے (سرود نعت۔ص۱۰۲)

''عرفانِ نعت'' میں اس قسم کے حوالے سے مخمس کے پانچ بند پر مشتمل نظم ہے' جو پوری نقل کر رہی ہوں:

یہ مکہ ہےؔ اس جا پہ فضلِ احد ہے
یہ جائے سکینت ہے اور تا ابد ہے
یہ اسلام کا مرکزِ مستند ہے
ہر اک ذرہ اس شہر کاؔ معتمد ہے
سبب انت حلّ بهذا البلد ہے
جہاں کعبۃ اللہ ہےؔ یہ بلد ہے
یہاں داخلہ مغفرت کی سند ہے

باغِ جہاں کا گُل سرسبد ہے
قسم اس کی خود کھانے والا صمد ہے
سبب انت حلٌ بھذا البلد ہے

خدا نے جو مکّہ کو عظمت عطا کی
جو اس شہر پر رحمتیں ہیں خدا کی
بہت عظمتیں ہیں جو ام القریٰ کی
جگہ جو بنی بذل و جود و سخا کی
سبب انت حلٌ بھذا البلد ہے

جو مکّہ سے سرکار (ﷺ) آئے مدینہ
تو ساتھ آیا رحمت کا ہر اک قرینہ
نبی (ﷺ) لائے ہمراہ امن و سکینہ
مدینہ بنا عرشِ اعظم کا زینہ
سبب انت حلٌ بھذا البلد ہے

قسم البلد کی جو رب نے بیاں کی
تو اس کی حقیقت بھی اس نے عیاں کی
وہ مکّہ میں تھے تو قسم تھی وہاں کی
مدینہ میں آئے تو وہ تھی یہاں کی
سبب انت حلٌ بھذا البلد ہے (ص ۹۲-۹۳)

دو قسمیں

کھا کے سوگند ان کی جاں کی ان کے شہرِ پاک کی
طے کیا خلّاق عالم نے قسم کا مرحلہ (تسبیح نعت۔ص ۲۶)

لعمرک کہہ کے اور سوگند ان کے شہر کی کھا کر
ہمیں تعلیم دی رب نے کہ کھائیں ہم قسم کیسے (مدحت سرور ﷺ۔ص ۸۴)

سبحان الذی اسرا بعبدہٖ

''سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا'' (بنی اسرائیل ۱:۱۷) ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی''۔

ہے ''سبحان الذی اسرا بعبدہٖ'' سے یہ ظاہر
کہ تھی منظور حق کو آپ (ﷺ) کی اعزاز فرمائی (ورفعنا لک ذکرک۔ص ۱۷)

جب سے پڑھا کہ عبدہٗ ہیں میرے مصطفیٰ (ﷺ)
سر پر سوار ہو گئی ہے بندگی کی دھن (متاعِ نعت۔ص ۳۸)

جو ہے قرآن میں ارشاد سبحٰن الذی اسریٰ
خدا کی ہے خدا کو داد سبحٰن الذی اسریٰ
یہ سرِّ وصل ہے لیکن نہیں پوشیدہ دنیا سے (عرفانِ نعت۔ص ۱۲۵)
ہے معراجِ نبی (ﷺ) پر صاد سبحٰن الذی اسریٰ۔ (آٹھ میں سے دو شعر)

رضوان و اہلِ خلد پر بھی بے خودی رہی
ہر شے ''خوش آمدید'' نبی (ﷺ) میں لگی رہی
گردن ملائکہ کی نہ اُٹھی، جھکی رہی
اسرا کی رات چشمِ فلک دیکھتی رہی
پیشِ نبی (ﷺ) ثوابت و سیار سر بہ خم (مخمساتِ نعت۔ص ۱۹)

جو عبدہٗ تھے ان کو خدا لے گیا کہیں
قوسین میں تھے پہلے ہوئے اور بھی قریں

جھپکی تھی آنکھ دیکھ کر رب کو؟ نہیں نہیں!
ہوتا ہے اس سے عظمتِ سرکار (ﷺ) کا یقیں
قرآں میں جو بیان ہے اسرا کا واقعہ (مخمساتِ نعت۔ ص ۴۲)

والنجم اذا ھوٰی (النجم ۵۳:۱)

''اس چمکتے تارے کی قسم! جب وہ اُترا''۔

سورہ نجم میں معراج کی تفصیلات ملتی ہیں مسجدِ اقصیٰ تک کی سیر کی بات تو بنی اسرائیل میں ہے لیکن بہت سا اخفا آمیز افشا سورہ النجم میں ہے۔ اسی لیے شاعرِ نعت کہتے ہیں:

شبِ معراج کا ہے تذکرہ النجم و اسرا میں
ولیکن اس میں افشا بھی نظر آتا ہے اخفا بھی (نجو و تحیت۔ ص ۱۶)
ہے اس کا دھندلا سا خاکہ تو اک النجم سورہ میں
شبِ اسرا کی خلوت میں تھا جو آئینہ اُلفت کا (نجو و تحیت۔ ص ۷۳)
یہ اسرا میں رب و نبی (ﷺ) کا ملن تھا
وہ مشہود ہر دم یہ شاہد مسلسل (خداے شہ زمن۔ ص ۶۲)
کیا کہے محمود اسرا کی حقیقت میں کہ تھی
خلوتِ ربِ جہاں میں جلوتِ ربِ جہاں (خداے شہ زمن۔ ص ۹۴)
قربتِ پیغمبر (ﷺ) و خالق کا مخفی حال ہے
سورۂ والنجم و اسرا میں فقط اجمال ہے (ذوقِ مدحت۔ ص ۴۰)
حرمین میں تھی یا رہ اسرا میں آ گئی
خاکِ قدومِ شاہ (ﷺ) بنی کہکشاں مثال (ذوقِ مدحت۔ ص ۵۶)
ہم کو معلوم ہے صرف اتنا ہی یارو! جتنا
کھولا ''والنجم'' کی آیات نے رازِ معراج (ذوقِ مدحت۔ ص ۷۱)
سورہ ہائے نجم و اسرا پڑھ کے کھلتا ہے یہی
کچھ ہوئیں اس رات میں باتیں نیاز و ناز کی (مرقعِ نعت۔ ص ۴۴)

دنا فتدلّٰی (النجم ۵۳:۸)

''جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا''۔

باتیں خدا سے ان کی ہوئیں بالمشافہہ
ہے منظرِ ''دنا فتدلّٰی'' سلام کو (اشعارِ نعت۔ ص ۸)
کسی مَلک نے بھی پایا نہ آپ (ﷺ) کا پایہ
کوئی نہ اور سرِ لامکاں پہنچ پایا
نہیں ہے اور کوئی جو خدا کو دیکھ آیا
نبی (ﷺ) کو خلعتِ محبوبیت جو پہنایا
تو رب نے اُن کو مقامِ دَنَا پہ ٹھہرایا (مخمساتِ نعت۔ ص ۶۵)
بلوایا پئے دید انھیں قصرِ ''دنا'' میں
سرور (ﷺ) سے ہے خالق کا یہ اتمامِ محبت (ذوقِ مدحت۔ ص ۳۶)
حرفِ ''دنا'' سے رب و رسولِ کریم (ﷺ) میں
ظاہر ہُوا تعلقِ خاطر کا ارتقا (قندیلِ نعت۔ ص ۳۰)
جو فقرۂ ''دنا فتدلّٰی'' میں تھا نہاں
اس راز کو تو کوئی بھی افشا نہ کر سکا (سرودِ نعت۔ ص ۳۱)
بُوئے الفت اس طرح پھیلی ''دنا'' کے قصر میں
کِھل اٹھا اسرا کی خلوت میں بھی قربت کا گلاب (نجو و تحیت۔ ص ۱۹)
تجھے قصرِ ''دنا'' میں اس نے دیکھا
ترا محبوب (ﷺ) صادق ہے امیں ہے (نجو و تحیت۔ ص ۸۹)
اللہ کے حبیب (ﷺ) سے الفت کے باب میں
قربِ دنا کو مٹتا ہوا فاصلہ کہوں (خداے شہ زمن۔ ص ۳۳)
بوریے پر استراحت گھر میں کرتا پایئے
اور سرِ اسرا انھیں اوجِ ''دنا'' پر دیکھیے (اہتزازِ نعت۔ ص ۱۰)

فکان قابَ قوسین او ادنیٰ (النجم ۹:۵۳)

''تو ان میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا' بلکہ اس سے بھی کم''۔

اللہ نے جہاں پہ بلایا حبیب (ﷺ) کو
''قوسین'' ایک تجلۂ راز و نیاز ہے (بحرِ تجلیات۔ ص۸۶)

قربِ قوسین و دنا کی بات ہے
بنتا ہے جو دائرہ' لو جائزہ (کہکشانِ نعت۔ ص۲۷)

جانتے ہیں ربِ عالم کا جو اسلوبِ کلام
قربِ قوسین و دنا کو دائرہ کہنے کو ہیں (ذوقِ مدحت۔ ص۸۵)

فضلِ خالق نے سنایا ہے زمانے بھر کو
قصرِ قوسین میں بجتا ہوا سازِ معراج (ذوقِ مدحت۔ ص۷۱)

قرب نزدیک قوسین سے بھی ہوا
اٹھ گیا درمیاں سے حجاب اس قدر (منہاجِ نعت۔ ص۱۰۳)

قربتِ قوسین جب آئی گرفتِ فکر میں
جو بنا' وہ دائرہ بے انتہا اچھا لگا (صدائے نعت۔ ص۲۹)

شبِ اسرا خدا کے فضل سے سرور (ﷺ) نے سر کر لی
فکانَ قابَ قوسینِ کے ربطِ خاص کی منزل (کتابِ نعت۔ ص۷۹)

قابَ قوسین کی قربت سے بھی جو کم ٹھہری
یہ وہ قربت تھی کہ جائز ہوا اس کا اخفا (فردیاتِ نعت۔ ص۷۷)

دوریاں مٹ گئیں قوسین کی حد میں آ کر
ربّ نے اسرا کو نکالی جو ملن کی صورت (حرفِ نعت۔ ص۲۶)

اس کو ''او ادنیٰ'' کے حرفوں سے سمجھنا' دوستو!
جو ملا سرکار (ﷺ) کو خالق کی خلوت سے ثمر (کہکشانِ نعت۔ ص۲۶)

ہے ''او ادنیٰ'' کے اعلانِ خدائے پاک سے ظاہر
جڑا وحدانیت کے تار سے تارِ رسالت ہے (مشعلِ نعت۔ ص۱۸)

جنھوں نے قربِ ''او ادنیٰ'' کے بارے میں ذرا سوچا
وہ توصیفِ پیمبر (ﷺ) ہی کو تحمید و ثنا سمجھے (ذوقِ مدحت۔ ص۱۹)

جو دو کمانوں کی دوری تھی' وہ بھی دور ہوئی
خدا سے آپ (ﷺ) کی قربت اب اور کیا ہو گی (منہاجِ نعت۔ ص۹۶)

قصرِ ''او ادنیٰ'' میں قربِ حق کی پا کر منزلیں
کیسے نظارے کیے ''قوسین'' کے نوشاہ (ﷺ) نے (کتابِ نعت۔ ص۷۱)

''عرفانِ نعت'' میں غزل کی ہیئت میں دس اشعار اور مثلث کی صورت میں آٹھ بند اس موضوع پر ہیں:

روئیتِ باری ہوئی سرکار (ﷺ) کو تو ہو گیا
انحصارِ جلوتِ رب خلوتِ قوسین پہ
بند کر کے کارخانہ کائناتِ دہر کا

وار دی مالک نے دنیا قربتِ قوسین پہ (ص۱۲۷)

انبیاءؑ میں مصطفیٰ (ﷺ) کی افضلیت دیکھ لو
اپنے بندے کی طرف خالق کی رغبت دیکھ لو
قابَ قوسین اور او ادنیٰ کی قربت دیکھ لو

جو کہا قرآں میں حق نے ان کی بابت' دیکھ لو
اس طرح محبوبیت کی قدر و قیمت دیکھ لو
قابَ قوسین اور او ادنیٰ کی قربت دیکھ لو (ص۱۲۹)

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (النجم ۱۰:۵۳)

''رب نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی''۔

اوج قوسین میں جب رتبۂ اوحیٰ بخشا
کیا اعزاز انھیں قادرِ مطلق نے دیا (فروزیاتِ نعت۔ ص ۷۷)

کیا "فاوحیٰ" کے مفاہیم و مطالب ہیں، نہ پوچھ
اس حوالے سے تو فہم و علم ہے محدود تر (مشعلِ نعت۔ ص ۱۰)

"فاوحیٰ" سے یہ حقیقت خدا نے ظاہر کی
جو راز سب پہ نہاں تھے یہاں عیاں ٹھہرے (سرودِ نعت۔ ص ۱۰۲)

"فاوحیٰ" سے یہ اشارہ دیا ہے مالک نے
"دنا" کے قصر میں کب تھا دیا لیا محدود (مناسبِ نعت۔ ص ۸۰)

ہو گئی گود میں "فاوحیٰ" کی
میرے آقا (ﷺ) کی داخلی تعلیم (مصباحِ نعت۔ ص ۵۸)

"فاوحیٰ" کا ہے یہ مفہوم، اس کو مت کھوجو
جو بات آشنا سے ہے اور آشنا کی ہے (حمد میں نعت۔ ص ۶۵)

ما زاغ البصر وما طغیٰ (النجم ۵۳:۱۷)

"آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے بڑھی"۔

رویتِ باری میں کیا کردار تھا "ما زاغ" کا
راز یہ "والنجم" کے سورہ نے بے پردہ کیا (قندیلِ نعت۔ ص ۵۳)

وہ کچھ اندازۂ کیفیت "ما زاغ" کر لے گا
جو تر رکھتا ہے یادِ سرورِ عالم (ﷺ) میں مژگاں کو (تجلیاتِ نعت۔ ص ۲۰)

"ما طغیٰ، ما زاغ" کے فقروں سے واضح ہو گیا
رب کی رویت میں نبی محترم (ﷺ) کا انہماک (وارداتِ نعت۔ ص ۷۰)

"ما زاغ" و "ما طغیٰ" بھی "دنا" بھی کہا گیا
یا للعجب! محبتوں کا اس قدر اثر (تشبیحِ نعت۔ ص ۱۱۹)

جو دیکھ سکے ذاتِ احد اور نہ جھپکے
ایسا تو بس اک دیدۂ بینائے نبی (ﷺ) ہے (حرفِ نعت۔ ص ۲۹)

نہ جھپکیں اور نہ جھپکیں میرے آقا (ﷺ)! آپ کی آنکھیں
خدا کو آپ نے دیکھا شبِ اسرا نظر بھر کر (کتابِ نعت۔ ص ۱۱)

دیکھی جو ذاتِ حق تو نہ جھپکی نبی (ﷺ) کی آنکھ
اس پہ گواہ ہو گئیں قرآں کی آیتیں (تضامینِ نعت۔ ص ۳۲)

سرکار (ﷺ) آشنا ہیں "او ادنیٰ" کے راز سے
اور سرِّ "لن ترانی" طور آپ (ﷺ) ہی تو ہیں

مجھ کو قسم ہے ما طغیٰ کے نورِ پاک کی
دانندۂ غیاب و حضور آپ (ﷺ) ہی تو ہیں (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۹)

معترف اعدا بھی ہیں جن کی صداقت کے رشید
دیدۂ افلاک نے ایسا امیں دیکھا نہیں

آنکھ بھی جھپکی نہ جن کی دیکھ کر ذاتِ احد
نور ہیں وہ سر بسر، ان کا کوئی سایہ نہیں (قطعاتِ نعت۔ ص ۱۱)

"عرفانِ نعت" کی گیارہ اشعار کی نعت کے دو شعر دیکھیے:

جن کی مدّاحی میں آئی آیۂ "ما زاغ" ہے
وہ نگاہیں ہیں کہ جن میں سُرمۂ "ما زاغ" ہے

جو نہ بھٹکی اور نہ جھپکی رویتِ باری میں بھی
یہ نظر وہ ہے کہ جس پر تمغۂ ما زاغ ہے (ص ۱۳۲)

"قطعاتِ نعت" میں معراج النبی ﷺ کے زیرِ عنوان گیارہ قطعات ہیں، پہلا قطعہ یہ ہے:

آپ (ﷺ) کو شاہد کہا قرآن میں اللہ نے
آپ (ﷺ) ہیں ہر فرد کے اک اک عمل کو جانتے

کاملیت، اس شہادت کو ملی پھر اس طرح
ظاہری آنکھوں سے بھی خالق کو دیکھا آپ (ﷺ) نے (ص ۳۶)

کلیم اللہ اور حبیب اللہ ﷺ

حضور حبیب خالق ﷺ کی قربت و رویت کی ان سعادتوں کے ساتھ یاد آتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ (علیہ السلام) نے "رَبِّ ارنی اَنْظُرْ اِلیک" کہا کہ اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں تو جواب ملا: "لن ترانی" "تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ اور حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب قریب پہنچے تو "اُدن منّی" کا خیر مقدمی جملہ ملا۔ راجا صاحب کہتے ہیں:

جواب "لن ترانی" پانے والے، سوچتے ہوں گے
کہ معراجِ نبی (ﷺ) میں "ادنُ منّی" کی صدا کیا ہے (قندیلِ نعت۔ ص ۴۳)
سرِ عرشِ بریں جو "ادن منّی" کی صدائیں ہیں
یہی تو وصلِ محبوب و محبّ کی ابتدائیں ہیں (کتابِ نعت۔ ص ۱۰۹)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادیٔ مقدس میں بھی جوتے اتار دینے کا حکم ہوا: "فاخلع نعلیک" (طٰہٰ ۲۰:۱۲) اور بقول امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ حضور محبوبِ خدا (ﷺ) کو نعلین پاک اتارنے کا اذن نہیں دیا گیا:

علی راسِ ھٰذا الکونِ نعلُ محمّدٍ
علت فجمیع الخلق تحت ظِلالہٖ
لدی الطورِ موسٰی نودیَ اخلع و احمدُ
علی العرش لم یؤذن بخلعِ نعالہٖ

شاعرِ نعت راجا صاحب لکھتے ہیں:

ایک تھی وادی کی حرمت، ایک حرمت عرش کی
"فاخلع نعلیک" اور ہے اور "ادن منّی" ہے جدا (مشعلِ نعت۔ ص ۷۲)

وتعزروہ وتوقروہ (الفتح ۴۸:۹)

"اور ان (رسول ﷺ) کی تعظیم و توقیر کرو"۔

وعزّروہُ ونصروہ (الاعراف ۷:۱۵۷)

"اور ان کی عزت و تعظیم کریں اور انھیں مدد دیں"۔

کلامِ حق کو جو دیکھو تو اس نے فرمایا
"توقروہ" نبی (ﷺ) کے وقار کی خاطر (شعاعِ نعت۔ ص ۴۲)
کہ کر "توقروہ" سب اربابِ عشق کو
قرآن نے سکھائی ہے توقیر آپ (ﷺ) کی (صباحِ نعت۔ ص ۴۴)
تکریمِ مصطفیٰ (ﷺ) میں نہ کرتا کمی کوئی
اس پہ وعید آئی ہے ربِّ ودود سے (نیازِ نعت۔ ص ۴۴)
جو کرے گا دل سے تعظیمِ رسولِ محترم (ﷺ)
وہ نوازا جائے گا تکریم سے، توقیر سے (مرقعِ نعت۔ ص ۷۵)

۱۵ اشعار کی ایک نعت "عزروہ" ردیف کے ساتھ "عرفانِ نعت" میں شامل ہے، نمونہ دیکھیے:

جو بصیرت یاب ہے، وہ اس کو پڑھ کر مان لے
لوحِ محفوظِ محبت پہ لکھا ہے: عزروہ
راستہ یہ خالق و مالک نے دکھلایا ہمیں
از رہِ تکریمِ آقا (ﷺ) رہنما ہے عزروہ (ص ۲۰،۲۱)

ولو انھم رضوا ما اٰتٰھم اللہ ورسولہ......من فضلہ ورسولہ

التوبہ ۹:۵۹

"اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے دیے پر راضی ہوتے اور کہتے کہ اللہ کافی ہے اب ہمیں دیتا ہے اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) اپنے فضل سے"۔

شاعرِ نعت کہتے ہیں:

جو خدا یا مصطفیٰ (ﷺ) دے دیں کسی انسان کو
اس پہ راضی ہونا ہی ہر بات سے بہتر ہوا
اکتفا اس پہ کرو جو سرورِ کونین (ﷺ) دیں
سورۂ توبہ میں یہ ارشاد فرمایا گیا (قطعاتِ نعت۔ص۲۴)

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک ..... توابا رحيما

(النساء۴: ۶۴)

''اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! آپ کے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے استغفار چاہیں اور رسول (ﷺ) ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔

راجا صاحب نے کہا:

''ولو انہم'' جو کہا کبریا نے
دیا ہم سے عصیاں شعاروں کو مژدہ
سفارش ہماری کریں گے پیمبر (ﷺ)
قبول خدا لازماً ہو گی توبہ (قطعاتِ نعت۔ص۲۷)

''عرفانِ نعت'' کے ۹ میں سے تین اشعار یہ ہیں:

خدا نے نساء اور توبہ میں ہم کو
دیا ہے اشارہ ولو انہم کا
جو کر بیٹھے ہم ظلم جانوں پہ اپنی
تو ارشاد آیا ولو انہم کا
نبی (ﷺ) کے دیے پر نہ کیوں ہوں گے راضی
ملا ہے سہارا ولو انہم کا (ص۹۸،۹۹)

''قطعاتِ نعت'' میں ہے:

ظلم جانوں پہ جو کر بیٹھیں، کہا اللہ نے
حاضرِ دربارِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہوں اگر
عفو پھر چاہیں، سفارش ان کی فرمائیں حضور (ﷺ)
پھر وہ دیکھیں گے کہ ہے تواب خالق کس قدر (ص۲۴)

اس مفہوم کو شاعرِ نعت نے مختلف نعتوں میں بیان کیا ہے:

کبھی تم جو کر بیٹھو ظلم اپنی جاں پر
کرو عرض طیبہ میں آ کر نبی (ﷺ) کو (اوراقِ نعت۔ورق ۱۲)

درِ سرکار (ﷺ) پہ جا کر جو خدا سے کر لیں
دور کر دیتی ہے ہر ایک خرابی توبہ (اعجازِ نعت۔ص۶۷)

تم خطاؤں سے کرو توبہ درِ سرکار (ﷺ) پہ
دور ہو سکتا ہے اس صورت میں شامت کا عذاب (کہکشانِ نعت۔ص۷۶)

گزارش جا کے کرتا ہوں مدینے میں بیاں اپنی
تو سن لیتا ہے فریاد و فغاں ربِ جہاں اپنی (قندیلِ نعت۔ص۱۰)

آقا (ﷺ) کے در سے اپنے لیے لا سفارشیں
اس طرح مغفرت کی تو رب سے امید کر (تابشِ نعت۔ص۲۰)

درِ محبوبِ ربِ لم یزل (ﷺ) پہ آ پئے بخشش
اسے رکھا ہے سرکارِ جہاں نے وا پئے بخشش (بستانِ نعت۔ص۱۷)

کسی صورت میں کر بیٹھو جو کوئی ظلم جانوں پہ
درِ سرور (ﷺ) پہ جانا آپ استغفار سے پہلے (بستانِ نعت۔ص۵۵)

توبہ کے واسطے درِ سرکار (ﷺ) کو چلیں
تجویز ہم کو آئی ہے ربِ ودود سے (نیازِ نعت۔ص۲۳)

ان (ﷺ) کے در پہ جایئے پہلے سفارش کے لیے
اس طرح ممکن ہے مقبولیت استغفار کی (مرقع نعت۔ ص ۵۹)

کر چکا ہے اگر ظلم تو جان پہ، سامنے ہے نبی (ﷺ) کا در ور گزر
چشمِ نادم سے دستِ کرم چوم کر، دامنِ عفو تو دل سے تھام آپ کا (عنایت نعت۔ ص ۳۳)

توبہ کی قبولیت کی پہلی شرط "جاء وک" ہے اس نسخۂ اکسیر کا ذکر نعوتِ محمود میں جابجا ملتا ہے:

"جاء وکَ" کے باعث ہے قبولیتِ توبہ
اک حرفِ تسلی یہ پشیماں کے لیے ہے (ذوقِ مدحت۔ ص ۶۵)

حرف "جاء وک" کو اپنے لیے کافی کہیے
اس کو مضمونِ عنایات کی سُرخی کہیے (سرود نعت۔ ص ۱۶)

ہم کو خوشخبری ملی "جاء وک" کے الفاظ سے
عاصیوں کی کب سوا آقا (ﷺ) کے در کے، ٹھور ہے (نیازِ نعت۔ ص ۳۴)

در سرور (ﷺ) پہ جب "جاء وکَ" کے ارشاد پر آئے
پیامِ رستگاری آیا استغفار کرتے ہی (اوراقِ نعت۔ ورق ۱)

"جاء وک" کا فرمانِ الٰہی ہے نظر میں
یوں کعبۂ مقصود ہے سرکار (ﷺ) کی دہلیز (شہرِ کرم۔ ص ۱۰۲)

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳:۳۱)

"آپ فرما دیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا"۔

شاعرِ نعت نے اس کی منظوم ترجمانی یوں کی:

جس کی خواہش ہے کہ ہو الفت اسے اللہ سے
نقشِ پائے مصطفیٰ (ﷺ) اپنائے، رب نے یہ کہا

ہو گیا ایسا تو اتنا ہو گیا خوش بخت وہ
خود محبت اس سے خلاقِ جہاں فرمائے گا (قطعاتِ نعت۔ ص ۴۴)

"عرفانِ نعت" میں صنعتِ ذوقافیتین میں ۱۲ اشعار کی ایک نعت کے علاوہ پانچ بند کی ایک نعتیہ نظم بھی ہے:

فوز و فلاح کی ضامن ہے تو طاعت میرے آقا (ﷺ) کی
زندگی بھر پر گر سوچو تو "فاتبعونی" پھیلا ہے
فاتبعونی حال جو ہو تو مستقبل فردوس ہوا
حال اگر چاہت کا ہو تو فاتبعونی فردا ہے
ان کی طاعت رب کی طاعت سے مشتق محمود ہوئی
رازِ حقیقت کو کھوجو تو فاتبعونی افشا ہے (ص ۱۰۸۔۱۱۰)

تو اگر پڑھ لے کلامِ خالقِ ارض و سما
تجھ کو لگ جائے محبت کی حقیقت کا پتا
مرکزِ الفت جو ہے تو اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ)
متبع جو ہیں، انھیں یحببکم اللہ کہا
جو نقوشِ پائے سرکار دو عالم (ﷺ) پر چلا
قابلِ عفو اس کی گردانی گئی ہر اک خطا
خالقِ عالم محبت اس سے خود فرمائے گا
متبع جو ہیں، انھیں یحببکم اللہ کہا (ص ۱۱۱)

کچھ مزید اشعار دیکھیے جن میں اسی آیۂ مبارکہ کا اثر ہے:

خود خدائے پاک سے الفت کا تمغہ لیجیے
اتباعِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کر دیکھیے (اہتزازِ نعت۔ ص ۱۰)

جو پیمبر (ﷺ) کی پیروی میں چلے
پائے رب سے وہ خلعتِ الفت (اہتزازِ نعت۔ ص ۲۳)

اللہ کو کیوں اس سے نہ ہو جائے محبت
جو شخص بھی آقا (ﷺ) کا ہوا تابع فرماں (منہاج نعت۔ ص ۸۷)

جسے ہو افتخار اتباع مصطفیٰ (ﷺ) حاصل
محبّ اس خوش مقدر آدمی کا خود خدا ہو گا (دیارِ نعت۔ ص ۱۳)

اس سے الفت خالق کونین کو ہو جائے گی
جو کرے سرکار والا (ﷺ) سے اطاعت کا سلوک (مدح سرکار ﷺ۔ ص ۷۵)

متبع آپ کا اللہ کا ٹھہرا محبوب
رب کو اک اک عمل آپ کا بھایا کیسا (حرفِ نعت۔ ص ۱۱)

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی (الانفال ۸:۱۷)

''اور وہ خاک آپ نے نہیں پھینکی جو آپ نے پھینکی بلکہ وہ اللہ نے پھینکی''۔

مٹھی بھر وہ سنگ ریزے آپ نے پھینکے نہ تھے
بدر کی جنگاہ میں پھینکے تھے جو سرکار (ﷺ) نے

یہ عمل میں نے کیا تھا' آپ کہتا ہے خدا
جس کے باعث زک اٹھائی لشکرِ کفار نے (قطعاتِ نعت۔ ص ۲۸)

معنٰی سمجھ لے جس کی نظر ما رمیت کا
اس کو ملے گا کحلِ بصر ما رمیت کا

آقا (ﷺ) کا ہاتھ دستِ خدائے کریم ہے (عرفانِ نعت۔ ص ۳۱۔
کر ورد تو بھی شام و سحر ما رمیت کا (۱۳ شعروں میں سے دو)

جب بدر کے مقام پہ کفار ہر گئے
تھا ما رمیت کا یہ برابر کا معجزہ (کہکشاں نعت۔ ص ۶۲)

دستِ سرور (ﷺ) نے جو پھینکے مٹھی بھر کنکر ادھر
بدر میں ہلچل مچی ہر دستۂ کفار میں (مینائے نعت۔ ص ۳۲)

ما رمیت آپ (ﷺ) کے بارے میں جو خالق نے کہا
کوئی دیکھو تو' ہے کیا اس میں اشارہ موجود (اوراقِ نعت۔ ورق ۵۳)

کھلتا ہے ما رمیت کے اسلوب خاص سے
محبوب (ﷺ) سے خدائے جہاں کا معاملہ (حدیثِ شوق۔ ص ۴۷)

کھولے ہیں ما رمیت نے اسرار حق تمام
کہتا ہے کون یہ کہ خدا سے جدا ہیں آپ (ﷺ) (حدیثِ شوق۔ ص ۹۲)

پڑھتا رہ ''ما رمیت' ما ینطق''
راز کو راز رکھ' نہ افشا کر (تسبیحِ نعت۔ ص ۱۱۷)

وما ینطق عن الھوٰی. ان ھو الا وحیٌ یوحٰی (النجم ۵۳:۳۔۴)

''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے' وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے''۔

''عرفانِ نعت'' کی گیارہ اشعار کی نعت کے دو شعر درج ذیل ہیں:

کیا نہیں خالق کی یہ الفت رسول اللہ (ﷺ) سے
آپ (ﷺ) کی تکریم کا سامان ما ینطق نہیں

جب رسول پاک (ﷺ) محبوب خدائے پاک ہیں
اس علو کی حجت و برہان ما ینطق نہیں (ص ۳۴، ۳۵)

''وما ینطق'' کے اعلانِ خدائے پاک و برتر سے
کہا اللہ کا ہے سرور کل (ﷺ) کا کہا گویا (کہکشاں نعت۔ ص ۵۸)

''ما ینطق'' کا معنی و مفہوم ہے یہی
فرمان جو نبی (ﷺ) کا' وہی کبریا کا تھا (متاعِ نعت۔ ص ۳۹)

''ما ینطق'' سے ربِ جہاں نے بتا دیا
مبنی بہ وحی کرتے تھے سرکار (ﷺ) گفتگو (سرودِ نعت۔ ص ۷۳)

یہی اعلانِ ارشادِ وما ینطق سے ظاہر ہے
ہے گفتارِ رسالت ہی تو گفتارِ الوہیت (حمد میں نعت۔ص۴۰)

مفتاحِ رازِ آیۂ ما ینطق میں ہے
محمود بات رب کی ہے، تقریر آپ کی (صباحِ نعت۔ص۴۴)

ما ینطق کے حکمِ خدا سے عیاں ہے یہ
الہام کا ہے سلسلہ سرکار (ﷺ) کی حدیث (صباحِ نعت۔ص۴۷)

راز ما ینطق سے کھولا ہے کلام اللہ نے
بات بات آقا (ﷺ) کی ہے نطقِ الٰہی ہو بہو (اوراقِ نعت۔ورق۱۵)

حرف تھا وہ خدائے برتر کا
جو نبی (ﷺ) کی زبان سے نکلا (دیارِ نعت۔ص۷)

ان میں تفاوتوں سے بچ، دونوں ہی حق ہیں، دونوں سچ
کہ ہے غفور کا کہا میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات (قندیلِ نعت۔ص۵۲)

قولِ سرکار (ﷺ) ہے رب کا فرمان بھی
دو اسے چاہے تم کوئی عنوان بھی (بستانِ نعت۔ص۷۹)

جو حیثیت ہے حکمِ حضرتِ خلاقِ عالم کی
وہی ہے مرتبہ فرمانِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا (وارداتِ نعت۔ص۸۵)

ان (ﷺ) کے فرماں کو حکمِ رب کہنا
یہ تو قرآں سے استفادہ ہے (تسبیحِ نعت۔ص۷۲)

وہی ٹھہرا کہا جب کبریا کا
پیمبر (ﷺ) کے کہے کو کون پہنچے (احرامِ نعت۔ص۳۱)

ہر اک بات آقا و مولا (ﷺ) کی ہے الہام پر مبنی
ہر ارشاد ان کا ہے اللہ کے پیغام پر مبنی (مدحتِ سرورﷺ۔ص۴۴)

بات ان کی فرمانِ خدا
"ان ھو الّا وحیٌ یوحٰی" (مدحِ سرکارﷺ۔ص۸۹)

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ. ید اللّٰہ فوق ایدیھم

(الفتح ۴۸:۱۰)

"وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے"۔

"عرفانِ نعت" کے دس اشعار میں سے دو:

ہاتھ رب کا یا نبی (ﷺ) کا فوق ایدیھم رہا
ایک پردۂ اس کا افشا فوق ایدیھم رہا

اس کو دستِ خالق و مالک کہا اللہ نے
ان (ﷺ) کا جو دستِ توانا فوق ایدھم رہا (ص۳۷)

شجر کے نیچے موقع بیعتِ رضواں کا تھا جس میں
مقامِ ارفع نظر آیا رسول اللہ (ﷺ) کے ید کا (احرامِ نعت۔ص۳۹)

بیعتِ رضواں تھی آقا (ﷺ) سے کہ تھی اللہ سے
ہاتھ جو اصحابؓ کے ہاتھوں پہ تھا، وہ کس کا تھا؟

بھید یہ معلوم تھا کس کو سوا اللہ کے
اور اس نے راز یہ قرآں میں افشا کر دیا (قطعاتِ نعت۔ص۲۸)

"فوق ایدیھم" نے دستِ مصطفٰی (ﷺ) کو شان دی
دستِ رب اس کو بہ فرمانِ خدا ہم نے کہا (اعتزازِ نعت۔ص۷۰)

"فوق ایدیھم" سے یارو! یہ حقیقت کھل گئی
ہاتھ ہے سرکار (ﷺ) کا دستِ الٰہی ہو بہو (منتشراتِ نعت۔ص۷۰)

کیوں رب کا ہاتھ دستِ نبی (ﷺ) کو نہ میں کہوں
واضح ترین فقرۂ قرآں کے باوجود (کہکشانِ نعت۔ص۷۴)

ید قیوم و قادر ہاتھ ہے سرکار والا (ﷺ) کا
لبِ قرآنِ خالق پہ یہ اک حرف حقیقت ہے (مشعلِ نعت۔ص ۱۵)

کس لیے ٹھہرا نبی (ﷺ) کا ہاتھ دستِ کبریا
آپ (ﷺ) جانیں یا خدا جانے حقیقت راز کی (مرتعِ نعت۔ص ۴۴)

ہاتھ ان کا ہاتھ ربِ جہاں کا کہا گیا
کوئی بتائے کیا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں (التفاتِ نعت۔ص ۷۰)

دستِ خدا ہے سرورِ عالم (ﷺ) کا ہاتھ کیوں
افشا ہوا نہ ہو گا کبھی یہ وہ راز ہے (بیانِ نعت۔ص ۸۲)

وما ینطق.....ید اللہ فوق ایدیھم

ہاتھ ان کا ہاتھ رب کا' بات رب کی ان کی بات
اور یہ سب کچھ بہ تائید خدا ہم نے کہا (اعتزازِ نعت۔ص ۷۰)

نبی (ﷺ) کے ہاتھ کو خالق جب اپنا ہاتھ کہتا ہے
تو حامل وحی رب کی ہے' جو گفتارِ رسالت ہے (مشعلِ نعت۔ص ۱۸)

کیا دستِ مصطفیٰ (ﷺ) و خدا ہیں الگ الگ
قولِ نبی (ﷺ) جو ہے' وہ کیا رب کا کہا نہیں (سرودِ نعت۔ص ۲۱)

بات ان کی خالق کی' ہاتھ ان کا مالک کا
ہیں کلامِ خالق میں یہ نکات آئینہ (نیازِ نعت۔ص ۷۷)

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (الانفال ۸:۳۳)

"اور اللہ کا کام نہیں کہ جب تک آپ ان میں ہیں' وہ انھیں عذاب دے"۔

"عرفانِ نعت" کے ۹ اشعار میں سے چند یہ ہیں:

رحمتِ آقا (ﷺ) کو کرنا تھا "الم نشرح" اسے
ان کو خالق نے کہا ہے انت فیھم اس لیے

رحمتِ جملہ عوالم سرور و سرکار (ﷺ) ہیں
ناصر و یاور ہوا ہے انت فیھم اس لیے

ہم کو بھی بچنا ہے دنیا میں عذابِ خاص سے
اپنا بھی تو آشنا ہے انت فیھم اس لیے (ص ۱۱۸)

"انت فیھم" کی ملی ہم کو نوید جانفزا
تو عذابِ رب سے ہم کو مل گئی ہے مخلصی (تقاضائے نعت۔ص ۲۲)

بچ گئے ہیں تو "انت فیھم" سے
بدعمل ورنہ بنتے چوپائے (مدحِ سرکار ﷺ۔ص ۱۱۲)

انھیں پہلی جو تھیں' ان پہ عذاب آتے رہے
امتِ سرکار (ﷺ) پہ لیکن عذاب آتا نہیں

وجہ اس کی یہ ہے کہ آقا (ﷺ) کی امت کے سوا
"انت فیھم" سے کسی کا مستقل ناتا نہیں (تقدساتِ نعت۔ص ۲۲)

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (الزمر ۳۹:۵۳)

"آپ فرما دیجیے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو"۔

"عرفانِ نعت" میں "یعبادی" اور "لا تقنطوا" کی ردیفوں کے ساتھ ۹ اور ۱۲ اشعار کی دو نعتیں ہیں:

ہم کو پیغمبر (ﷺ) کے لب نے یعبادی کہ دیا
رحمتِ حق کے سبب نے یعبادی کہ دیا

کس لیے ہم رب کی رحمت سے بھلا نومید ہوں
جب ہمیں محبوبِ رب (ﷺ) نے یعبادی کہ دیا (ص ۱۱۳)

اپنی جانوں پہ اگر ہم سے ہُوا ہے ظلم بھی
حل کرے گی مسئلے خوشخبریٔ لا تقنطوا

"یٰعبادی" میرے آقا (ﷺ) نے ہمیں فرما دیا
مل گئی اس واسطے خوشخبریٔ لا تقنطوا

رحمت و رافت ہیں آقا (ﷺ)، اس لیے خالق سے لی
اپنے بندوں کے لیے خوشخبریٔ لا تقنطوا (ص ۱۱۵، ۱۱۷)

"یٰعبادی" کے جو ہیں مصداق، وہ خوش بخت ہیں
ان کو نومیدی ہو کیسے رحمتِ خلاق سے

دیکھنا یہ ہے، کسھیں اعزاز یہ بخشا گیا
صرف ان کو، جو مرے سرکار (ﷺ) کے بندے ہوئے (قطعاتِ نعت۔ ص ۳۲)

نبی (ﷺ) کا بندہ کیوں ہو ناامید رحمتِ خالق
کہیں اس کو جو ازبر آیۂ "قل یٰعبادی" ہو (اشعارِ نعت۔ ص ۱۱)

نبی (ﷺ) کا بندہ ہوں، رحمت سے نا امید نہیں
ہے "یٰعبادی" جو "لا تقنطوا" کے ماتھے پہ (دیوانِ نعت۔ ص ۳۸)

شمار آقا (ﷺ) کریں مجھ کو خطابِ "یٰعبادی" میں
اور آئے سامنے لا تقنطوا تو نعت کہتا ہوں (سرودِ نعت۔ ص ۸۱)

جو بندے ان کے تھے، وہ آ گئے رحمت کے سایے میں
لبِ سرکار (ﷺ) سے جب فقرۂ لا تقنطوا نکلا (ذوقِ مدحت۔ ص ۲۹)

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی (الضحیٰ ۵:۹۳)

"بے شک عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے"۔

"عرفانِ نعت" میں "فترضٰی" ردیف کی نعت ۱۳ اشعار پر مشتمل ہے۔ دو شعر دیکھیے:

کمال عطائے خداوندِ عالی
جمال صدائے محبت فترضٰی

برائے رضائے حبیبِ خدا (ﷺ) ہے
محبت کی بُرہان و حجت فترضٰی (ص ۳۶)

"قطعاتِ نعت" میں ہے:

جو کہا اپنے حبیبِ پاک (ﷺ) کو قرآن میں
عزت اس سے بڑھ کے، خالق سے کوئی پائے گا کیا
"اس سے راضی ہو ہی جائیں گے بالآخر آپ بھی
آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا" (ص ۲۵)

دیگر مجموعہ ہائے نعت میں بھی جھانکیے:

سوچا جو فترضٰی کے مفاہیم پہ ہم نے
اللہ کو پایا ہے کہ راضی بہ رضا تھا (مشعلِ نعت۔ ص ۵۲)

یوں تو سرکا ہے فترضٰی سے ذرا سا پردہ
پہ ہمارے لیے اللہ نے رکھا پردہ (صباحِ نعت۔ ص ۱۶)

ہے یہی پیار کا، الفت کا، عطا کا مفہوم
رب نے کھولا ہے فترضٰی سے رضا کا مفہوم (تسبیحِ نعت۔ ص ۷۹)

دیکھو الفت کے یہ حالات لطیف و نازک
ہیں فترضٰی کے اشارات لطیف و نازک (احرامِ نعت۔ ص ۲۴)

قد نریٰ تقلب وجھک......شطر المسجد الحرام (البقرہ ۲: ۱۴۴)

"ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں، تو ضرور ہم آپ کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جس میں آپ کی خوشی ہے، آپ اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیں"۔

''عرفانِ نعت'' کی ایک نعت کے چند ابتدائی مصرعے دیکھیے:

کہا سرکار والا (ﷺ) کو قبول وجھک حق نے
جونہی کعبے کو چہرہ اپنا لوٹایا پیمبر (ﷺ) نے
جو اُن کے مقتدی تھے وہ بھی پھر پھر اور کیا کرتے
مرے آقا (ﷺ) نے منہ موڑا جو اپنا بیت مقدس سے
نبی (ﷺ) کے پیچھے کعبے کو صحابہؓ پھر گئے سارے
پیمبر (ﷺ) کی تمنا پر جو حکمِ کبریا آیا
ادائی آ نہ سکتی تھی صلوٰۃِ ظہر کے آڑے (ص ۴۲)

دو تین اشعار دیکھ لیں تا کہ ''ترضھا'' کی بات کی جائے:

قرآں میں ''قد نری'' کو پڑھو تو عزیزِ من!
تحویلِ قبلہ کیا نبی (ﷺ) کا فیصلہ نہیں (سرودِ نعت۔ص ۴۲)

ان کی مرضی پر بدل ڈالا گیا قبلہ وہیں
کی تمنا جب نبی (ﷺ) نے سُوئے گردوں دیکھ کر (ذوقِ مدحت۔ص ۸۲)

خدا نے قبلہ بدل ڈالا ان کی خواہش پر
اٹھا نماز میں سُوئے فلک جو رُوئے رسول (ﷺ) (وارداتِ نعت۔ص ۳۲)

نمازِ ظہر کے عالم میں حضورﷺ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کر کے اپنی خواہش کی پذیرائی چاہنا' اللہ تعالیٰ کو یوں پسند آیا کہ فوری طور پر قبلہ بدلنے کی تمنا پوری کر دی۔ دیکھیے شاعرِ نعت اس ایک مضمون کو بار بار کس طرح دہراتے ہیں:

یہ ترضھا کے ارشادِ الوہی سے ہے مترشح
بہت احساس رہتا ہے خدا کو ان (ﷺ) کی مرضی کا (منہاجِ نعت۔ص ۴۲)

جو ترضھا کے اسرار و خواہش پر نظر کیجیے
تو کعبہ قبلہ کرنے کو نبی (ﷺ) کا فیصلہ کہیے (سرودِ نعت۔ص ۱۵)

طرۂ اعزاز کی صورت میں ترضھا جو تھا
وہ کلاہِ سیدِ کون و مکاں (ﷺ) میں آ گیا (سرودِ نعت۔ص ۳۷)

پڑھ کے ترضھا کلامِ خالقِ کونین میں
ان (ﷺ) کی خوشنودی کو خالق کی رضا ہم نے کہا (اعتراز نعت۔ص ۷۰)

حرفِ ترضھا کے مفہوم و معانی سے مجھے
قبلہ کی تحویل میں سرکار (ﷺ) کا منشا لگا (صدائے نعت۔ص ۲۵)

تحویلِ قبلہ کے عنوان سے راجا صاحب کے مضامین کی ندرت کے کئی انداز سامنے ہیں:

تحویلِ قبلہ تک سے یہ اظہار ہو گیا
چاہا جو کچھ حضور (ﷺ) نے' ہو کر وہی رہا (ذوقِ نعت۔ص ۵۴)

بات تھی تحویلِ قبلہ کی تو ترضھا کہا
لم یزل کا پیار جس سے آشکارا ہو گیا (ذوقِ مدحت۔ص ۱۹)

یہ حقیقت تو عیاں تحویلِ قبلہ سے ہوئی
مصطفیٰ (ﷺ) کا خالقِ عالم نے ہر کہنا کیا (منہاجِ نعت۔ص ۹۲)

تھی اہم تحویلِ قبلہ میں رضائے مصطفیٰ (ﷺ)
اس پہ دیکھو ہے کتابِ خالقِ اکبر دلیل (منہاجِ نعت۔ص ۳۰)

خواہشِ محبوب (ﷺ) پر قبلہ بدل کر دوستو!
رب کو اپنا فیصلہ بے انتہا اچھا لگا (صدائے نعت۔ص ۲۸)

بجائے اقصیٰ جو کعبہ ہمارا قبلہ ہُوا
نظر میں لائیے اس فیصلہ کا پس منظر (چاشنی نعت۔ص ۳۸)

یوں قبلے کی تحویل کا اعلان ہُوا ہے
خالق نے کہا ہے کہ میں راضی بہ رضا ہوں (عنایتِ نعت۔ص ۶۴)

بدلا کے قبلہ یہ اللہ نے کیا ثابت
کہ اصل بات ہی سرکار (ﷺ) کی رضا کی ہے (حمد میں نعت۔ ص ۶۶)

ہے وضاحت سے بیاں سورۂ البقرہ میں
قبلہ بدلا گیا سرکار (ﷺ) کا منشا پا کر (صباحِ نعت۔ ص ۳۳)

تحویلِ قبلہ پہ تو یہی سوچتا ہوں میں
اس کو رضائے رب کہ نبی (ﷺ) کی رضا کہوں (خدائے عزوجل۔ ص ۳۴)

میں نے چاہا بھی تو قبلہ کیوں نہیں بدلا ابھی
سر اٹھا کر مصطفیٰ (ﷺ) یوں دیکھتے تھے بار بار

"جس طرف جی چاہتا ہے، منہ ادھر کو پھیر لے"
میرے خالق نے کہا، محبوب (ﷺ)! مت ہو بے قرار (لمعاتِ نعت۔ ص ۲۵)

کیا نرالا پیار کا اسلوب ترضٰھا رہا
دوسری سورہ میں یہ کیا خوب ترضٰھا رہا
بیتِ مقدس اور کعبہ میں ہوا جو انتخاب (عرفانِ نعت۔ ص ۴۴۔
کون سا قبلہ رہا محبوبؐ ترضٰھا رہا آٹھ اشعار میں سے)

"فترضیٰ" اور "ترضٰھا" کے بطن میں رضائے محبوب (ﷺ) جلوہ گر ہے:

دیکھیں حبیبِ پاک (ﷺ) کی رب نے ادائیں خوب
اچھی لگی ہیں اس کو نبی (ﷺ) کی رضائیں خوب (قندیلِ نعت۔ ص ۱۱)

خدا نے بیشتر کاموں سے پہلے پوچھا سرور (ﷺ) سے
بتا محبوب تو، اس باب میں تیری رضا کیا ہے (قندیلِ نعت۔ ص ۲۳)

مرضی محبوب (ﷺ) کی بنتی ہے خود اس کی مرضی
اتنا اللہ کو آتا ہے محبت کرنا (قندیلِ نعت۔ ص ۵۹)

رضائے مصطفیٰ (ﷺ) کو رب عطا کرتا ہے اہمیت
جو خواہش ہو نبی (ﷺ) کی اس کو رب کا فیصلہ سمجھو (متاعِ نعت۔ ص ۱۴)

یہ علم ہے کہ ان کی رضا رب کی ہے رضا
کیا ہے مرے نبی (ﷺ) کی حقیقت پتا نہیں (سرودِ نعت۔ ص ۴۲)

خود خدا ان کی رضا کو فوقیت دیتا رہا
ہم سپر ڈالیں نہ کیوں ان کی رضا کے سامنے (مرقعِ نعت۔ ص ۸۱)

قرآن پڑھا ہم نے تو پائی ہی نہیں ہے
خالق کی رضا آپ (ﷺ) کے منشا کے علاوہ (عنایاتِ نعت۔ ص ۳۷)

بتا دیے ہیں زمانے کو کھل کے خالق نے
کیے ہیں فیصلے جو مرضیِ پیمبر (ﷺ) پہ (التفاتِ نعت۔ ص ۱۸)

اہمیت محبوب کی مرضی کو جب دیتا ہے وہ
اور بھی کچھ چاہیے خالق کی چاہت کا ثبوت (حمد میں نعت۔ ص ۹۵)

قبلہ کعبے کو بنایا ہے تو رب نے اس میں
سامنے سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی رضا رکھی ہے (مینائے نعت۔ ص ۹۷)

بہت سی آیتوں کے متن سے یہ واضح ہے
رہی ہے رب کو بھی خوشنودیٔ نبی (ﷺ) کی طلب (صباحِ نعت۔ ص ۶۳)

خداوندِ مکان و لامکاں نے صاد فرمایا
دکھائی جب کہیں آقا (ﷺ) نے مرضی ایک لمحے کو (اوراقِ نعت۔ ورق ۲۴)

رضائے رسول ﷺ کی اہمیت اپنی جگہ لیکن دوسری طرف رب کی رضا کو مقدم رکھنے کی صورت دیکھیں:

رب تو محبوب (ﷺ) کی مرضی کو اہم کہتا تھا
پھر بھی سرکار (ﷺ) نے فرمائی نہ اپنی مرضی (چاشنیِ نعت۔ ص ۹۷)

اس سارے معاملے کا امتِ مصطفیٰ (ﷺ) پر کیا اثر ہونا چاہیے:

مجھے خوشنودیٔ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی خواہش ہے
یہی سیکھا ہے اختر نے کلامِ ربِّ اکبر سے (تجلیاتِ نعت۔ ص ۱۵)

جنابِ شاعرِ نعت نے ''فترضی'' اور ''ترضھا'' کے ساتھ ''ورفعنا لک ذکرک'' میں ''لک'' میں مظہر ''رضا و خوشنودئ حضور (ﷺ)'' کو بھی یاد رکھا ہے:

کیا ''لکَ'' سے اور فترضی سے یہی ظاہر نہیں
کبریا کو بھی تمنا ہے رضا کی آپ (ﷺ) کی (کتابِ نعت۔ ص۱۹)

فترضی سے جو ان پر رب کی ہیں خوشنودیاں ظاہر
رفعنا کی شہادت ہے کہ رفعت ختم ہے ان پر (احرامِ نعت۔ ص۵۳)

فترضی ہے عطا' تحویلِ قبلہ' ذکر کی رفعت
خدا کو ہر جگہ منظور حضرت (ﷺ) کی رضائیں ہیں (کتابِ نعت۔ ص۱۰۹)

جاری و ساری ہے جو ہر عالمِ ایجاد میں
مرضیِ آقا' رضائے سیدِ ابرار (ﷺ) ہے
ذکر کی رفعت ہو یا تبدیل ہو قبلے کا رُخ
مقصدِ خالق فقط خوشنودئ سرکار (ﷺ) ہے (قطعاتِ نعت۔ ص۲۵)

قبلہ راجا صاحب اس صورتِ حال کو حضور ﷺ کے اختیار کا نتیجہ بھی قرار دیتے ہیں:

مرضی پہ ان (ﷺ) کی' فیصلے کرتا رہا خدا
احصاء نہ کر سکے گا کوئی اختیار کا (ذوقِ مدحت۔ ص۱۰)

ان کی رضا جو چاہے ہر اک باب میں خدا
کیونکر نہ اختیار ہوں سب مصطفیٰ (ﷺ) کے پاس (مینائے نعت۔ ص۱۲)

یایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا (البقرہ۲: ۱۰۴)

''اے ایمان والو (انھیں) ''راعنا'' نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور (ﷺ)! ہم پر نظر فرمائیں''۔

''عرفانِ نعت'' کی ۱۵ اشعار کی نعت میں سے تین اشعار دیکھیں:

شکرِ خلاقِ جہاں! اقلیمِ حرف و لفظ پر
تا قیامت حکمراں ہے لا تقولوا راعنا

لفظ ناجائز ہے' گر صوتی اثر اچھا نہ ہو
یوں' یہ حکمِ جاوداں ہے لا تقولوا راعنا

حرمتِ ناموسِ آقا (ﷺ) پہ یقیں کے واسطے
ماورائے ہر گماں ہے لا تقولوا راعنا (ص۲۳'۲۴)

شاعرِ نعت کہتے ہیں:

ارشادِ خدا ہے کہ نہ ''راعی'' انھیں کہنا
انسان ہیں سب ان کی رعایا تو یقیناً (کہکشانِ نعت۔ ص۳۷)

مصطفیٰ (ﷺ) ''راعی'' نہیں' مالک تو ہیں
کرتے ہیں اپنی رعایا کی مدد (اہتزازِ نعت۔ ص۵۲)

''لا تقولوا راعنا'' کے ساتھ ''انظرنا'' کی بات
یہ بتاتی ہے کہ کوئی لفظ ایسا مت کہو
جو فروتر رتبۂ محبوبِ حق (ﷺ) سے ہو ذرا
یا مطابق شانِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے نہ ہو (قطعاتِ نعت۔ ص۲۲)

الطاف حسین حالی نے ''مسدس'' میں حضور (ﷺ) کے لیے ''راعی'' کا لفظ استعمال کرلیا۔ احتمال یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان کے سامنے نہ ہوگا' لیکن ''مسدسِ حالی'' کو نعت کا معیار قرار دینے والے اپنی سی کیے جا رہے ہیں' البتہ شاعرِ نعت نے کہا:

''راعی'' آقا (ﷺ) کو ''مسدس'' میں جو حالی نے کہا
ہو جو نادانستگی میں بھی تو گستاخی ہے یہ
لازمی ٹھہرایا خالق نے جب اس سے احتراز
حبطِ اعمالِ صحیحہ کے لیے کافی ہے یہ (قطعاتِ نعت۔ ص۲۰)

یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم......وانتم لا تشعرون (الحجرات۴۹: ۲)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (ﷺ) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے

حضور چلا کرنہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمھارے اعمال اکارت نہ جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو"۔

"عرفانِ نعت" کے سات میں سے دو بند دیکھیں:

رب نے جو لا ترفعوا اصواتکم فرما دیا
ہاتھ میں اہلِ ولا کے عشق کا جھنڈا دیا
عظمتِ سرکار (ﷺ) کا ہم کو سبق سکھلا دیا
یوں ہمیں درسِ مدیحِ آقا و مولا (ﷺ) دیا

رب نے جو لا ترفعوا اصواتکم فرما دیا
تو لغاتِ الفتِ محبوب (ﷺ) کو معنٰی دیا
نام لیواؤں کو عشقِ طیبہ و بطحا دیا
اور مذاقِ حق شناسی بھی دریں اثنا دیا (ص ۱۰۰۔۱۰۱)

"قطعاتِ نعت" میں اس آیہ کریمہ کے اثرات دیکھیے:

سورۂ نور اور الحجرات میں آیا ہے یہ
مت بڑھو آگے خدا سے اور رسولِ پاک (ﷺ) سے
جس طرح اک دوسرے کو تم بلاتے ہو کہا
یوں نہ آقا (ﷺ) کو پکارو کام لو ادراک سے (ص ۲۳)

چیخ کر ان کو پکارو تم نہ تم آواز دو
پست آوازیں رکھو سرکار (ﷺ) کی آواز سے
احترامِ سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) کے درس میں
کبریا نے حکم فرمایا ہے خاص انداز سے (ص ۲۹)

چند مزید اشعار بھی ملاحظہ فرمایئے:

"لا ترفعوا" کے حکم کے باعث تھا زیرِ لب
پیشِ نبی پاک (ﷺ) جو ہم نے پڑھا سلام (سلامِ ارادت۔ ص ۳۳)

درِ سرکار (ﷺ) پہ اونچی نہیں نکلی آواز
اس کے بارے میں جو احکامِ خدا یاد رہے (ذوقِ مدحت۔ ص ۷۵)

مومن ہو اور یقین رکھے قرآن پہ تو وہ
بابِ نبی (ﷺ) پہ شور مچائے مجال کیا (مشعلِ نعت۔ ص ۲۷)

درِ نبی (ﷺ) پہ جو آواز اونچی ہو جاتی
تو ضائع سارے کے سارے ترے عمل جاتے (التفاتِ نعت۔ ص ۵۷)

یہ جو ہے قرآن میں "ان تحبط اعمالکم"
بزمِ سرور (ﷺ) میں ہے اونچا بولنے والوں کا حال (تسبیحِ نعت۔ ص ۱۱۸)

یاایھا المزمل. قم الیل الا قلیلا نصفه او نقص منه قلیلا

(المزمل ۷۳:۱۔۳)

"اے کمبل اوڑھنے والے رات کے صرف کچھ حصے میں قیام فرما، یہ قیام آدھی رات یا اس سے کم کر"۔

روکا خدا نے ان کو محبت کے زور سے
کرتے تھے ساری رات جو خیر البشر (ﷺ) قیام (جوشِ نعت۔ ص ۵۶)

عبادت کرتے کرتے ان (ﷺ) کے پاؤں سوج جاتے تھے
یہ مزمّل بتاتی ہے، عبادت ختم ہے ان پہ (احرامِ نعت۔ ص ۵۳)

پاؤں پہ ان کے نہ بھایا تھا ورم کا آنا
کبریا رکھتا تھا اس درجہ خیالِ محبوب (ﷺ) (نیازِ نعت۔ ص ۹)

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة (الاحزاب ۳۳:۲۱)

"بے شک تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی حیاتِ طیبہ بہترین نمونہ ہے"۔

نعوتِ محمود میں اس حوالے سے بھی بہت سے اشعار ملتے ہیں:

یہ حکم نکلتا ہے "لقد کان لکم" سے
سرور (ﷺ) کا رکھو سامنے کردار ہمیشہ (تابشِ نعت۔ ص ۸۵)

نمونہ اس کو ٹھہرایا ہے یوں قرآن خالق نے
حیاتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو دیکھیے اور آیئے پیچھے (بستانِ نعت۔ص۹)

نمونہ اس لیے ٹھہرائی رب نے
حیات ان (ﷺ) کی ہے معیارِ حقیقت (بستانِ نعت۔ص۲۳)

ہمارے واسطے ان کو نمونہ حق نے ٹھہرایا
صفاتِ عالیہ جو ہیں صفاتِ حق کے مظہر میں (تجلیاتِ نعت۔ص۲۷)

نمونہ چاہیے جو تقلید کے لیے مومن
خدا کے پاک نبی (ﷺ) کی حیات کافی ہے (منشوراتِ نعت۔ص۴)

نمونہ اتباع و طاعت و تقلید کے قابل
مسلماں کے لیے ہے زندگی سرورِ عالم (ﷺ) (تسبیحِ نعت۔ص۳۸)

جس پہ چلنے کا اولیٰ حکم ہے
وہ نمونہ ہے حیاتِ مصطفیٰ (ﷺ) (تضامینِ نعت۔ص۹۱)

اسوۂ کامل شہنشاہِ مدینہ (ﷺ) کا ہوا
قابلِ تقلید کردار رفیع المرتبت (مدحِ سرکار ﷺ۔ص۱۴۰)

قیادت ساری اقوام و ملل کی تو اگر چاہے
نبی (ﷺ) کے اسوۂ کامل پہ چل اور چودھراہٹ کر (احرامِ نعت۔ص۴۲)

پیروی سرکار والا (ﷺ) کی نہ گر کرتے شعار
طالبانِ حق حقیقت کو نہ پا سکتے کبھی

کامرانی نقشِ پائے مصطفیٰ (ﷺ) کا فیض ہے
کامیابی اسوۂ سرکار (ﷺ) کے باعث ملی (قطعاتِ نعت۔ص۹۲)

وانک لعلی خلق عظیم (القلم ۶۸:۴)

"اور بے شک آپ کا خلق عظیم ہے"۔

عرفانِ نعت میں اس ردیف کے ساتھ دس اشعار کی ایک نعت ہے۔

حرفِ قرآن میں ہے خلقِ مصطفیٰ (ﷺ) خلقِ عظیم
خلقتِ رب میں نہیں ہے دوسرا خلقِ عظیم
انتہا اس کی جو عفوِ عام لا تثریب ہے
تو ہے اکرام و عطا کی ابتدا خلقِ عظیم (عرفانِ نعت۔ص۱۳۵)

دوسری نعتیہ تصانیف میں یہ صورتِ حال ہے:

عظیم اخلاق رکھا رب نے محبوبِ مکرم (ﷺ) کا
تھا منظور خدا رکھنا بلند آقا (ﷺ) کے پرچم کا (قندیلِ نعت۔ص۷۳)

جس کو "عظیم" رب نے دیا ہے قرار وہ
کیا بے مثال خوئے حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں (سروِ نعت۔ص۲۴)

جیسا مرے حضور (ﷺ) کے اخلاق نے کیا
دشمن کو اس طرح کوئی اپنا نہ کر سکا (سروِ نعت۔ص۴)

عظمتیں آپ (ﷺ) کی محمود بتانے کے لیے
رب نے واضح کیے قرآں میں خصالِ محبوب (ﷺ) (نیازِ نعت۔ص۹)

بد اخلاق کی ساری قوتیں ہوتی گئیں پسپا
نظامِ خلق ایسا مصطفیٰ (ﷺ) نے کر دیا برپا (نیازِ نعت۔ص۱۷)

ذکر جس کا "القلم" سورہ میں آتا ہے نظر
مصطفیٰ صلِ علیٰ کا وہ عظیم اخلاق ہے (مرقعِ نعت۔ص۱۵)

اپنے آقا (ﷺ) کے تتبع یعنی حسنِ خلق سے
اپنا بھی محمود کر سکتے ہیں بیگانے کو ہم (مرقعِ نعت۔ص۲۷)

حسنِ خلق نبی (ﷺ) کے کیا کہنے
سن کے دشنام بھی ملال نہیں (تسبیحِ نعت۔ص۸۰)

صاحب خلق مصطفیٰ (ﷺ) جیسا
بر سر عالمیں نہیں ممکن (تسبیح نعت۔ ص۱۳۲)

تو پھر ''خلقِ عظیم'' آقا و مولا (ﷺ) کو بنا بھیجا
خدائے پاک نے جب خلق کے بحران کو جانچا (مدحت سرور ﷺ۔ ص۲۲)

رب نے قرآنِ مقدس میں کیا
ان کے اخلاق کریمہ کا بیاں (تضامین نعت۔ ص۸۶)

''عظیم'' آقا و مولا (ﷺ) کے خلق کو کہہ کر
بتائی نٓ کے سورہ میں رب نے خوئے رسول (ﷺ) (واردات نعت۔ ص۳۲)

محمود جو ترازو دل کفر میں ہوئے
اخلاق کے تھے تیر رسالت مآب (ﷺ) کے (بستان نعت۔ ص۶۴)

''قطعات نعت'' میں ہے:

مُسندِ احمد میں یہ فرمانِ سرور (ﷺ) نقل ہے
خالق و مالک کے محبوبِ مکرم (ﷺ) نے کہا
پہنچیں اپنی انتہا تک خوبیاں اخلاق کی
اس لیے مجھ کو یہاں مبعوث فرمایا گیا (ص۱۰۲)

نقل ہے یہ ترمذی میں اور ابوداؤد میں
خُلق میزانِ عمل کی سب سے بھاری چیز ہے
خلقِ خلاقِ جہاں کے ساتھ خوش خلقی کرو
ایسا ارشادِ مبارک بیہقی میں نیز ہے (ص۱۰۲)

اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول (آل عمران:۳:۳۲/النساء۴:۵۹)

''اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو''۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ (آل عمران۳:۳۲)

''جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔

''عرفانِ نعت'' میں اس موضوع پر مخمس کی ہیئت میں پانچ بند ہیں جن میں سے دو یہ ہیں:

مقصد ہے یہ کہ جو نبی (ﷺ) تم کو کہیں' کرو
آقا (ﷺ) نے جو دکھائی ہے' اس راہ پہ چلو
اس باب میں کسی کی کوئی بات مت سنو
اک راہِ مصطفیٰ (ﷺ) ہی خدا کو قبول ہے
حکمِ خدائے پاک اطیعوا الرسول (ﷺ) ہے

شامل ہو اتباع بھی آقا (ﷺ) کی چاہ میں
سرور (ﷺ) کا ہر مطیع ہے رب کی پناہ میں
سب نصرتیں ملیں گی اسی ایک راہ میں
اس راہ پہ نہ جو چلا' وہ خاک دھول ہے
حکمِ خدائے پاک اطیعوا الرسول (ﷺ) ہے (ص۱۰۶)

کچھ اور اشعار سنیے:

''من یطع الرسول'' نے سب کو بتا دیا
ہے ہر مطیع آپ کا طاعت گزارِ ذات (مشعل نعت۔ ص۵۶)

نکتہ وحدت کا یہی میری سمجھ میں آیا
رب کی طاعت ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت کرنا (قندیل نعت۔ ص۵۹)

طاعت جب ان کی طاعتِ ربِ جلیل ہے
ہو گی الاٹ عمارتِ جنت حضور (ﷺ) سے (عنایات نعت۔ ص۴۵)

وہ مطیع خدائے پاک ہوا
جس نے سرکار (ﷺ) کی اطاعت کی (حمد و نعت۔ ص۵۷)

اطاعت ہم کریں محمود سرکار دو عالم (ﷺ) کی
کہ یہ اللہ کے حکم اطاعت کا تقاضا ہے (حمد میں نعت۔ص ۷۰)

مطیع جو ہوئے میرے حضور (ﷺ) کے ان کو
خدائے پاک کی طاعت گزاریاں گھیریں (بیانِ نعت۔ص ۲۸)

نہیں ہے داخلِ اسلام ہونا کھیل لفظوں کا
اطاعت مصطفیٰ (ﷺ) کی لازمی ہے ہر مسلماں کو (دیارِ نعت۔ص ۲۳)

سورہ نساء کو دل کی نگاہوں سے جب پڑھا
طاعت نبی (ﷺ) کی طاعتِ معبود ہو گئی (تسبیح نعت۔ص ۱۳۹)

خدا نے خود یہ کتاب مبیں میں فرمایا
حضور (ﷺ) کی ہے اطاعت' اطاعتِ وہاب (مدحِ سرکار ﷺ۔ص ۸۳)

عقل سے کام جو لیتے' جو فراست کرتے
تو نبی (ﷺ) کی (جو خدا کی ہے) اطاعت کرتے (اکرام نعت۔ص ۹۰)

ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب ۳۳:۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام''۔

یہ موضوع شاید راجا صاحب کا سب سے پسندیدہ موضوع ہے۔ محترم ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب نے لکھا تھا:

''اس (راجا صاحب) نے نثر میں بھی ایک کتاب درود و سلام لکھی جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ شعر میں اس موضوع پر بارہ سو اشعار تو صرف ''حی علی الصلوٰۃ'' ہی میں ہیں اور دوسری قریباً ہر نعت میں بھی ایک آدھ شعر درود پاک کے بارے میں کہا گیا ہے''۔

(شاعر نعت راجا رشید محمود۔ص ۲۶)

اس بیان میں اضافہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ راجا صاحب اللہ کے فضل اور حضور ﷺ کی نظر عنایت سے خود درود پاک کے عامل ہیں۔ ''ایوانِ درود و سلام'' کے بانی ہیں۔ ۱۹۸۹ء سے ایک ماہانہ ''حلقۂ درود پاک'' قائم کر رکھا ہے جو جاری ہے۔ مختلف مقامات پر اور احباب کے گھروں میں ہر قمری مہینے کی بارھویں تاریخ شروع ہوتے ہی آج کل یہ ''محفل درود و نعت'' قائم ہوتی ہے اور اس میں عموماً راجا صاحب کا خطاب بھی ہوتا ہے۔ ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۵ء کے اواخر تک راجا صاحب کے کمرے میں ہر پیر کو گیارہ بجے درود شریف کی محفل ہوتی رہی۔ (راجا صاحب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں سینئر ماہر مضمون اُردو تھے اور ۱۳ دسمبر ۱۹۹۵ء کو مدینہ طیبہ جاتے ہوئے ملازمت سے استعفیٰ دے گئے تھے)

اب راجا صاحب کے کچھ احباب دفتر میں درود خوانی کی روایت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

محترم ڈاکٹر محمد سلطان شاہ صاحب نے شاعر نعت کے اٹھارہ پہلے مجموعہ ہائے نعت کے علمی و تحقیقی محاکمہ کے طور پر ۵۳۶ صفحات کی کتاب ''شاعر نعت راجا رشید محمود'' لکھی تھی۔ ان ۱۸ مجموعہ ہائے نعت میں ''سلام ارادت'' بھی تھا جس میں ''سلام'' ردیف کی ۹۲ نعتیں ہیں۔ اس طرح میں چاہوں بھی تو درود و سلام کے حوالے سے راجا صاحب قبلہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت کچھ بیان ہونے سے رہ جائے گا۔

''عرفانِ نعت'' میں صفحہ ۶۰ سے ۶۴ تک ''صلوا علیہ وسلموا'' ردیف کی دو نعتیں ہیں' ایک ایک شعر دیکھیے:

جس سے درود پڑھتا نظر آ رہا ہے رب
وہ آئنہ ہے صلوا علیہ وسلموا (ص ۶۲)

تاکید اس کی سورہ الاحزاب میں ہوئی
کیا ادب ہے صلوا علیہ وسلموا (ص ۶۳)

"قطعاتِ نعت" میں ۳۵ قطعات درود و سلام کے عنوان سے ہیں، ایک قطعہ دیکھیے:

ہو نہیں سکتا اثر ابلیس کا
کیا بگاڑے گا مرا چرخ کبود
اوٹ سے حرفوں کی کرتا ہوں سلام
یاد کی پوروں پہ پڑھتا ہوں درود (ص ۸۳)

"مخمساتِ نعت" دیکھیے:

کرتے ہیں اک وظیفہ وحوش و طیور بھی
وہ دیکھو ہو گئے ہیں ملائک بھی ہم نوا
تقلیدِ انبیاء یہی خوش قسمتی یہی
خالق کی ہم زبانی کا اعزاز مل گیا
مشغول ہوں جو ورد میں صلِ علیٰ کے میں (مخمساتِ نعت۔ ص ۸۴)

ہمیں ہوئی ہے احادیث سے یہ آگاہی
جو کرنا چاہو خدائے جہاں کو تم راضی
درود بھیجنا نامِ نبی (ﷺ) کو سنتے ہی
تامل اس میں گوارا نہیں ذرا سا بھی
تساہل اس میں اگر ہو گیا تو خیر نہیں (مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰۲)

آقا (ﷺ) کا ذکرِ پاک کہیں پہ جو ہو گیا
نامِ رسول پاک (ﷺ) کسی نے جو لے لیا
اسمِ صفت جو سامنے آیا حضور (ﷺ) کا
لکھا، پڑھا یا نامِ پیمبر (ﷺ) کہا، سنا
حرفِ درود تو جو کہے گا تو بات ہے (مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰۵)

اس موضوع پر شاعرِ نعت کے ہزاروں اشعار میں سے چند اشعار پیش کرنے کی

صورت راقم نے یہ مناسب سمجھی ہے کہ "حی علی الصلوٰۃ" کی ۶۳ نعتوں اور "سلامِ ارادت" کی ۹۲ نعتوں کے چند مطلعوں کو نقل کر دوں:

حی علی الصلوٰۃ (شاعر کا ۹۱واں مجموعۂ نعت)

کرم کریم اگر تیرے حال پہ کر دے
درود پاک ترا مطلعِ نظر کر دے (ص ۲۱)

درود ان پہ زیادہ جس کسی نے بھی پڑھا ہو گا
وہی خوش بخت جنت میں قریبِ مصطفیٰ (ﷺ) ہو گا (ص ۳۱)

زمزمے صلِ علیٰ کے روزِ محشر اور میں
میرے حامی میرے ناصر میرے یاور (ﷺ) اور میں (ص ۳۹)

تہِ دل سے جو کوئی فردِ مشتاقِ زیارت ہے
تو واحد راستہ "صلِ علیٰ احمد (ﷺ)" کی کثرت ہے (ص ۴۰)

صلوات میں مصروف اگر کوئی بشر ہو
کیسے نہ وہ اللہ کا منظورِ نظر ہو (ص ۶۲)

حکمِ فرضیتِ صلوات جو قرآنی ہے
اس کی تعمیل میں چہروں کی درخشانی ہے (ص ۷۵)

پڑھتے ہوئے درود نگاہیں جھکائیے
نظروں سے ہر فرازِ جہاں کو گرائیے (ص ۸۴)

وردِ درودِ پاک ہوا ہم نشینِ شوق
عظمت کا آسمان بنی ہے زمینِ شوق (ص ۹۰)

اثرِ درودِ نبی (ﷺ) کا یہ دیکھا بھالا ہے
مقدرات کو "صلِ علیٰ" نے ٹالا ہے (ص ۹۲)

اپنی آنکھیں وردِ "صلی اللہ" میں نم کیجیے
یوں مداوائے المِ درمانِ ہر غم کیجیے (ص ۱۰۵)

درود پاک پڑھنا جن کا ٹھہرا امتیاز اکثر
رہے الواثِ دنیا سے وہی تو بے نیاز اکثر (ص ۱۱۷)

درود پاک کو جب رہبرِ کامل سمجھتے ہیں
کوئی مشکل سی مشکل ہو تو کب مشکل سمجھتے ہیں (ص ۱۳۷)

ہو کے جب عصیاں سے تائب
پڑھا درودؔ مصائب غائب (ص ۱۵۱)

سلامِ ارادت (شاعر کا ۱۵واں مجموعۂ نعت)

جنھوں نے بُوئے خلق و انس پھیلائی' سلام ان پر
وہ جن کے دم سے ہے قائم ہر اچھائی' سلام ان پر (ص ۱۳)

حسنِ خیال و فکر ہے' حسنِ نظر سلام
کہتے ہیں لب سلام تو کرتا ہے سر سلام (ص ۱۷)

وِرْشِ نبی (ﷺ) ہوا ہے قلم پہ رواں سلام
مضموں سلامؔ اس کی سبھی سرخیاں سلام (ص ۲۲)

نبی (ﷺ) کو بھیجتا ہے گرچہ خود اللہ سلام
قبول میرا بھی کرتے ہیں دیں پناہ (ﷺ) سلام (ص ۳۵)

آقا و مولا (ﷺ) کو سب مدحت سراؤں کا سلام
عاصیوں کا' عامیوں کا' پارساؤں کا سلام (ص ۵۷)

در پہ آقا (ﷺ) کے' کھڑی ہے آگہی بہرِ سلام
دیکھ اس چوکھٹ پہ ہر پل روشنی بہرِ سلام (ص ۶۹)

دنیا کے سب سے اونچے مقامات کو سلام
شہرِ نبی (ﷺ) کو اس کے مضافات کو سلام (ص ۷۵)

مقبول بالیقیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
جذبات کا امیں جو ہوا ہے سلام عجز (ص ۷۷)

ہے آیۂ درود ہی آیت سلام کی
اس سے سمجھ میں آ گئی حکمت سلام کی (ص ۸۳)

کہتا انھوں گا حشر میں "حاضر سلام ہے"
دیکھیں گے لوگ' بر لب شاعر سلام ہے (ص ۸۶)

منظوم سلامِ الفت یا منثور سلامِ الفت ہے
ہر ریب سے تا منظوری کے تو دور سلامِ الفت ہے (ص ۸۹)

اے حبیب خدا' افضل الانبیاء' آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت
ہر ثنا بعدِ رب آپ کو ہے روا' آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت (ص ۱۰۰)

قال لا تثریب علیکم الیوم (یوسف ۹۲:۱۲)

"فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں"۔

"عرفانِ نعت" کی گیارہ شعروں کی نعت میں ہے:

جسمِ رحمت پہ عجب احرامِ لا تثریب ہے
بعدِ فتحِ عام' عفوِ عامِ لا تثریب ہے

دین پہ اور اہلِ دیں پہ جو ستم ڈھاتے رہے
ان کو بھی سرکار (ﷺ) کا پیغامِ لا تثریب ہے

وقت جو ہے انتقامِ ظلم و استبداد کا
لطفِ آقا (ﷺ) کے سبب ہنگامِ لا تثریب ہے

وں زبیر و وحشی و ہبّار اسود پہ ہوا
کس قدر الطاف زا اکرامِ لا تثریب ہے

اس سے ثابت ہو گیا' فاتح دلوں کے ہیں نبی (ﷺ)
فتحِ مکہ پہ جو یہ اقدامِ لا تثریب ہے (ص ۱۳۷، ۱۳۸)

ایک قطعہ اور ایک شعر مزید دیکھیے:

فتحِ مکہ ہو چکا تو دشمنوں کے واسطے
میرے آقا (ﷺ) نے کیا اعلان لا تثریب کا
مجرموں کے واسطے ''فرمانِ عفوِ عام'' یہ
نکتۂ اوّل رہا اسلام کی تہذیب کا (قطعاتِ نعت۔ص۲۳)

فتحِ مکہ پر لرزتے کانپتے کفار سے
حرفِ لا تثریب آقا (ﷺ) کا تھا عفوِ عام پر (فانوسِ نعت۔ص۴۷)

الیوم اکملت لکم دینکم......
رضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ۵:۳)

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا''۔

''عرفانِ نعت'' کی دو نعتوں کے کچھ اشعار یہ ہیں:

دین کے بارے میں آیا حکمِ اکملت لکم
اور آقا (ﷺ) نے سنایا حکمِ اکملت لکم
جب وصالِ حق کو ان کے رہ گئے تھے تین ماہ
سرورِ عالم (ﷺ) نے پایا حکمِ اکملت لکم
بعداً اتممت علیکم نعمتی فرما دیا
پہلے تو رب نے سنایا حکمِ اکملت لکم (ص۱۳۳)

دی خبر خالق نے یہ اچھی کہ اکملت لکم
بات ہے اتمامِ نعمت کی کہ اکملت لکم
دین اپنا تم کو ہے کافی کہ اکملت لکم
رب ہُوا ہے اس پہ یوں راضی کہ اکملت لکم
ہے حقیقت میں یہاں ختمِ نبوت کا بیاں
اور ہے اس متن کی سرخی کہ اکملت لکم (ص۱۳۵)

راجا صاحب کے چند مزید اشعار بھی حاضر ہیں:

سلام ان پہ جو ختم المرسلیں ہیں، سرورِ کُل ہیں (ماہنامہ ''انوار الصوفیہ''
کہ جن پہ آیۂ الیوم اکملت لکم آئی قصور۔مارچ ۱۹۶۷ء)

آخری حج میں تھیں رب کی نعمتیں اتمام پہ
راضی خالق ہو گیا سب کے لیے اسلام پہ (فانوسِ نعت۔ص۴۳)

یہ ہے آوازِ اکملت لکم کا معنی و مقصد
کہ روزِ حشر تک جتنے زمانے ہیں، انھی کے ہیں (شعاعِ نعت۔ص۱۰۱)

نعمتِ خالق کی صورت میں ہے دینِ مصطفیٰ (ﷺ)
حرفِ اکملت لکم سے جو اتم ثابت ہوا (تسبیحِ نعت۔ص۲۲)

کوئی دیکھے جو اکملت لکم کی آیۂ قرآں میں
ہے اعلانِ الوہیت، رسالت ختم ہے ان (ﷺ) پہ (احرامِ نعت۔ص۵۲)

جو حجۃ الوداع کے موقع پہ آئی تھی
آیت وہی تھی دین کی تکمیل کا نشاں (خدائے شہرِ سخن۔ص۲۶)

کیا ہم پہ اتمامِ نعمت خدا نے
فقط خاتم الانبیاء (ﷺ) کی بدولت (کتابِ نعت۔ص۲۳)

آخر اتممت علیکم نعمتی میں آ گئیں
آخری پیغام رب کی آخری تابانیاں (سرودِ نعت۔ص۸۵)

''اتممت علیکم نعمتی'' کے حوالے سے ''عرفانِ نعت'' میں مسدس کے تین بند پر مشتمل ایک نظم ہے، پہلا بند یہ ہے:

عالمِ بہبودِ انسانی پہ یوں چھائے نبی (ﷺ)
بن کے رحمت کائناتوں کے لیے آئے نبی (ﷺ)
ہو گیا تعبیر یاب آخر کو رؤیائے نبی (ﷺ)
دیں مکمل ہو گیا، جو تھی تمنائے نبی (ﷺ)

نعمتِ حق ہو گئی پوری بہ منشائے نبی (ﷺ)
حکمِ "اتممت علیکم نعمتی" لائے نبی (ﷺ) (ص ۱۲۷)

اسی ضمن میں ایک شعر اور:

ہم نے دینا چاہا جب ختمِ نبوت کا ثبوت
آیہ اتممت علیکم نعمتی کام آ گئی (اوراقِ نعت۔ ورق ۴۴)

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب ۳۳:۴۰)

"محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں! اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں آخری"۔

دین کی تکمیل کے اعلان سے کسی نئے نبی کی گنجائش ہی ختم کردی گئی۔ شاعرِ نعت کہتے ہیں:

کوئی حجت خدا کے دین کی باقی نہیں رہتی
کہ آ پہنچے خدا کے آخری پیغام بر آخر (وارداتِ نعت۔ ص ۴۷)

نبوت کی ضرورت ہی نہ محشر تک رہی باقی
مرے آقا (ﷺ) نے کی اس طرح سے پیغمبری آکر (کتابِ نعت۔ ص ۹۱)

پوچھا کہ بعد ان (ﷺ) کے نبی آئے گا کوئی
آواز آئی عرشِ بریں سے "نہیں نہیں" (دیارِ نعت۔ ص ۵۷)

نبی اب اور آنے کی تو گنجائش نہیں باقی
کہ خالق نے نبوت میرے آقا (ﷺ) پر مکمل کی (مینائے نعت۔ ص ۲۲)

نبی اب آ نہیں سکتا ہے کوئی
محمد (ﷺ) ہیں پیمبر تا قیامت (سرودِ نعت۔ ص ۱۰۰)

مدعی جو اب نبوت کے ہیں سب کذاب ہیں
"لا نبی بعدی" مرے آقا (ﷺ) کا ہے ارشادِ پاک (مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۹۲)

جو کلامِ خالق و مالک میں آیا چار بار
ختم فرما دی نبوت اس نے ایسے نام پر (قاموسِ نعت۔ ص ۷۶)

حبیبِ پاک (ﷺ) پہ رب نے نبوت ختم فرما دی
نبوت کا جو اب دعویٰ کرے وہ شخص جھوٹا ہے (نیازِ نعت۔ ص ۱۸)

کسی نبی کی اب حاجت نہیں ہے
رسالت مصطفیٰ (ﷺ) کی ہے دوامی (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۶)

آقا (ﷺ) کے بعد ظلی بروزی کوئی نہیں
ہیں تا ابد انہی کی نبوت کی وسعتیں (اعتبارِ نعت۔ ص ۸۴)

"اسمہ احمد" آقا (ﷺ) کے بارے میں ہے
کیوں کریں اس کا بدبخت معنی غلط (بیانِ نعت۔ ص ۷۶)

خواری مسیلمہ کی تو قرمط کی بھی ہوئی
ذلت نصیب اسود عنسی بھی ہو گئی
سجاح ارذل ہو گئی پہلے رذیل تھی
مرزا کی موت دنیا میں عبرت نشاں بنی
قائم رہے گا ختمِ نبوت کا طمطراق (خمساتِ نعت۔ ص ۱۲)

الذین یتبعون الرسول النبی الامی (الاعراف ۷:۱۵۷)

"وہ جو پیروی کریں گے اس رسول کی جو نبی اُمی ہیں"۔

میرا منصب نہیں کہ میں یہاں رسول اور نبی اُمی کی تشریح کروں اور وہ جنھیں معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہو انھیں اَن پڑھ قرار دینے پر بات کروں۔ لیکن راجا صاحب کے دو شعر نقل کرتی ہوں:

"اُمی" کا معنی کیسے جاتے ہو "اَن پڑھ" جاہلو!
اُمی ہونا آپ کا، دانش کا، حکمت کا شرف (صدائے نعت۔ ص ۳۳)

زمانہ لفظِ ''اُمّی'' کو سمجھنے سے رہا قاصر
وہ تلمیذِ خدا ہیں، علم و حکمت ختم ہے ان پر (احرامِ نعت۔ ص ۵۳)

ووجدک ضالا فھدیٰ (الضحیٰ ۹۳:۷)

''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی''۔

شاعرِ نعت کہتے ہیں:

نہ کرنا ''ضال'' کا ''گمراہ'' کی صورت میں تم معنی
خدائے پاک کا تو ہر نبی معصوم ہوتا ہے (تابشِ نعت۔ ص ۴۱)

بسم اللہ (اللہ کے نام سے شروع)

اللہ کے پاک نام سے قرآن مجید کا بھی آغاز ہوتا ہے اور ایک کے سوا تمام سورتوں کا بھی۔ راجا صاحب کہتے ہیں:

جو بسم اللہ کہہ کر بات کی محمود مومن نے
تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا (نکہتِ تحیت۔ ص ۴۲)

اللہ ھو السمیع البصیر (بنی اسرائیل ۱:۱۷)

''بے شک وہ سنتا اور دیکھتا ہے''۔ راجا صاحب نے کہا:

حبیبِ رب (ﷺ) کا کہا سن کے، ہم نے خالق کو
سمیع جان لیا ہے، بصیر سمجھا ہے (صدائے نعت۔ ص ۴۳)

اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد (الاخلاص ۱۱۲:۲،۳)

''اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا''۔

صمد ہونا ترا یوں بھی کھلا ہے اہلِ عالم پر
ہے لم یولد بھی اور ہے لم یلد ذاتِ علا تیری (نکہتِ تحیت۔ ص ۴۷)

انک لا تخلف المیعاد (آلِ عمران ۳:۱۹۴)

''بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا''۔

وہی لا تخلف المیعاد کا مصداقِ صادق ہے
جو وہ کرتا ہے وعدہ تو کیا کرتا ہے ایفا بھی (نکہتِ تحیت۔ ص ۱۶)

الحی (البقرہ ۲:۲۵۵) العزیز (البقرہ ۲:۱۲۹)

غالب وہی ہے، باقی وہی، غیر فانی وہ
الحیّ و العزیز کی ہے کبریائی شان (خدائے شہرِ سخن۔ ص ۲۵)

الست بربکم، قالوا بلیٰ (الاعراف ۷:۱۷۲)

''کیا میں تمہارا رب نہیں؟ بولے: کیوں نہیں!''۔

آوازۂ الست کو سنتے ہی جدا
ہونٹوں سے چل کے، کر گیا دل میں بلیٰ قیام (نکہتِ تحیت۔ ص ۴۳)

دربارِ کبریا میں جو تحفہ ثنا کا تھا
آوازہ بازگشت میں قالوا بلیٰ کا تھا (نکہتِ تحیت۔ ص ۵۸)

حق تو یہی ہے جبکہ ہوں میں بندۂ خدا
آوازۂ الست پہ اب بھی بلیٰ کہوں (خدائے شہرِ سخن۔ ص ۳۲)

تکمیل یاب نعت سے ہے قصرِ زندگی
قالوا بلیٰ کے عہد سے رکھی تھی خشتِ زیست (صباحِ نعت۔ ص ۱۱)

دل سے رب کو ماننا، سرکار (ﷺ)! مشکل ہے بہت
صرف کہنا ہو تو ہم اب بھی بلیٰ کہنے کو ہیں (ذوقِ مدحت۔ ص ۸۶)

وازواجہٗ امّھٰتھم (الاحزاب ۳۳:۶)

''اور ان (نبی ﷺ) کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں''۔

''مناقبِ صحابہؓ'' میں ۱۳، اور سات اشعار کی دو نظمیں ''امہات المومنین رضی اللہ عنہن'' کی تعریف میں ہیں، مطلعے دیکھیں:

عاملِ شرعِ متیں ہیں امہات المومنینؓ
دین کا حصنِ حصیں ہیں امہات المومنینؓ (ص ۴۰)

مومنوں کی مائیں ازواج رسول محترم (ﷺ)
ذکر پر ان کے سر و گردن کو ہم کرتے ہیں خم (ص۴۱)

ان جلیل القدر ہستیوں کی الگ الگ منقبتوں کا حوالہ یہ ہے:

بہارِ گلشن ایماں خدیجہؓ
چراغ محفل عرفاں خدیجہؓ
ہے پاکیزہ تریں کردار جن کا
وقارِ عالم نسواں خدیجہؓ (ص۴۲)

سرور عالم (ﷺ) کی رکنِ خانداں سودہؓ ہوئیں
مومنوں کی اک جلیل القدر ماں سودہؓ ہوئیں (ص۴۳)

مصدر مہر و وفا مخدومۃ الدارین ہیں
منبع علم و حیا مخدومۃ الدارین ہیں

وہ حکمت کی جاں بنتِ صدیق اکبرؓ
ہیں امت کی ماں بنتِ صدیق اکبرؓ (ص۴۴،۴۵)

جانِ علم و حیا حفصہؓ بنتِ عمرؓ
با صفا، با وفا حفصہؓ بنتِ عمرؓ (ص۴۶)

ہوئی قائم پیمبر (ﷺ) سے جو نسبت امّ سلمہؓ کی
مسلّم ہو گئی دنیا میں عظمت ام سلمہؓ کی (ص۴۷)

نبی (ﷺ) کی زوجہ تھیں ام المساکیں حضرت زینبؓ
تھیں ام المومنیں ام المساکیں حضرت زینبؓ (ص۴۸)

سخی، فیاض، زاہدہ، پارسا بنتِ جحش زینبؓ
کہ ہر توصیف سے ہیں ماورا بنتِ جحش زینبؓ (ص۴۹)

جلیل القدر اپنی ایک ماں حضرت صفیہؓ تھیں
صفا و صدق کا روشن جہاں حضرت صفیہؓ تھیں (ص۵۰)

ہُوا آقا (ﷺ) کی رحمت سے خدا امِّ حبیبہؓ کا
علو ایسا تھا، ایسا اتقا ام حبیبہؓ کا (ص۵۱)

رکھتی تھیں سرکار (ﷺ) سے ناتا جویریہؓ جدا
پائیں گی اس کا بہت اچھا جویریہؓ صلہ (ص۵۲)

پاکباز و نیک سیرت، صاحب عز و شرف
ایک زوجہ سرور کونین (ﷺ) کی تھیں ماریہؓ
بیٹا تو سرکار (ﷺ) کو ان سے ہی خالق نے دیا
امّ ابراہیمؓ تھیں صد وجہ تمکیں ماریہؓ (ص۵۳)

بنتِ حارث، قیس بن عیلان کی ایک فرد تھیں
علم کی انگشتری کا آپ تھیں روشن نگیں (ص۵۴)

اپنی ماؤں میں جب اک آتا ہے ریحانہؓ کا نام
یوں بہت اچھا مجھے لگتا ہے ریحانہ کا نام (ص۵۵)

شاعر نعت نے مزید کہا:

کھا رہا ہے امہات المومنینؓ کے ذکر میں
ہاتفِ غیب ان کی عفت اور عصمت کی قسم (ص۵۶)

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا

(الاحزاب ۳۳:۳۳)

”اے نبی (ﷺ) کے گھر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمھیں پاک کر کے صاف ستھرا کر دے“۔

سوچ کر آقا (ﷺ) کے اہلِ خانہ کی پاکیزگی
معنی واضح ہو گیا ہے آیۂ تطہیر کا۔ (کہکشانِ نعت۔ ص۶۱)

سرکار دو عالم (ﷺ) کے گھرانے کے علاوہ
کوئی ہے جسے آیۂ تطہیر عطا ہو (اوراقِ نعت۔ ورق۲۹)

قل لا اسئلکم علیه اجرًا الّا المودة فی القربیٰ (الشوریٰ۲۳:۴۲)

''آپ فرمادیں کہ میں اس پر تم سے کچھ اجر (بدلہ) نہیں مانگتا مگر قرابت والوں سے محبت''۔

مصطفیٰ (ﷺ) کے اقربا سے تو مودّت کو نبھا
ہے یہی تو رشتۂ الفت شہِ لولاک (ﷺ) کا (منہاجِ نعت۔ ص۳۱)

کشتی ہمیں بھنور سے لے جائے گی بچا کر
آقا (ﷺ) کے اقربا سے اللہ ری محبت (چشمۂ نعت۔ ص۱۱)

ہر ایک مومنِ دینِ خدا پہ لازم ہے
رسولِ پاک و مکرم (ﷺ) کے اقربا کا ادب (تابشِ نعت۔ ص۵۰)

سیکھا پڑھا ہے میں نے محبت کے درس میں
آقا (ﷺ) کے اقربا سے مودّت کا حرف حرف (صباحِ نعت۔ ص۷۹)

رضی اللہ عنهم ورضوا عنه (المائدہ۱۱۹:۵)

''اللہ ان (صحابہؓ) سے راضی اور وہ اللہ سے راضی''۔

شاعرِ نعت راجا رشید محمود صاحب نے ۲۷۲ صفحات پر صحابہ کرامؓ کی منظوم منقبتیں ''مناقبِ صحابہؓ'' کے عنوان سے شائع کیں۔ اس کے ابواب یہ ہیں: حمدِ باری تعالیٰ، نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ، آباءِ سرکار ﷺ، مؤمنِ اوّل تبع اوّل حمیری، امہات المومنینؓ، پنجتن پاک، بنات النبیؐ، اصحابِ رسولؐ، خلفاءِ راشدینؓ، حضراتِ شیخینؓ، عشرہ مبشرہؓ، دامادانِ پیغمبرؐ، حضراتِ حسنینؓ، صحابۂ کرامؓ، انصارِ مدینہؓ، غلامانِ سرکارؐ، شاعرانِ دربارِ رسولؐ، اصحابِ صفہؓ، صحابہ و اہلِ بیت، صحابیاتؓ، سلام۔

راجا صاحب کی کتابوں سے چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں:

ان سے راضی ہو گیا مالک، وہ راضی اس سے ہیں
دیکھ لی سرکار (ﷺ) کے جب رُوئے روشن کی جھلک (کہکشانِ نعت۔ ص۹۳)

ان سے راضی ہُوا خالق وہ صحابہؓ ٹھہرے
جن کے کانوں میں پڑی آپ (ﷺ) کی سچی آواز (مشعلِ نعت۔ ص۳۲)

وہی رب سے راضی ہیں، رب ان سے راضی
جو دیکھا کیے رُوئے سرور (ﷺ) مسلسل (قندیلِ نعت۔ ص۱۵)

صحابہؓ پہ خدا راضی تھا اور وہ اس سے راضی تھے
تو اس عظمت کا باعث مصطفیٰ (ﷺ) کی ان سے صحبت تھا (علامتِ نعت۔ ص۲۸)

اصحابؓ سے راضی جو ہُوا خالقِ عالم
اللہ کے محبوب (ﷺ) کی صحبت کا اثر ہے (صباحِ نعت۔ ص۶۷)

حرفِ خالق ہے فقط شایانِ اصحابِ نبی (ﷺ)
ہے رضی اللہ عنهم شانِ اصحابِ نبی (ﷺ) (مناقبِ صحابہؓ۔ ص۴)

رضی اللہ عنهم کا یہی معنیٰ و مطلب ہے
پذیرا ہے خدا کے ہاں رضا اصحابِ سرور (ﷺ) کی (مناقبِ صحابہؓ۔ ص۸۱)

خوش ہوا اُن پہ خدا، ان کی خطائیں بخش کر
اور ''رضی اللہ عنهم'' ان کے بارے میں کہا (مناقبِ صحابہؓ۔ ص۱۹)

کہ قرآن رضی اللہ عنهم
ملا جن کو مقامِ آشنائی (مدحتِ سرکار ﷺ۔ ص۳)

''قطعاتِ نعت'' میں بھی ''تربیت یافتگانِ رسولِ پاک ﷺ'' کا ذکرِ پاک ہے۔

ایک قطعہ یہ ہے:

جن سے راضی ہو گیا خالق، وہ راضی اس سے ہیں
ان کی خاکِ پا سے کمتر ہیں سب انسانوں کے سر
مل گئیں یہ عزتیں، یہ رفعتیں، یہ عظمتیں
ایک بار ایمان کی آنکھوں سے ان (ﷺ) کو دیکھ کر (ص۱۰۹)

محمد رسول اللہ، والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (الفتح ۲۹:۴۸)

"محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں"۔

شاعرِ نعت نے اس سختی اور نرمی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

اہلِ ایماں میں رہو تم "رحماء" کی صورت
یہ سبق بخشا ہے بوبکرؓ و علیؓ نے مجھ کو (تسبیحِ نعت۔ص ۹۵)

آپ سرخیل اشداء علی الکفار تھے
نرم تھی گرچہ طبیعت حضرت صدیقؓ کی (مناقبِ صحابہ۔۱۱۶)

ثانی اثنین اذھما فی الغار، اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا (التوبہ ۴۰:۹)

"دو میں کے دوسرے غار میں تھے، وہ (حضور ﷺ) اپنے صاحب سے فرماتے تھے غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

راجا صاحب اس ضمن میں یوں گویا نظر آتے ہیں:

انھیں فرمائے وہ "صاحب کا ساتھی"
کہے "دو میں کا ثانی" ربِّ اکرم (تقاضائے نعت۔ص ۱۴۸)

مجھے معلوم ہے جب "اذھما فی الغار" کی آیت
کروں پھر کیوں نہ پیہم منقبت صدیقِ اکبرؓ کی (مناقبِ صحابہؓ۔ص ۱۴۸)

اپنی امت کے لیے یہ تھی بشارت اصل میں
آپ (ﷺ) نے صدیقؓ کو جو حکم "لا تحزن" دیا (حرفِ نعت۔ص ۳۶)

فلما قضٰی زیدٌ منھا وطرًا زوّجنکھا (الاحزاب ۳۷:۳۳)

"پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمھارے نکاح میں دے دی"۔

راجا صاحب نے کہا:

طلاقِ زیدؓ پہلے پھر نکاحِ سیدِ عالم (ﷺ)
مقدر کی دھنی تھیں با حیا بنتِ جحش زینبؓ
خدا کے حکم سے جن کی ہوئی شادی پیمبر (ﷺ) سے
وہی تھیں پیکرِ صدق و صفا بنتِ جحش زینبؓ (مناقبِ صحابہؓ۔ص ۴۹)

قالوا سمعنا واطعنا (النساء ۴۶:۴)

"وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا"۔

تھے تسلیم و رضا کا آئنہ اصحابِ پیغمبر (ﷺ)
سمعنا اور اطعنا کہتے ارشادِ نبی (ﷺ) سن کر (مناقبِ صحابہؓ۔ص ۷۸)

واما بنعمۃ ربک فحدث (الضحیٰ ۱۱:۹۳)

"اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"۔

نبی (ﷺ) نے شکریے کی راہ یہ تجھ کو سجھائی ہے
کرم خالق کے پاتا ہے تو پھر تحدیثِ نعمت کر (کتابِ نعت۔ص ۴۴)

جسے وہ خود کہے احسان، اس کا بھی سوچو
جو کرتے رہتے ہو تحدیثِ نعمتِ وہاب (مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۸۴)

سمت میری راست ارشادِ "فحدث" سے ہوئی
تذکرہ آقا (ﷺ) کے احسانات کا اچھا لگا (صدائے نعت۔ص ۴۷)

وابتغوا الیہ الوسیلۃ (المائدہ ۳۵:۵)

"اور اس (اللہ) کی طرف وسیلہ ڈھونڈو"۔

شاعرِ نعت نے اس موضوع پر بھی بات کی ہے:

آقا (ﷺ) کی وساطت سے رسا ہو گئے رب تک
کس درجہ مؤثر یہ وسیلہ ہے ہمارا (اعترافِ نعت۔ص ۶۵)

آقا (ﷺ) کا تو دل سے کہیں مان وسیلہ
خود تجھ کو بتاتا ہے یہ رجحان وسیلہ (کہکشانِ نعت۔ص ۸۴)

در پہ محبوب رب (ﷺ) کے آ جاؤ
رب رسائی کا واسطہ یہ ہے (کہکشانِ نعت۔ص ۸۷)

خدا تک پہنچنے کی خواہش میں بندہ
حبیب خدا (ﷺ) کو وسیلہ بنائے (کہکشانِ نعت۔ص ۹۱)

رو حق رسی "وابتغوا" نے دکھائی
پیمبر (ﷺ) کا چاہو برابر وسیلہ (مشعلِ نعت۔ص ۵۵)

کرتا نہیں مقبول دعا مالک و مولا
سرکار (ﷺ) کا گر اس میں وسیلہ نہیں آتا (ذوقِ مدحت۔ص ۳۲)

جو کوئی رب سے رابطہ چاہے
وہ پیمبر (ﷺ) کا واسطہ چاہے (تابشِ نعت۔ص ۴۷)

کوئی تجھ کو مرے رب تعالیٰ! پا نہ سکتا تھا
ملا سرکار والا (ﷺ) کے توسل سے پتا تیرا (حمد میں نعت۔ص ۱۷)

ہو رسا تجھ تک کوئی انساں پیمبر (ﷺ) کے بغیر
ہے یہ "آگاہی" فریب آگہی پروردگار! (حمد میں نعت۔ص ۴۱)

ربنا انی اسکنت من ذریتی بوادٍ غیر ذی زرع عند بیتک المحرم (ابراہیم ۱۴:۳۷)

"اے میرے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک وادی میں بسائی جس میں زراعت نہیں ہوتی' تیرے حرمت والے گھر کے پاس"۔

راجا صاحب نے لکھا:

اگر مکہ کو "وادِ غیر ذی زرع" کہا حق نے
تو پیغمبر (ﷺ) کے مسکن کی خصوصیت زراعت ہے (خلدِ سخنِ نعت۔ص ۲۸)

اعدلوا ھو اقرب للتقوی (المائدہ ۵:۸)

"عدل کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے"۔

جو حکم عدل لا کے نبی (ﷺ) نے ہمیں دیا
تعمیل کے لیے ہے وہ ارشاد "اعدلوا" (سرودِ نعت۔ص ۷۳)

جاء الحق وزھق الباطل. ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل ۱۷:۸۱)

"اور فرمائیں کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا' بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا"۔

راجا صاحب کہتے ہیں:

ساتھ "جاء الحق" کے ہے باطل کے جانے کی نوید
ٹوٹنا ہی تھا کہ تھا طاغوت کا جھوٹا طلسم (کہکشانِ نعت۔ص ۱۷)

شکلِ حبیب حق (ﷺ) میں جو حق آیا سامنے
ہونے تھے پست ہو گئے باطل کے حوصلے (اعتراز نعت۔ص ۳۹)

"حق" ہے آقا حضور (ﷺ) کی الفت
بھاگنا ہے نوشتہ باطل کا (صدائے نعت۔ص ۸۶)

نور حق آ گیا جو دنیا میں
ظلمتوں کا چراغ تو گل تھا (دیارِ نعت۔ص ۱۵)

ان انکر الاصوات لصوت الحمیر (لقمان ۳۱:۱۹)

"بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی ہے"۔

شاعرِ نعت اس کی تعبیر یوں کرتے ہیں:

نہ جس میں ربّ و پیمبر (ﷺ) کی بات ہو' ہم نے
ہر ایسی بات کو صوت الحمیر سمجھا ہے (صدائے نعت۔ص ۴۴)

قل سیروا فی الارض (الانعام ۶:۱۱)

"آپ فرما دیں کہ زمین میں سیر کرو"۔

"سیروا" اور "فسیروا فی الارض" کی یہ تشویق آل عمران (۳:۱۳۷) النحل (۱۶:۳۶) النمل (۲۷:۶۹) الروم (۳۰:۴۲) اور العنکبوت (۲۹:۲۰) میں بھی ہے۔

راجا صاحب اس حکم کی تعمیل مدینہ منورہ کو جانا سمجھتے ہیں:

"سیروا" کے حکم پہ چلو شہرِ حضور (ﷺ) کو
بس اک یہی سفر ہے مسافر کا ارتقا (قندیلِ نعت۔ ص۲۰)

عمل "سیروا" پہ جو کرتا ہے اس سے پوچھ لو لوگو
سوا طیبہ کے دل پہ نقش نقشہ ہو نہیں سکتا (سرودِ نعت۔ ص۹۱)

"سیروا" خدا کا حکم ہے تعمیل کے لیے
طیبہ ہوا ہے وصف وفا مرکزی خیال (دیوانِ نعت۔ ص۵۲)

گھر سے نکلوں تو مدینے کی طرف کو جاؤں
صرف یہ مقصدِ ارشاد "فسیروا" نکلے (احرامِ نعت۔ ص۲۳)

ہو جو پاتی کہیں تعمیلِ "فسیروا" ہم سے
وصف صلواتِ پیمبر (ﷺ) کے سناتے پھرتے (حی علی الصلوٰۃ۔ ص۱۳۲)

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الحجرات ۴۹:۱۳)

"بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"۔

دینِ نبی (ﷺ) میں صاحبِ عزت ہے متقی
کچھ اس میں حیثیت نہیں رکھتی ہے ذات پات (مشعلِ نعت۔ ص۴۴)

نبی (ﷺ) نے اچھا کہا متقی کو ہر اک سے
نہیں ہے دین میں تو ذات پات مستحسن (صدائے نعت۔ ص۶۲)

سرورِ دیں (ﷺ) کا پتے کردار جو بندہ لگے
خالقِ کون و مکاں کو بس وہی اچھا لگے (نیازِ نعت۔ ص۸۵)

کیں غلاموں کو عنایت عزتیں
انکا ٹھہرایا عظمت کا سبب (تضامینِ نعت۔ ص۳۱)

اھدنا الصراط المستقیم (الفاتحہ ۱:۵)

"ہم کو سیدھی راہ چلا"۔

ملے گی منزلِ مدحت حضور (ﷺ) کی نہ مجھے
زباں پہ میری اگر "اھدنا الصراط" نہیں

نبی (ﷺ) کے ذکر سے قائم ہیں انفس و آفاق
نبی (ﷺ) کا ذکر کبھی رو بہ انحطاط نہیں (تعلیقاتِ نعت۔ ص۱۹)

وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ (الحجرات ۴۹:۱۵)

"اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا"۔

راجا صاحب کہتے ہیں:

ار جنگ نظر آئیں جو "جاھدوا" سے
انھیں کفر والوں کے نقال کہیے (نعوتِ تحیت۔ ص۵۲)

واذا قضی امرا وانما یقول لہ کن فیکون (البقرہ ۲:۱۱۷)

"اور (رب) جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے فرماتا ہے: ہو جا، وہ ہو جاتا ہے"۔

جلالت اس کی ہے اور کبریائی اس کی ہے
اسی نے "کن" سے دیا ہے ہر ایک شے کو وجود (نعوتِ تحیت۔ ص۹)

خدا نے "کن" کہا اور سب عوالم ہو گئے پیدا
بغیر حکمِ خلاق جہاں پتا نہیں ہلتا (غذائے شہ زمن۔ ص۸۶)

الحمد (الفاتحہ ۱:۱) ..... والناس (الناس ۱۱۴:۶)

قرآن مجید کا آغاز اور اختتام

شاعرِ نعت قرآنی تعلیمات پر عمل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ہر حکم کی تعمیل ضروری ہے خدا نے
الحمد سے والنّاس تلک جو بھی کہا ہے (سجودِ تحیت۔ ۹۹)

قارئینِ محترم یقیناً محسوس فرما رہے ہوں گے کہ قرآنی تعلیمات شاعرِ نعت راجا رشید محمود صاحب کی رگ و پے میں رچ بس چکی ہیں اور شعر کہتے ہوئے جہاں جو ارشادِ ربانی موزوں ہوتا ہے استعمال کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلام اللہ کی جتنی آیات اور جتنے الوہی فرمودات ان کے کلام میں ہیں، کسی اور شاعر کے کلام میں اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

پس نوشت

زیرِ نظر تحریر میں شاعرِ نعت راجا رشید محمود صاحب کے ۴۹ مجموعہ ہائے نعت میں قرآن کریم کے اثرات کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان انچاس مجموعوں کے نام یہ ہیں:

ورفعنا لک ذکرک — حدیثِ شوق — منشورِ نعت
سیرتِ منظوم — ۹۲ — شہرِ کرم
مدیحِ سرکارؐ — قطعاتِ نعت — حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت — تضامینِ نعت — فردیاتِ نعت
کتابِ نعت — حرفِ نعت — نعت
سلامِ ارادت — اشعارِ نعت — اوراقِ نعت
مدحتِ سرکارؐ — عرفانِ نعت — یا رِنعت
تسبیحِ نعت — صباحِ نعت — احرامِ نعت
شعاعِ نعت — دیوانِ نعت — منتشراتِ نعت
منظومات — تجلیاتِ نعت — وارداتِ نعت
بیانِ نعت — مینائے نعت — حمد میں نعت

التفاتِ نعت — عنایتِ نعت — مرقعِ نعت
نیازِ نعت — بستانِ نعت — سرودِ نعت
تابشِ نعت — صدائے نعت — منہاجِ نعت
متاعِ نعت — قندیلِ نعت — ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت — مشعلِ نعت — کہکشانِ نعت
اہتزازِ نعت

ان کے علاوہ دو حمدیہ مجموعوں (سجودِ تحیت اور خدائے شہِ زمن) اور "مناقبِ صحابہ" کے چند حوالے بھی موجود ہیں۔ بعد میں (جولائی ۲۰۱۰ء تک) چار نعتیہ مجموعے (نعتِ زرّیں، کلامِ نعت، دفترِ نعت اور مدیحِ احمد ﷺ) اور ایک حمدیہ مجموعہ (تحمیدِ رحمان) بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکے۔ قرآنی اثرات کے حوالے سے ان کے کچھ اشعار بھی نقل کیے جاتے ہیں۔

نعتِ زرّیں (۵۰واں مجموعۂ نعت)

ہے دنا تک علم ان کی تخصیص کا
جس کی تعمیم ہے تا بہ اوجِ فلک (ص۱۲)

آج بھی جو معاند اُن کا ہے
صاف وہ زنیم بھی ہے ابتر بھی (ص۱۸)

وہ رضی اللہ عنہم ہیں سبھی
آتے تھے سرور ﷺ جنھیں اکثر نظر (ص۲۲)

اسرا کی رات رب کے دیدار کے مواہب
محبوب ﷺ سے تھے خالق کے پیار کے مواہب (ص۳۱)

والشمس ان کے رُوئے منوّر کی شان میں
توصیف کے نکات کا لُبِّ لباب ہے (ص۷۳)

سوچو اسرا میں نبی ﷺ کی لامکانی کے سبب
یہ ہے رتبہ ان کا رب کی قدردانی کے سبب (ص۷۹)
"اُدنُ مِنّی" نے ملایا خالق و محبوب ﷺ کو
طور والے رہ گئے تھے لن ترانی کے سبب (ص۷۹)
کلامِ نعت (۵۱واں اُردو مجموعۂ نعت)

فرما دیا خدا نے پیمبر ﷺ کے باب میں
از رُوئے شعر گوئی وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ (ص۱۱)
عاصیو! تم کو رو جاءوک قرآں سے ملی
در پہ حاضر ہو نبی ﷺ کے تاکہ رب کر دے معاف (ص۱۲)
محمور شماتت اس سے پیمبر ﷺ کی ہوئی ہے
ما ینطق اللہ کا فرمان ہے عرفان (ص۱۴)
تواب کی نگاہِ کرم ہم پہ پڑ گئی
آقا ﷺ کے در پہ پہنچے اگر ہم خطا کے بعد (ص۱۵)
میزباں کوئی یہاں کوئی ملاقاتی ہے
شبِ اسرا کی تو ہر بات حجاباتی ہے (ص۱۹)
جانِ محبوب ﷺ کی کھائی ہے قسم خالق نے
حرفِ قرآن لعمرک بھی بشاراتی ہے (ص۲۰)
مرتبہ آقا و مولا ﷺ کا سمجھنے کے لیے
چشمِ تخییل سوئے قصرِ دنا جاتی ہے (ص۲۱)
فلک پہ تھے اسرا میں نعلِ نبی ﷺ کے
مہ و مہر و کوکب سوابق لواحق (ص۲۶)

ما زاغ بصارت تھی تو او ادنیٰ تھی قربت
پہنچو تو مدینے میں لیے وفرِ عقیدت (ص۲۹)
ایک اعلامیہ خلاقِ دو عالم نے کیا تھا
قربِ قوسین کا' الفت کے محل سے جاری (ص۳۶)
یہ مختص ازل سے تھی قصرِ دنا سے
سرِ طور کیوں ہوتی رویت کسی کی (ص۵۲)
خدا جانے اسرا کی کیا تھی کہانی
یہ ان کی تھی یا اس کی تھی رونمائی (ص۵۳)
فضیلت بتائی ہے تلک الرسل نے
ہے اعزاز عظمت رسالت کسی کی (ص۵۷)
یہ تھا سرور ﷺ کے خدا کا فیصلہ ما ینبغی
شاعری کو ان کی خاطر کہہ دیا ما ینبغی (ص۵۹)
قوسین میں ملن ہوا ربّ و رسول ﷺ کا
ہے دید عاجزانہ ہیجانی خیال (ص۶۵)
جاءوک کی نوید خدا سے کھلا یہ راز
خاکِ مدینہ زخمِ خطا کا ہے اندمال (ص۶۸)
بین السطور واضح خالق کا اقتضا ہے
قوسین متصل ہوں تو نام دائرہ ہے (ص۷۲)
قصرِ دنا کی سوچو آئینہ کاریاں بھی
آئینے کے مقابل آخر کو آئینہ ہے (ص۷۴)
رب نے اسرا میں محبوب ﷺ سے یہ کہا
"اُدنُ مِنّی" نہ یہاں اور کوئی نہیں (ص۸۷)

سرِّ معراج ہے قابَ قوسین میں
استعارہ یہاں اور کوئی نہیں (ص ۸۸)

آئنہ آئنہ گر کے نزدیک تھا
حرفِ قوسین سے کھنچ گئے دائرے (ص ۹۰)

دفترِ نعت (۵۲واں مجموعہ)

اسرا کی رات ایسی ملاقات رات تھی
خالق کی ذات تھی یا پیمبر ﷺ کی ذات تھی (ص ۱۳)

جب جا رہے تھے قصرِ دنا کی طرف حضور ﷺ
زیرِ قدوم پاک نبی ﷺ کائنات تھی (ص ۱۴)

تھا زنیم ابن مغیرہ بولہب بدبخت تھا
عاص بن وائل پہ حرفِ کبریا ابتر رہا (ص ۱۷)

جس سے فاوحیٰ کے ہوں مقامات نور زا
حاجت ہماری روح کو اس روشنی کی ہے (ص ۲۹)

یعبادی کے نہیں مصداق جو
کیسے پائیں رب کی وہ رحمت کوئی (ص ۳۲)

اوحیٰ فاوحیٰ نے ہے چھپایا مکالمہ
کیا کچھ کہا حضور ﷺ نے اور رب سے کیا سنا (ص ۳۶)

رب نے رفعنا ذکرِ نبی ﷺ کے لیے کہا
یوں رفعتیں ہیں اس کے مقرب سے منسلک (ص ۳۸)

قربِ قوسین رہا جشنِ طرب کی رونق
عرش پہ آج بھی قائم ہے رجب کی رونق (ص ۳۵)

اپنے سرکار ﷺ سرِ قصرِ دنا پہنچے ہیں
خاک سے آگے تو ممکن نہیں اپنی آواز (ص ۹۰)

ہیں وہ شاہد بھی، مبشر بھی ہیں، مزمل بھی
رب کے ایما سے ہمیں راز بتانے والے (ص ۹۷)

ان کو تخریب سے آقا ﷺ نے رہائی بخشی
جتنے تھے سرورِ عالم ﷺ کو ستانے والے (ص ۹۷)

پڑھ کے قرآن سمجھ رہا ہوں میں
ہے لعمرک قسم بہ جانِ کرم (ص ۹۸)

نورانیت فزا نہ تھا پہلے تو روئے دید
والنجم سورہ ہی سے ملی ہا و ہوئے دید (ص ۷۵)

تھیں صورتیں تو ویسے بھی دیدار کی بہت
اسرا میں پہ دنا نے رکھی آبروئے دید (ص ۷۵)

مدحِ احمد ﷺ (۵۳واں مجموعہ، "احمد" کے عدد ۵۳ ہوتے ہیں)

پڑھ کے قرآنِ مقدس میں رفعنا، ہم کو
کیوں نہ سرکار ﷺ کے ہو ذکر کی رفعت تسلیم (ص ۱۵)

ربّ و محبوب ﷺ میں الفت کو سمجھنے کے لیے
کرنا قوسین میں او ادنیٰ کی قربت تسلیم (ص ۱۶)

کرنا ہوا جو سیروا کے احکام پہ عمل
بندے نے رستہ طیبۂ اقدس کا ہی لیا (ص ۲۰)

اعلامیہ ہے سورۂ کوثر یقین کر
ان ﷺ کے معاندین ہیں ابتر یقین کر (ص ۲۱)

وہ خُلق بیاں جس کا ہوا سورہ قلم میں
سرکار ﷺ کا کردار ہے اور دیدۂ حیراں (ص ۲۷)

رحمت ہیں رؤف اور رحیم اپنے نبی ﷺ ہیں
الطاف کی بوچھار ہے اور دیدۂ حیراں (ص ۲۷)

ما ینطق کہتا ہے یہ فرمانِ خدا ہے
سرکار ﷺ کی گفتار ہے اور دیدۂ حیراں (ص ۲۷)

اعدا کبھی تخریب سے فاتح نے بچائے
یہ عفو کا معیار ہے اور دیدۂ حیراں (ص ۲۸)

پایا کہ تھے مہمان نبی ﷺ قصرِ دنا میں
ہے جذبۂ الفت بھی مرا جذبۂ حیراں (ص ۳۰)

کہیں طور سینا کہیں عرشِ اعظم
یہاں ''ادنُ منّی'' وہاں لن ترانی (ص ۳۸)

جو قصرِ دنا کو تصور میں لائیں
تو باطن توازن ہو ظاہر توازن (ص ۳۳)

یوں تو رسُل میں فرق نہیں ہے کوئی مگر
تلک الرسل میں ثبت فضیلت ہے بیکراں (ص ۳۶)

سرِ اسرا کے ملن سے نہیں نسبت اس کی
طورِ سینا پہ جو دیکھا کیے موسیٰ منظر (ص ۴۸)

جب جا رہے تھے قصرِ دنا کی طرف حضور ﷺ
استادہ راستوں میں رہے گل فشاں ملک (ص ۶۸)

تلقین پہ مزکی رسول کریم ﷺ کے
نفسانی خواہشات کو اپنی کچلنا ہے (ص ۷۰)

مفاہیم کلامِ کبریا کی تہ میں تو اترو
ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں آئیں دیکھو آیتیں ساری (ص ۷۶)

تحمید رحمان (چوتھا مجموعہ حمد)

جن قرآنی الفاظ کا پورا حوالہ بنیادی تحریر میں آ چکا ہے اُن کے حامل اشعار یہ ہیں:

پڑھتا ہوں یوں بھی سورۂ احزاب بیش تر
صلِ علیٰ کا اس نے قرینہ سکھا دیا (ص ۱۰۰)

معراج میں کہا سنا جو کچھ تھا راز تھا
اوحیٰ سے فاش ہو گیا راز خطاب ذات (ص ۹)

ہوئیں کیا پردۂ اسرا میں باتیں ان کی آپس میں
فاوحیٰ سے یہ ظاہر ہے کہ تھا کچھ رازدارانہ (ص ۱۰۴)

تھا شب اسرا میں جب فرمانِ او ادنیٰ قریب
تب ہوئے تھے اپنے خالق سے مرے آقا ﷺ قریب (ص ۱۲)

یہ اھدنا الصراط کی دل سے کرے دعا
بندے سے تو یہی رہی غفار کی طلب (ص ۳۲)

روح نے جو بلیٰ الاپا تھا
وہ سبق اب بھی مجھ کو ازبر ہے (ص ۴۸)

خدا نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی خاطر
دنا کے قصر سے بھیجی تھی اک وصالی ہوا (ص ۷۹)

ہر اک عالم کی خاطر رب کا جو حرفِ سکینت ہے
وہی تو رحمت للعالمین ﷺ کی معنونیت ہے (ص ۸۵)

قربِ قوسین میں ما زاغ بصارت والی
ایک شب ہستی تھی سرکار ﷺ کی مہماں رب کی (ص ۴۵)

البدیع و القویٰ و الوکیل اللہ نے
ایک حرفِ کُن سے ہر اک چیز کو پیدا کیا (ص۲۸)
انضباطِ کائنات اک حرفِ کُن سے کر دیا
انبساط و غم کا خالق کون ہے اس کے سوا (ص۷۷)
ما زاغ کی نگاہیں ہی اس کو اٹھا سکیں
وحدت کے چہرے پہ جو پڑی ہے نقاب خاص (ص۱۰۲)
تزکی سرورِ عالم حبیب ﷺ کو اپنے
خدا نے بھیجا ہے بندوں کے تزکیے کے لیے (ص۳۸)

''تحمید رحمان'' میں کچھ ایسے قرآنی الفاظ بھی ہیں' جن کا حوالہ بنیادی تحریر میں نہیں' ایسے الفاظ کے حامل کچھ اشعار بھی حاضر ہیں:

اسلوب دیکھو کیسا کلامِ خدا کا ہے
ہر خاص بات اُس نے کہی ہے الا کے بعد (ص۹۳)

[الا بذکر اللہ تطمئن القلوب. الرعد۱۳:۲۸/ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون. یونس۱۰:۶۲]

اور کوئی بھی عبادت کے نہ لائق ٹھہرا
پہلے اِلّا سے جو اک ضربتِ لا آتی ہے (ص۵۱)

[اللہ لا الٰہ الّا ھو. البقرہ۲:۲۵۵]

احسنِ تقویم کی فرمائی سند اس کو عطا
سب سے اچھی جو ہے مخلوق' ہے انساں رب کی (ص۳۵)

[لقد خلقنا الانسان فی احسنِ تقویم. التین۹۵:۴]

سب کا ہے داد رس' سب کا فریاد رس
اکرم الاکرمیں' احسن الخالقیں (ص۹۵)

[فتبٰرک اللہ احسن الخالقین. المومنون۲۳:۱۴/احسن الخالقین اللہ ربکم ورب اٰباء کم الاوّلین. الصّٰفٰت۳۷:۱۲۵'۱۲۶]

البدیع و القویٰ و الوکیل اللہ نے
ایک حرفِ کُن سے ہر اک چیز کو پیدا کیا (ص۲۸)
الجمیل و البدیع و البصیر و السمیع
ناصر و ستّار و غفّار و صمد ہے کبریا (ص۳۲)

[بدیع السمٰوات والارض. البقرہ۲:۱۱۷/الانعام۶:۱۰۱]

خالقِ کون و مکاں' رحمان و ارحم اور کریم
الملک' الحیّ و الدائم ہے' الخبیر' العلیم (ص۳۰)

[الحیّ القیوم. البقرہ۲:۲۵۵]

خالقِ عوالم ہے' منعم حقیقی ہے
بے نیازی میں رب کی کب شریک کوئی ہے (ص۶۰)
خالقِ اعظم ہے محیی اور ممیت
ربّ ہر عالم ہے محیی اور ممیت (ص۵۲)
میں رہوں تعمیلِ حکمِ خالق و معبود میں
اِس حوالے سے ملے تو خوب ہے مقبولیت (ص۷۴)

[اللّٰہ خالق کل شیءٍ. الزمر۳۹:۶۲]

الخبیر و العلیم و الولی و الرءوف
جاننے والا ہے سب کچھ' اس سے کچھ مخفی نہیں (ص۳۱)

[واللّٰہ بما تعملون خبیر. البقرہ۲:۲۳۳]

یہ ذوالجلال کی قدرت کے سب مظاہر ہیں
مطیر' ابر' گلستاں' فضا' صبا' غنچے (ص۶۲)

[تبٰرک اسم ربک ذی الجلال والاکرام. الرحمٰن۵۵:۷۸]

آقا ﷺ نے ہم کو علم ہی ہونے نہیں دیا
ربّ جلیل کا ہے غضب کیا، جلال کیا (ص۲۹)

ہوں جو الفاظ کہیں حمد کے شایاں حاصل
ربّ الارباب کا ہو جائے گا عرفاں حاصل (ص۲۹)

یہ سبزہ زار، یہ بوٹے، یہ پھول، یہ خوشے
کرم یہ سارے ہیں انساں پہ ربّ العزت کے (ص۳۷)

ربّ ارحم نے طلب اب کے بھی فرمایا ہے
اک خبر اچھی یہ پہنچائی صبا نے ہم کو (ص۹۱)

تیرا ربّ ہے تری شاہ رگ سے قریں
یوں، تری آنکھ اسے دیکھ سکتی نہیں (ص۹۵)

[فسبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون. الانبیاء۲۱:۲۲]

لب پہ ہے ربّنا ظلمنا، اور
تیرے گھر کا ہر ایک چکّر ہے (ص۳۸)

[قالا ربنا ظلمنا انفسنا. الاعراف۷:۲۳]

وہ رحمان و ارحم ہے، منعم حقیقی
نبیوں کو رتبہ دیا اس نے عالی (ص۲۰)

رحمت رحمان ہے رحیم کہ وہ منّان ہے
دور کر دیتا ہے سارے غم کہ وہ منّان ہے (ص۳۱)

[الرحمان الرحیم. الفاتحہ۱:۳]

عزیز و رءوف و رحیم اور ہادی
ہیں تنزیہی رب کی صفات جمالی (ص۱۹)

رحمت ہیں، رؤف اور رحیم اپنے نبی ﷺ ہیں
الطاف کی بوچھار ہے اور دیدۂ حیراں (ص۲۷)

[ان اللہ بالناس لرءوف رحیم. البقرہ۲:۱۴۳/ان ربکم لرءوف رحیم. النحل۱۶:۷]

ہے کریم و ارحم و رحمان و رزّاق و رءوف
ہر کسی پہ مہرباں ہے لا شریک لہ (ص۳۲)

[ان اللہ ہو الرزّاق ذوقوۃ المتین الذاریات. ۵۱:۵۸]

الخبیر و العلیم و الولی و الرءوف
جاننے والا ہے سب کچھ، اس سے کچھ مخفی نہیں (ص۲۱)

[انہ بہم رءوف رّحیم. التوبہ۹:۱۱۷]

الجمیل و البدیع و البصیر و السمیع
ناصر و ستّار و غفّار و صمد ہے کبریا (ص۴۲)

جب قادر و قوی و صمد ہے فقط خدا
آگے کسی کے، رب کے سوا کیوں جھکے کوئی (ص۳۹)

[انک انت السمیع العلیم. البقرہ۲:۱۲۷/انہ ہو السمیع البصیر. بنی اسرائیل۱۷:۱/انہ ہو السمیع البصیر. المؤمن۴۰:۵۶/لیس کمثلہ شیءٌ وہو السمیع البصیر. الشوریٰ۴۲:۱۱/اللہ الصمد. الاخلاص۱۱۲:۲]

الرشید و اللطیف و الشکور و الرءوف
الجلیل، الکافی، الحق ہے جہانوں کا خدا (ص۴۲)

[واللہ شکورٌ حلیم. التغابن۶۴:۱۷]

عزیز و رءوف و رحیم اور ہادی
ہیں تنزیہی رب کی صفات جمالی (ص۱۹)

[واللہ عزیز ذوانتقام۔ آل عمران۳: ۴/واللہ عزیزٌ ذوانتقام۔ المائدہ۵: ۹۵/ان اللہ عزیز حکیم۔الانفال۸:۱۰]

خالق کون و مکاں، رحمان و ارحم اور کریم
الملک، الحیّ و الدائم ہے الخبیر، العلیم (ص۲۰)

الخبیر و العلیم و الولی و الرء وف
جاننے والا ہے سب کچھ اس سے کچھ مخفی نہیں (ص۲۱)

[انک انت السمیع العلیم۔ البقرہ۲:۱۲۷]

وہ جو قدوس و غفار و منّان ہے
اس کی رزّاقیت کا ہے سب کو یقیں (ص۹۶)

ہُوا ان سے غفار و منّان راضی
صحابہؓ تھے سرکار ﷺ کے سب درخشاں (ص۹۸)

[رب السمٰوات والارض وما بینھما العزیز الغفار۔ صٓ۳۸:۶۶]

ممنونِ لطف ہائے کریم و غفور سب
ہیں قدرتِ قدیر کے تابع اُمور سب (ص۲۵)

آئے گا آخر سامنے سارا کیا دھرا
دے گا قدیر حشر میں سب کو جزا سزا (ص۹۹)

[ان اللہ غفور رّحیم۔البقرہ۲:۱۷۳/ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر۔ البقرہ۲:۲۰،۱۰۶،۱۰۹،۱۴۸،۲۵۹،۲۸۴............]

جب قادر و قوی و صمد ہے فقط خدا
آگے کسی کے، رب کے سوا کیوں جھکے کوئی (ص۳۹)

[قل ان اللہ قادر علی ان ینزل آیہ۔ الانعام۶:۳۷]

وہ قدوس و قیوم و دائم ہے، اس کے
تصرف سے باہر نہیں چیز کوئی (ص۲۱)

وہ جو قدوس و غفار و وہاب ہے
اس کی رزّاقیت کا ہے سب کو یقیں (ص۹۶)

[ھو اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الملک القدّوس السّلٰم المؤمن المھیمن العزیز الجبّار المتکبر۔الحشر۵۹:۲۳/الملک القدوس العزیز الحکیم۔ الجمعہ۶۲:۱]

البدیع و القویّ و الوکیل اللہ نے
ایک حرفِ کُن سے ہر اک چیز کو پیدا کیا (ص۲۸)

یہ حکم ہے قوی و قیوم کا، جو باعث
الوان اور طبائع میں اختلاف کا ہے (ص۱۴)

جب قادر و قوی و صمد ہے فقط خدا
آگے کسی کے، رب کے سوا، کیوں جھکے ہوئی (ص۳۹)

[ان اللہ قویٌّ شدید العقاب۔الانفال۸:۵۲/ان ربک ھو القویّ العزیز۔ ھود۱۱:۶۶/ان اللہ قویٌّ عزیز۔الحدید۵۷:۲۵/وھو القوی العزیز۔ الشوریٰ۴۲:۱۹]

وہ قدوس و قیوم و دائم ہے، اس کے
تصرف سے باہر نہیں چیز کوئی (ص۲۱)

[الحیّ القیّوم۔ البقرہ۲:۲۵۵]

ممنونِ لطف ہائے کریم و غفور سب
ہیں قدرتِ قدیر کے تابع اُمور سب (ص۲۵)

[ومن کفر فانّ ربّی غنیّ کریم۔ النمل۲۷:۴۰]

لامکاں ہے، لا زماں ہے لا شریک لہ
خالقِ کون و مکاں ہے لا شریک لہ (ص۳۲)

[رب العلمین لا شریک لہ. الانعام۶:۱۶۳]

الرشید و اللطیف و الشکور و الرءوف
الجلیل' الکافی' الحق ہے جہانوں کا خدا (ص۴۲)

[وھو اللطیف الخبیر. الانعام۶:۱۰۳/الملک۶۷:۱۴/ان اللہ لطیف خبیر. الحج۲۲:۶۳]

مرتب شکل جو دیتی ہے نظم ہر دو عالم کو
وہی تو مالک و مختار کی نادیدہ قوت ہے (ص۸۶)

[مالک یوم الدین. البقرہ۲:۴/مالک الملک. آل عمران۳:۲۶]

خالق اعظم ہے محیی اور ممیت
رب ہر عالم ہے محیی اور ممیت (ص۵۲)

[اذ قال ابرٰھم ربی الذی یحیی ویمیت. البقرہ۲:۲۵۸/واللہ یحیی ویمیت. آل عمران۳:۱۵۶]

لطف و اکرامِ مہیمن کے میں قرباں جاؤں
ہو گیا چوتھا مجھے حمد کا دیواں حاصل (ص۲۶)

ذاکرینِ خدائے مہیمن کا بھی
تذکرہ ہو نہ کیوں انجمن انجمن (ص۳۴)

[لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلٰم المؤمن المھیمن العزیز الجبّار المتکبر. الحشر۵۹:۲۳]

البدیع و القویّ و الوکیل اللہ نے
ایک حرفِ کُن سے ہر اک چیز کو پیدا کیا (ص۴۸)

[قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل. آل عمران۳:۱۷۳]

الخبیر و العلیم و الولی و الرءوف
جاننے والا ہے سب کچھ اس سے کچھ مخفی نہیں (ص۲۱)

[وھو الولی الحمید. الشوریٰ ۴۲:۲۸]

القاب یوں نبی ﷺ کو خدا نے بہت دیے
"یاایھا الرسول" رہا ہے خطاب خاص (ص۱۰۴)

[یاایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر. المائدہ۵:۴۱/یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک. المائدہ۵:۶۷]

اس کی تو شادابیاں قائم ہیں یوم الدین تک
باغِ حمد و نعت میں در آئے گی کیونکر خزاں (ص۲۵)

[مالک یوم الدین. الفاتحہ ۱:۳]

❁❁❁❁❁
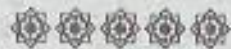
قرآنی الفاظ
یا ان کے مادوں کے اشتقاقی الفاظ کا
نعوتِ محمود کی ردائف میں استعمال

شاعرِ نعت راجا رشید محمود صاحب کے 50 اُردو مجموعہ ہائے نعت قریباً 5500 صفحات پر مشتمل ہیں' ان میں غزل کی ہیئت میں 2534 نعتیں ہیں' ان 2534 نعتوں میں 27 ہزار اشعار ہیں۔ اڑھائی ہزار فردیات' 66 مخمسات' 53 تضمینیں' 13 نظمیں' مثلث کے 27' مسدس کے 18' اور مربع کے 7 بند ان کے علاوہ ہیں۔

غزل اور فردیات کی ہیئت میں قریباً 1500 ردیفیں استعمال ہوئی ہیں' ان میں زیادہ ترئی ہیں جو آج تک شعراءِ نعت کے استعمال میں نہیں آئیں۔ اس طرح' دنیا میں ردائف کے تنوع میں بھی کوئی اور شاعر ان کا ہم پلہ نہیں۔ لیکن ہم زیرِ نظر مضمون میں ان کی ایسی ردیفوں کا ذکر کر رہے ہیں جو قرآنی الفاظ کی صورت میں ہیں یا قرآنی مادوں کے اشتقاقی الفاظ پر مبنی ہیں۔

پھر ردائف کے علاوہ قوافی میں اور متن میں قرآن کے الفاظ یا ان مادوں کے اشتقاقی الفاظ کی اتنی کثرت ہے کہ ان کے فہمِ قرآن اور محبتِ قرآن کے مظاہر پر قاری حیران رہ جاتا ہے۔ لیکن یہاں ہمارے پیشِ نظر صرف ان کی ردیفیں ہیں اور ان میں بھی ''عرفانِ نعت'' (ان کے بیسویں مجموعۂ نعت) کی وہ 63 نعتیں شامل نہیں جو خالص قرآنی الفاظ و تراکیب پر مشتمل ہیں۔

ان ردائف کے حوالے سے بھی' میں یہاں صرف مطلع ہی درج کر رہی ہوں' مطلعوں میں شاعر کی قدرتِ کلام کا امتحان ہوتا ہے کہ ردیف بھی بولتی ہوئی نظر آئے اور قافیے جان دار ہوں' پھر دونوں مصرعے یک جان ہوں اور موضوع کی وضاحت میں اپنی

موجودگی کا جواز رکھتے ہوں۔ قارئینِ محترم دیکھ سکتے ہیں کہ ان حوالوں سے یہ مطلع کیا کہتے ہیں۔ اگر مستقبل کا کوئی محقق ان میں موجود محاسنِ سخن سامنے لائے گا تو نظریں مزید خوشگوار حیرت کا شکار ہوں گی۔

قارئینِ کرام محسوس فرمائیں گے کہ بعض ردیفیں کئی کئی الفاظ پر مشتمل ہیں اور ان میں ایک سے زیادہ الفاظ کی بنیاد قرآن پر ہے لیکن انھیں میں نے نہیں چھیڑا۔ میری اس کاوش کا مقصد اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ نعوتِ محمود پر قرآن مجید کے اثرات بہت ہیں۔ موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ مقصود نہیں۔

میں نے اپنے بھائیوں اظہر محمود (جن کی مطبوعہ تصانیف و تالیفات یہ ہیں: سرکار ﷺ دی سیرت: سال وار' سرکار ﷺ دی جنگی زندگی' حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا' حضور ﷺ دا ویریاں نال سلوک' نور نبی ﷺ دیاں کرناں' ردائفِ نعت حصہ اوّل و حصہ دوم۔ ترتیب و تدوین۔ نعت کے حوالے سے پاکستان کی شناخت: راجا رشید محمود) ان میں پہلی اور دوسری کتاب پر انھیں فاروق احمد لغاری اور رفیق احمد تارڑ (صدور مملکت) سے صدارتی ایوارڈ مل چکے ہیں) اور راجا اختر محمود (جن کی تین کتابیں: ہُوا یہ کہ.....' مجھے ان ﷺ سے پیار ہے' اور ہمارے حضور ﷺ کی زندگی' اشاعت پذیر ہوئیں۔ اور ''ہُوا یہ کہ.....'' پر انھیں میاں محمد نواز شریف (وزیراعظم پاکستان) نے خصوصی ایوارڈ دیا) کی معاونت سے زیرِ نظر کام کیا ہے۔

اس کام میں مجھے میرے بزرگ کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری کی معاونت حاصل رہی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

میرے عزیز بھائی ڈاکٹر پروفیسر سید محمد سلطان شاہ گلاسگو میں نہ ہوتے اور بزرگ بھائی ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور (صدر شعبۂ اُردو جی سی یونیورسٹی' فیصل آباد) اپنی منصبی ذمہ داریوں میں بہت زیادہ مصروف نہ ہوتے تو ان کی رہنمائی میں یہ کام مزید بہتر ہو سکتا تھا۔ ان دونوں بھائیوں سے میری ملاقات تو کبھی نہیں ہوئی لیکن نعت سے اور شاعرِ نعت راجا رشید محمود (میرے ابا جان) سے ان کی محبت ''الم نشرح'' ہے۔

(ش۔ک)

ماشاء اللّٰہ (البقرہ۲:۱۰۶)

اکرامِ نبی (ﷺ) الطافِ خدا سبحان اللّٰہ ماشاء اللّٰہ
لب پر ہے نبی (ﷺ) کی نعت سدا سبحان اللّٰہ ماشاء اللّٰہ (صدحت شوق۔ ص۷۷)

ان شاء اللّٰہ (البقرہ۲:۱۰۶)

حشر کے روز نہ جھکائے گی ان شاء اللّٰہ
نعت کے گیت زباں گائے گی ان شاء اللّٰہ (دیوانِ نعت۔ ص۶۱)

حاشا و کلا (حاش للّٰہ۔ یوسف۱۲:۳۱/ کلا۔ المدثر۷۴:۳۲/ مریم۱۹:۷۹)

ثنا خیرِ سرور (ﷺ) کی حاشا و کلا
نہیں چاہ اندر کی حاشا و کلا (منہاجِ نعت۔ ص۲۶)

وفا (وف ی۔ البقرہ۲:۴۰)

مدینے سے ہے امیدِ وفا نوید وفا
رسا ہُوا جو وہاں وہ ہے مستفیدِ وفا (مدحتِ سرور۔ ص۴۷)

کردار بھی وفا کا ہو بولیں جو لب وفا
حُبِّ رسول (ﷺ) کی ہیں علامت ادب وفا (قاموسِ نعت۔ ص۵۰)

کردار بھی وفا کا ہو بولیں جو لب "وفا"
یوں پیشِ مصطفیٰ (ﷺ) ہو وفا پیشِ رب وفا (قاموسِ نعت۔ ص۳۸)

رضا (رض ی۔ المائدہ۵:۱۱۹)

میں نے جو پوچھ لی کبھی افکار کی رضا
پیشِ حضور (ﷺ) ہوں یہ تھی اشعار کی رضا (منہاجِ نعت۔ ص۸۲)

ضیا (ض وء۔ یونس۱۰:۵)

جگمگاتی ہے لبوں پر جن کی مدحت کی ضیا
حشر میں مل جائے گی ان کی شفاعت کی ضیا (وارداتِ نعت۔ ص۷۸)

عطا (ع ط و۔ ھود۱۱:۱۰۸)

تحریر پہ اندازۂ تاثیر عطا ہو
سرکار (ﷺ)! مرے انس کی تحریر عطا ہو (اوراقِ نعت۔ ورق۲۹)

تعالی اللّٰہ (ع ل و۔ الانعام۶:۱۰۰)

رسول محترم (ﷺ) کی شانِ یکتائی تعالی اللہ
نبی (ﷺ) کی سب جہانوں پر ہے آقائی تعالی اللہ (تسبیحِ نعت۔ ص۳۴)

وہّاب (وہ ب۔ آل عمران۳:۸)

اُدھر نبی (ﷺ) کے لیے ہے محبت وہّاب
اِدھر حضور (ﷺ) کے محبوب حضرتِ وہّاب (مدحِ سرکار ﷺ۔ ص۸۳)

حب (ح ب ب۔ المائدہ۵:۱۸)

پہنچنا چاہیے سب تک پیام حُبِّ رسول (ﷺ)
زمانے بھر میں ہو جاری نظام حُبِّ رسول (ﷺ) (مدحِ سرکار ﷺ۔ ص۴۳)

رب (ر ب ب۔ الفاتحہ۱:۱)

رہا کبھی نہیں واقفِ الم کا میں یا رب
کہ تھا نعوت میں عادی نہ کم کا میں یا رب (بیانِ نعت۔ ص۱۲)

حمدِ خدا سے ہو یہ کرم ربِّ ذوالجلال
کرتا رہوں میں نعت رقم ربِ ذوالجلال (حمد میں نعت۔ ص۱۰۵)

جس سے تو نعتِ پیمبر (ﷺ) کی لکھائے یا رب
گیت وہ تیری عنایات کے گائے یا رب (حمد میں نعت۔ ص۱۰۷)

سبب (س ب ب۔ الکہف۱۸:۸۴)

مہرباں ہم پہ ہے رب آقا (ﷺ) کی نسبت کے سبب
خُلد میں جائیں گے ہم ان کی محبت کے سبب (ورفعنا لک ذکرک۔ ص۴۴)

سوچو اسرا میں نبی (ﷺ) کی لامکانی کے سبب
یہ ہے رتبہ ان کا رب کی مہربانی کے سبب (نعت زریں۔ ص ۷۹)

طلب (ط ل ب۔ الکہف ۱۸:۴۱)

قسم خدا کی! نہیں قصرِ خسروی کی طلب
حضور (ﷺ)! مجھ کو تو ہے آپ کی گلی کی طلب (صباحِ نعت۔ ص ۶۳)

عجب (ع ج ب۔ الکہف ۱۸:۶۳)

راہِ بقیع راہ بتا ہے تو کیا عجب
صورت ہر ایک اور فنا ہے تو کیا عجب (صدائے نعت۔ ص ۲۶)

عذاب (ع ذ ب۔ الدخان ۴۴:۳۰)

ہم سہیں گے کب تلک سرکار (ﷺ) ذلت کا عذاب
دور پاکستان سے فرمائیں دہشت کا عذاب (کہکشانِ نعت۔ ص ۷۶)

قریب (ق ر ب۔ النساء ۴:۱۷)

جب ہُوا سرکار (ﷺ) کے روضے کا در اپنے قریب
ہو گیا بے شبہ حسنِ مستقر اپنے قریب (مدحِ سرکار ﷺ۔ ۱۱۵)

لقب (ل ق ب۔ الحجرات ۴۹:۱۱)

اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں خیر الوریٰ لقب
آقا حضور صلِ علیٰ کا ہے کیا لقب (حدیثِ شوق۔ ص ۹۵)
مُوئے سرِ نبی (ﷺ) کو تھا والّیل کا لقب
از روئے وحیِ کبریا والّیل کا لقب (عرفانِ نعت۔ ص ۸۷)

محبوب (ح ب ب۔ المائدہ ۵:۱۸)

دستِ الفت سے بنائے خدوخالِ محبوب
کیوں نہ اللہ کو خوش آتا جمالِ محبوب (نیازِ نعت۔ ص ۹)

مطلوب (ط ل ب۔ الحج ۲۲:۷۳)

نبی (ﷺ) طالب ہیں تو غفار مطلوب
خدا طالب ہے تو سرکار (ﷺ) مطلوب (مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۳۶)

مواہب (و ہ ب۔ آل عمران ۳:۸)

اسرا کی رات رب کے دیدار کے مواہب
محبوب (ﷺ) سے تھے خالق کے پیار کے مواہب (نعت زریں۔ ص ۴۱)

نصیب (ن ص ب۔ النساء ۴:۳۲)

خوش بخت کو ہوا ہے نبی (ﷺ) کا حرم نصیب
طیبہ کی حاضری سے ہے محروم غم نصیب (ذوقِ مدحت۔ ص ۴۹)
اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے
مجھے نبی (ﷺ) کی محبت خدا نصیب کرے (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۴)

قدرت (ق د ر۔ المائدہ ۵:۳۳/ الانعام ۶:۶۵)

جو مان لے گی پیمبر (ﷺ) کا واسطہ قدرت
کرے گی حشر کا آسان مرحلہ قدرت (نعت زریں۔ ص ۴۷)

الفت (ا ل ف۔ آل عمران ۳:۱۰۳)

نعت توجیہِ بعثتِ الفت
جس سے پیدا لطافتِ الفت (اعتزازِ نعت۔ ص ۲۳)

ثابت (ث ب ت۔ ابراہیم ۱۴:۲۴)

شہرِ سرور (ﷺ) کا ہر اک گوشہ ارم ثابت ہُوا
رستگاری کو وہاں جانا اہم ثابت ہوا (تسبیحِ نعت۔ ص ۲۳)

ثبوت (ث ب ت۔ النحل ۱۶:۹۴)

عظمتِ سرکار (ﷺ) ہے خالق کی عظمت کا ثبوت
یہ پھٹی آنکھیں، کھلا منہ، میری حیرت کا ثبوت (شعاعِ نعت۔ ص ۴۱)

میرے دل سے پوچھ لو اسرار فطرت کا ثبوت
رحمتِ طیبہ کا کعبے کی جلالت کا ثبوت (حمد میں نعت۔ص ۹۵)

جنّت (ج ن ت۔البقرہ ۲:۳۵)

نبی (ﷺ) سے جو ہو سائلِ ہشت جنت
وہ خوش بخت ہے واصلِ ہشت جنت (مدحت سرور ﷺ۔ص ۵۹)
مانگو جو تم سیاحتِ جنت حضور (ﷺ) سے
مل جائے گی ریاستِ جنت حضور (ﷺ) سے (حدیث نعت۔ص ۲۵)

حقیقت (ح ق ق۔البقرہ ۲:۴۲)

یہ ہے تلخیصِ اسرارِ حقیقت
نبی (ﷺ) کی دیدِ دیدارِ حقیقت (بستان نعت۔ص ۲۳)
بیاں نہ کیوں کھول کر میں کر دوں تو مجھ سے پوچھے اگر حقیقت
حضور (ﷺ) ہیں دستگیر بے شک حضور (ﷺ) ناصر ہیں در حقیقت (بستان نعت۔ص ۲۵)
بتائے طور موسیٰ کی حقیقت
کہے عرش اپنے آقا (ﷺ) کی حقیقت (التفات نعت۔ص ۵۹)
نبی (ﷺ) کا نہیں ہے ادب بے حقیقت
جو ہیں اور باتیں وہ سب بے حقیقت (احتراز نعت۔ص ۵۲)

رحمت (ر ح م۔البقرہ ۲:۱۷۸)

دستِ مدحت سے چھڑا تارِ ربابِ رحمت
کھل گیا عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت (اوراق نعت۔ورق ۴۹)

رسالت (ر س ل۔الاعراف ۷:۷۹)

ہم یوں ہوئے فقیر رسالت مآب (ﷺ) کے
اکرام ہیں کثیر رسالت مآب (ﷺ) کے (بستان نعت۔ص ۶۲)

روحانیت (روح۔البقرہ ۲:۵۶)

ذاتِ خلاقِ جہاں ہے مصدرِ روحانیت
مظہرِ ذاتِ خدا ہیں مظہرِ روحانیت (قاموس نعت۔ص ۶۹)
خالقِ عالم کی ہے وحدانیت روحانیت
پہنچی دنیا تک نبی (ﷺ) کی معرفت روحانیت (قاموس نعت۔ص ۷۰)

عظمت (ع ظ م۔الحج ۲۲:۳۰)

راسخ ہوں دل میں گر شہِ بطحا (ﷺ) کی عظمتیں
زیرِ قدم ہوں قیصر و کسریٰ کی عظمتیں (حدیث شوق۔ص ۵۷)

سماعت (س م ع۔یونس ۱۰:۳۱)

مذکور ہے طیبہ کا مری خلدِ سماعت
طیبہ ہی کی باتیں ہیں تری خلدِ سماعت (مہر کرم۔ص ۲۶)

سیرت (س ی ر۔طٰہٰ ۲۰:۲۱)

فروغِ آگہی سیرتِ مجسم ذاتی سیرت
نمونہ ہے مسلماں کے لیے سرکار (ﷺ) کی سیرت (دیوان نعت۔ص ۲۳)
تمھارے میرے سبھی کے حضور (ﷺ) کی سیرت
ہماری جان ہے پیارے حضور (ﷺ) کی سیرت (ورفعنا لک ذکرک۔ص ۶۸)

صلوٰۃ (ص ل ۃ۔الاحزاب ۳۳:۵۶)

یہ بتاتا ہے کلامِ حق میں فرمانِ صلوٰۃ
ذاتِ والا ہے مرے آقا (ﷺ) کی شایانِ صلوٰۃ (صلی علی الصلوٰۃ۔ص ۷۰)

صورت (ص و ر ۃ۔الانفطار ۸۲:۸)

نعتِ سرکار (ﷺ) ہوئی جس کے سخن کی صورت
وہ نہ دیکھے گا کبھی رنج و محن کی صورت (حرف نعت۔ص ۲۶)

سرکار (ﷺ) پہ اترا ہے جو الہام کی صورت
اس دین میں کوئی نہیں ابہام کی صورت (شعاعِ نعت۔ ص۱۹)

مداحِ سرکار (ﷺ) ہے جب کام کی صورت
ہے طیبہ رسائی مرے انعام کی صورت (وارداتِ نعت۔ ص۲۳)

ہے عمل میں حبیبِ غفور (ﷺ) کی صورت
یہ دین کو ہے سمجھنے کی منطقی صورت (قاموسِ نعت۔ ص۲۲)

کلامِ رب جو ہے ام الکتاب کی صورت
حدیثیں اس کے ہیں لُبِّ لباب کی صورت (قاموسِ نعت۔ ص۲۲)

درود لائے جو وافر حساب کی صورت
دکھائے خلد اسے قادرِ حساب کی صورت (قاموسِ نعت۔ ص۲۷)

اگر ہوں مذاقِ نظر خوب صورت
ہے طیبہ کی ہر رہگور خوبصورت (تسبیحِ نعت۔ ص۱۳۲)

عبادت (ع ب د۔ الکہف ۱۸:۱۱۰)

سنّت ہے، نہ کیوں کہیے صداقت کو عبادت
سمجھے ہیں پیمبر (ﷺ) کی اطاعت کو عبادت (دیوانِ نعت۔ ص۲۳)

لذت (ل ذ ت۔ صافات ۳۷:۴۶)

آبِ زمزم کی جو رب کے شہر میں ہیں لذتیں
اس کی خالق نے مدینے میں بڑھائیں لذتیں (تسبیحِ نعت۔ ص۳۱)

عزّت (ع ز ز۔ النساء ۴:۱۳۹)

رہے گا خادمِ سرکار (ﷺ) محشر میں بھی باعزت
جسے الفت نہیں سرور (ﷺ) سے، اس بندے کی کیا عزت (شعاعِ نعت۔ ص۹۵)

ہے متنِ مدحِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کا حاشیہ عزت
کراتی ہے زمانے سے پیمبر (ﷺ) کی ثنا عزت (دیوانِ نعت۔ ص۲۵)

وسعت (و س ع۔ طٰہٰ ۲۰:۹۸)

ہر شعبۂ حیات تک سیرت کی وسعتیں
یہ ہیں حضور پاک (ﷺ) کی رحمت کی وسعتیں (اعتزازِ نعت۔ ص۸۲)

پھیلاؤ عفو کا ہے تو رافت کی وسعتیں
دیکھو یہ ہیں حضور (ﷺ) کی رحمت کی وسعتیں (صدائے نعت۔ ص۸۹)

محبّت (ح ب ب۔ طٰہٰ ۲۰:۳۹)

طیبہ کو چلا جب بھی پیے جامِ محبت
پہنے ہوئے ہوتا ہوں میں احرامِ محبت (ذوقِ مدحت۔ ص۴۵)

ایمان بالیقیں ہے محبت رسول (ﷺ) کی
جب دل میں جاگزیں ہے محبت رسول (ﷺ) کی (حرفِ نعت۔ ص۸۸)

وجہِ سعادت شہرِ محبت
شہرِ رسالت شہرِ محبت (شہرِ کرم۔ ص۲۸)

اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے
مجھے نبی (ﷺ) کی محبت خدا نصیب کرے (ورفعنا لک ذکرک۔ ص۹۲)

سرکار (ﷺ) کی رضا سے اللہ ری محبت
خالق کی مصطفیٰ (ﷺ) سے اللہ ری محبت (تابشِ نعت۔ ص۱۱)

معرفت (ع ر ف۔ یونس ۱۰:۴۵)

کیوں نہ ہو لب پہ بیانِ معرفت
آقا و مولا (ﷺ) ہیں جانِ معرفت (مدحتِ سرور ﷺ۔ ص۲۸)

نجات (ن ج ا ت ۔ طٰہٰ ۲۰:۴۰)

مصطفیٰ (ﷺ) دیں گے ہمیں کیوں بے قراری سے نجات
ہم نہ جب تک پائیں گے عصیاں شعاری سے نجات (نیاز نعت۔ص ۴۵)

ندامت (ن د م ۔ یونس ۱۰:۵۴)

مقبول پیمبر (ﷺ) جو ہوا اشکِ ندامت
امراضِ خطا کی ہے دوا اشکِ ندامت (اوراقِ نعت۔ورق ۵۰)

نبوت (ن ب ا ۔ الانعام ۶:۸۹)

مبلغ ہوں میں خالق کی قسم ختمِ نبوت کا
اٹھا رکھا ہے ہاتھوں میں علم ختمِ نبوت کا (نیاز نعت۔ص ۲۶)

نورانیت (ن و ر ۔ المائدہ ۵:۴۴)

چاہتے ہو دل سے تم جو واقعی نورانیت
پاؤ ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں سرمدی نورانیت (فانوسِ نعت۔ص ۹۸)
تیری آنکھوں میں نہیں سرور (ﷺ) کی جب نورانیت
پھر تری قسمت میں لکھی رب نے کب نورانیت (کہکشانِ نعت۔ص ۶۵)

حدیث (ح د ث ۔ طٰہٰ ۲۰:۹)

پا لی اگر ہدایت احادیثِ پاک سے
رب کی ملی ہے رحمت احادیثِ پاک سے (التفاتِ نعت۔ص ۲۳)
اقوالِ مصطفیٰ (ﷺ) رہی خاصیتِ حدیث
ثابت کلامِ حق سے ہے حجیتِ حدیث (احرامِ نعت۔ص ۵۱)
تفہیمِ حق کا راستہ سرکار (ﷺ) کی حدیث
ہے گنجِ دینِ حق رسا سرکار (ﷺ) کی حدیث (صباحِ نعت۔ص ۷۵)

عبث (ع ب ث ۔ المومنون ۲۳:۱۱۵)

الفتِ آقا (ﷺ) نہ ہو تو تیرا اک اک دم عبث
ہے غلط لب پہ بیاں اور دل میں کیف و کم عبث (نیاز نعت۔ص ۱۵)

میراث (و ر ث ۔ الحدید ۵۷:۱۰)

سکونِ دل کی ہوئی یوں سلامتی میراث
نبی (ﷺ) کے حکم کی ہے میری عاجزی میراث (صباحِ نعت۔ص ۶۹)

خراج (خ ر ج ۔ المومنون ۲۳:۷۲)

مدیحِ خیرِ نبی (ﷺ) رنجِ جاں گُسل کا خراج
مگر یہ نعتِ نبی (ﷺ) ہے سکونِ دل کا خراج (دیوانِ نعت۔ص ۲۷)

معراج (ع ر ج ۔ الزخرف ۴۳:۳۳)

اور معلوم ہوں کیا راز و نیاز معراج
نازِ معراج تھا ہم دستِ نیازِ معراج (قندیلِ نعت۔ص ۷۱)
اس سے بڑھ کر نہیں انسان کی کوئی معراج
اصل میں تو ہے پیمبر (ﷺ) کی حضوری معراج (دیوانِ نعت۔ص ۲۸)

اصلاح (ص ل ح ۔ البقرہ ۲:۲۲۰)

کی ہے آقا (ﷺ) نے ان کی بھی اصلاح
جن کا مقصد نہ تھا کبھی اصلاح (مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۵۰)

روح (ر و ح ۔ بنی اسرائیل ۱۷:۸۵)

دفن کو جس کے لیے طیبہ ہے بعد از قبضِ روح
وہ بھی بجنت اچھوں سے اچھا ہے بعد از قبضِ روح (مناجاتِ نعت۔ص ۳۶)
طیبہ میں ہو میرا خواہاں قابضِ ارواح بھی
مجھ پہ یوں فرمائے احساں قابضِ ارواح بھی (نعتِ زریں۔ص ۱۹)

احمد ﷺ (ح م د ۔ الصف ۶۱:۶)

میں چپ اور کہے چشمِ نم نعتِ احمد (ﷺ)
کرم نعتِ احمدؐ، کرم نعتِ احمد (ﷺ) (نعت ۔ نمبر۵)

زندگی دیتا رہا مُردوں کو جو، اس شخص نے
تا قیامت زندگی کو اسمہٗ احمد (ﷺ) کہا (عرفانِ نعت ۔ ص۱۸۳)

بعد (ب ع د ۔ البقرہ۲:۵۶/ بنی اسرائیل۱۷:۸۵)

دفن کو جس کے لیے طیبہ ہے بعد از قبضِ روح
وہ بھی بخت اچھوں سے اچھا ہے بعد از قبضِ روح (عنایتِ نعت ۔ ص۳۶)

توحید (و ح د ۔ البقرہ۲:۱۶۳)

مقدر سے ملا ایقانِ توحید
کہ ہے آقا (ﷺ) کی الفت جانِ توحید (مدحِ سرکار ﷺ ۔ ص۱۲)

رشید (ر ش د ۔ ھود۱۱:۷۸)

جبکہ ہے حکمِ خدائے پاک کا محرم رشید
کیوں نہ ہو مدحت گرِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) رشید (وارداتِ نعت ۔ ص۳۱)

محمد ﷺ (ح م د ۔ آل عمران۳:۱۴۴/ الاحزاب۳۳:۴۰/ محمد۴۷:۲/ الفتح۴۸:۲۹)

مرے لب پہ دما دم نام آتا ہے محمد (ﷺ) کا
ادب اے ابنِ آدم! نام آتا ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت ۔ ص۳۰)

"زباں پہ میری، جس دم نام آتا ہے محمد (ﷺ) کا"
کرم مجھ پہ، سرِ الہام آتا ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت ۔ ص۳۱)

تصور روح و جاں میں یوں سماتا ہے محمد (ﷺ) کا
پگاہ و شام مجھ کو ذکر بھاتا ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت ۔ ص۳۲)

عجب انداز ایسا خسروانہ ہے محمد (ﷺ) کا
کہ تا روزِ قیامت ہر زمانہ ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت ۔ ص۳۳)

بنایا رب نے جو جو کچھ، وہ سارا ہے محمد (ﷺ) کا
وہ رحمت ہیں تو ہر شے پہ اجارہ ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت ۔ ص۳۴)

بہر جانب، بہر پہلو جو چرچا ہے محمد (ﷺ) کا
"رفعنا" کے اثر سے ذکر اونچا ہے محمد (ﷺ) کا (احرامِ نعت ۔ ص۳۵)

محمود (ح م د ۔ بنی اسرائیل۱۷:۷۹)

نعت جو مجھ سے ہو شایانِ مقامِ محمود
تو پکاریں مجھے محشر میں ثنا خوانِ مقامِ محمود (مدحتِ سرورِ ﷺ ۔ ص۶۳)

نبی (ﷺ) ہیں شافع اور سرخیلِ عاصیاں محمود
تو کیوں نہ لائے عقیدت کے ارمغاں محمود (التفاتِ نعت ۔ ص۷۲)

واحد (و ح د ۔ البقرہ۲:۶۱)

رسولِ پاک (ﷺ) کا محبوب ٹھہرا ایزداں واحد
حبیب اس کے بھی ہیں آخر شہِ ہر انس و جاں واحد (مدحِ سرکار ﷺ ۔ ص۱۰۱)

اقتدار (ق د ر ۔ المائدہ۵:۳۴)

دے چکا ہے ان کو ایسا ربِ اکبر اقتدار
باج دیتا ہے نبی پاک (ﷺ) کو ہر اقتدار (کتابِ نعت ۔ ص۷۳)

وقار (و ق ر ۔ نوح۷۱:۱۳)

سرکار (ﷺ) دیں گے جس کی ضمانت بصد وقار
جنت کو جائے گا وہ بہ سرعت بصد وقار (صدائے نعت ۔ ص۳۶)

انوار (ن و ر ۔ المائدہ۵:۴۴)

پایا ہے دو خیرِ بشر (ﷺ) چشمۂ انوار
ضوباریٔ رب کی ہے خبر چشمۂ انوار (قندیلِ نعت ۔ ص۲۷)

حائل نہ تھا اسرا میں کوئی پردۂ انوار
آئینے کے آگے جو تھا آئینۂ انوار (قندیل نعت۔ ص ۲۹)

خبر (خ ب ر۔ النمل ۲۷:۷)

ہو سکتا ہے تو لا کوئی بادِ صبا خبر
ہم کو کوئی دیارِ نبی (ﷺ) کی سنا خبر (بستان نعت۔ ص ۳۶)

اکثر (ک ث ر۔ الحج ۲۲:۱۸)

درود پاک پڑھنا جن کا ٹھہرا امتیاز اکثر
رہے الواثِ دنیا سے وہی تو بے نیاز اکثر (نبی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۱۷)

آخر (اخ ر۔ البقرہ ۲:۸، ۶۲، ۱۲۶، ۱۷۷......)

دعا جو دل سے اٹھتی ہے وہ رکھتی ہے اثر آخر
ملی مجھ کو دیارِ مصطفیٰ (ﷺ) کی رہ گزر آخر (وارداتِ نعت۔ ص ۲۶)
جو پایا مجھ کو حمد و نعت میں ثابت قدم آخر
کیا لطفِ نبی (ﷺ) کی شکل میں رب نے کرم آخر (حمد میں نعت۔ ص ۵۵)

محشر (ح ش ر۔ ق ۵۰:۴۴)

ہو گا سرور (ﷺ) کا جو دیدار میانِ محشر
کیسے ممکن ہے ملے ہم کو زیانِ محشر (متاعِ نعت۔ ص ۲۷)
جو آیا پوچھ گچھ کا مرحلہ سرِ محشر
بچا ہی لیں گے مجھے مصطفیٰ (ﷺ) سرِ محشر (وارداتِ نعت۔ ص ۲۹)

حضور (ح ض ر۔ آل عمران ۳:۳۰)

کرم نما جو ہُوا التفاتِ نعتِ حضور (ﷺ)
قدم قدم پہ ملے معجزاتِ نعتِ حضور (ﷺ) (نعت نمبر ۷)

بہ زبانِ کج مج بیانِ ناکارہ ہوں میرے حضور (ﷺ)
کس زباں سے آپ کی مدحت کروں میرے حضور (ﷺ) (حدیثِ شوق۔ ص ۱۲)
دل بن گیا مرا ارم آبادِ آنحضور (ﷺ)
کیا چیز ہے خدا کی قسم! یادِ آنحضور (ﷺ) (حدیثِ شوق۔ ص ۹۷)
تعارف اک یہ نمایاں مرے حضور (ﷺ) کا ہے
خدا کی معرفت عرفاں مرے حضور (ﷺ) کا ہے (احرامِ نعت۔ ص ۲۶)
مانگ لو لطفِ ذی کمالِ حضور (ﷺ)
فضلِ رزّاق ہے نوالِ حضور (ﷺ) (وارداتِ نعت۔ ص ۵۶)
کیوں نہ ہو غلبۂ خیالِ حضور (ﷺ)
ہے ارم تحفۂ خیالِ حضور (ﷺ) (وارداتِ نعت۔ ص ۵۸)
کھولیے صفحۂ خیالِ حضور (ﷺ)
ہے یہی نکتۂ وصالِ حضور (ﷺ) (وارداتِ نعت۔ ص ۶۰)
ظاہر ہوئی غفور کی وحدت حضور (ﷺ) سے
ہے فتح بابِ رازِ حقیقت حضور (ﷺ) سے (عظمتِ نعت۔ ص ۳۱)
مانگو جو تم سیادتِ جنت حضور (ﷺ) سے
مل جائے گی ریاستِ جنت حضور (ﷺ) سے (عظمتِ نعت۔ ص ۳۵)
کرتا ہے اعتماد جب رحماں حضور (ﷺ) پہ
نظریں لگیں نہ کیوں ہے احساں حضور (ﷺ) پہ (حرفِ نعت۔ ص ۸۲)

نظر (ن ظ ر۔ محمد ۴۷:۲۰)

مصطفیٰ (ﷺ) کے در پہ جو آشفتہ حال آیا نظر
بے نیازِ رنج و اندوہ و ملال آیا نظر (مدحتِ سرورِ ﷺ۔ ص ۳۲)

رکھتے ہیں غصّے کی وہ سب شیطان پر نظر
جس جس کی ہے حضور (ﷺ) کے فرمان پر نظر (دیوانِ نعت۔ ص ۳۰)

مصطفیٰ (ﷺ) کی ذی کمالی ہو مرے پیشِ نظر
اور ان کی بے مثالی ہو مرے پیشِ نظر (مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۱)

گھیرے میں بیماریوں کے ہوں' نبی ہی (ﷺ) اک نظر
جانتا ہوں' آپ کی کافی ہے شافی اک نظر! (تسبیحِ نعت۔ ص ۵۹)

جس پہ ہو جائے جنابِ ہاشمی (ﷺ) کی اک نظر
اس پہ شیطاں کی پڑے گی بے بسی کی اک نظر (تسبیحِ نعت۔ ص ۶۰)

رحمت و رافت کی اور الطاف کی دائی نظر
صرف ہے میرے حبیبِ کبریا (ﷺ) ہی کی نظر (تسبیحِ نعت۔ ص ۵۸)

حسیں تر ہے یہ انقلابِ نظر
کہ ہے دیدِ طیبہ شبابِ نظر (بستانِ نعت۔ ص ۱۵)

اک نعت ہو رہی ہے رقم جاذبِ نظر
یوں ہو رہا ہے میرا قلم جاذبِ نظر (قانونِ نعت۔ ص ۸۲)

جس طرف فرمائیں گے سرور (ﷺ) نظر
کام آئے گی سرِ محشر نظر (نعت زریں۔ ص ۲۳)

شعر (ش ع ر۔ یٰس ۶۹:۳۶)

خاکِ مدینہ سے جو اُٹا ہے شعورِ شعر
میری عقیدتوں کی جزا ہے شعورِ شعر (اوراقِ نعت۔ ورق ۴)

سفر (س ف ر۔ المائدہ ۶:۵)

شہرِ رسولِ پاک (ﷺ) کو ہے مستقل سفر
ہر دوسرا سفر ہے مجھے جاں گسل سفر (تابشِ نعت۔ ص ۳۹)

تیرا مدینے کی طرف ہے جو ہدف سفر
اس سے نہیں ہے کوئی بڑا باشرف سفر (اعتراز نعت۔ ص ۲۸)

مسافر (س ف ر۔ المائدہ ۶:۵)

دربار میں پا جائیں کہیں بار مسافر
ہیں آپ کے مسکن کے جو سرکار (ﷺ) مسافر (نیاز نعت۔ ص ۳۲)

فکر (ف ک ر۔ سبا ۴۶:۳۴)

مجھ کو ہے آقا (ﷺ) کے در پہ ہاتھ پھیلانے کی فکر
اور رضواں کو لگی ہے مجھ کو بہلانے کی فکر (صباحِ نعت۔ ص ۲۳)

مدحِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) فیصلہ ہے فکر کا
اور اس میں قلبِ اختر رہنما ہے فکر کا (بستانِ نعت۔ ص ۲۱)

عظمتِ سرور (ﷺ) کے استصواب میں اربابِ فکر
پوچھیں' پائیں خود کو استعجاب میں اربابِ فکر (عظمتِ نعت۔ ص ۱۶)

نور (ن و ر۔ المائدہ ۴۴:۵)

سرکار (ﷺ) جانِ نور ہیں' سرکار (ﷺ) شانِ نور
چھایا ہے ہر جہان پہ یہ سائبانِ نور (منہاجِ نعت۔ ص ۸۰)

وہ جن کے سامنے آقا (ﷺ) کا تھا تنِ پُر نور
فرشتے تھامتے تھے ان کا دامنِ پُر نور (نیازِ نعت۔ ص ۱۴)

ظہور (ظ ہ ر۔ الحدید ۱۳:۵۷)

پہلے ہُوا جہان میں سرکار (ﷺ) کا ظہور
بعد اس کے' ہر اک ثابت و سیّار کا ظہور (تابشِ نعت۔ ص ۵۹)

ظاہر (ظ ہ ر ۔ الحدید ۵۷:۱۳)

نبی (ﷺ) کے ہیں قرآں سے القاب ظاہر
لقب سب کے سب تھے جہاں تاب ظاہر (حمد میں نعت ۔ ص ۱۰۱)

خیر (خ ی ر ۔ البقرہ ۲:۵۴)

دنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکرِ خیر
محشر میں وہ سنیں گے مدینے کا ذکرِ خیر (شہر کرم ۔ ص ۳۳)

چاہی مرے حضور (ﷺ) نے انسانیت کی خیر
ہو گی حضور (ﷺ) ہی کے سبب عاقبت کی خیر (تسبیح نعت ۔ ص ۱۲۹)

غیر (غ ی ر ۔ فاطر ۳۵:۳)

غیر آقا (ﷺ) کا جو ہے میرا غیر
ان کا جو ہے نہیں ہے اپنا غیر (مدیح سرکار ﷺ ۔ ص ۱۱۰)

فقیر (ف ق ر ۔ الحج ۲۲:۲۸/القیامہ ۷۵:۲۵)

جو فقیرِ حق ہیں وہ ہیں حق کے مظہر کے فقیر
شاہ ان کو کر دیا سرکار (ﷺ) نے کر کے فقیر (کہکشانِ نعت ۔ ص ۷۳)

توقیر (و ق ر ۔ نوح ۷۱:۱۳)

بے وقر ہیں ہم عجب توقیر عطا ہو
محبوبِ خدا (ﷺ)! راحت توقیر عطا ہو (اوراقِ نعت ۔ ورق ۳۰)

اے شاہِ عرب (ﷺ)! خلعتِ توقیر عطا ہو
ہے حسنِ طلب خلعتِ توقیر عطا ہو (اوراقِ نعت ۔ ص ۳۱)

تصویر (ص و ر ۃ ۔ الانفطار ۸۲:۸)

جس کی نظروں میں بسی شہرِ نبی (ﷺ) کی تصویر
اس کو ہے وجہِ خوشی شہرِ نبی (ﷺ) کی تصویر (شہر کرم ۔ ص ۳۲)

اعزاز (ع ز ز ۔ النساء ۴:۱۳۹)

بلاوا طیبہ کا دنیا سے ہے جدا اعزاز
مرے لیے ہے یہ واللہ! اک بڑا اعزاز (شہر کرم ۔ ص ۵۹)

فائز (ف و ز ۔ الحشر ۵۹:۲۰)

آخر ہے نعت گوئے نبی (ﷺ) فائز المرام
دراصل بندہ ہے تو وہی فائز المرام (نعت زریں ۔ ص ۱۱)

اُنس (ا ن س ۔ طٰہٰ ۲۰:۱۰)

مدینہ شہرِ عطا ہے دیارِ اُنس و وفا
ہمارے دل میں بسا ہے دیارِ اُنس و وفا (شہر کرم ۔ ص ۳۳)

مقدس (ق د س ۔ طٰہٰ ۲۰:۱۲)

آرام گاہِ سرور (ﷺ) وہ روضۂ مقدس
ہے خوبیوں کا مظہر وہ روضۂ مقدس (شہر کرم ۔ ص ۹۹)

ہر مراد پاتا ہوں طیبۂ مقدس سے
خوش نصیب ٹھہرا ہوں طیبۂ مقدس سے (شہر کرم ۔ ص ۵۱)

مسکن حبیبِ خالق (ﷺ) کا ہے بڑا مقدس
دیکھا ہے شہر کوئی اس شہر سا مقدس؟ (مشعلِ نعت ۔ ص ۵۹)

نفس (ن ف س ۔ البقرہ ۲:۴۸)

قسمت پہ مفتخر نہ ہو کیونکر یہ ہر نفس
مدحت سرا نبی (ﷺ) کا ہے اختر یہ ہر نفس (بستانِ نعت ۔ ص ۳۱)

فردوس (الکہف ۱۸:۱۰۷/المومنون ۲۳:۱۱)

نہ ہو کیوں مدح خواں شایانِ فردوس
نبی (ﷺ) کی نعت ہے عنوانِ فردوس (صحیفۂ شوق ۔ ص ۹۹)

محسوس (ح س س۔الانبیاء۲۱:۱۲)

کسی کو مصطفیٰ (ﷺ) کی منزلت محسوس ہوتی ہے
تو گویا کبریا کی معرفت محسوس ہوتی ہے (احرامِ نعت۔ص۸۵)

خاص (خ ص ص۔الانفال۸:۲۵)

آقا حضور (ﷺ) مجھ پہ کریں لطف آج خاص
محتاج خاص ہوں، ہے مری احتیاج خاص (فانوسِ نعت۔ص۳۲)

خلوص (خ ل ص۔مریم۱۹:۵۱)

وا ہوئے ذکرِ نبی (ﷺ) میں لب، کھلا بابِ خلوص
لطفِ خلاقِ جہاں سے ہوں عطا یابِ خلوص (حدیثِ شوق۔ص۱۲۹)

اغماض (غ م ض۔البقرہ۲:۲۶۷)

نعتِ سرکار (ﷺ) سے جس شخص نے برتا اغماض
اس کی تقدیر میں اللہ نے لکھا اغماض (دیوانِ نعت۔ص۴۳)

محیط (ح و ط۔البروج۸۵:۲۰)

بلاوا طیبہ کا ہے میری بے زری پہ محیط
نبی (ﷺ) کی چشمِ عنایت ہے بے بسی پہ محیط (شہرِ کرم۔ص۸۴)

واعظ (و ع ظ۔الشعراء۲۶:۱۳۶)

یہ ہے سرور (ﷺ) کی بتائی ہوئی حکمت واعظ
علم لاتا نہیں عالم میں رعونت واعظ (مینائے نعت۔ص۷۰)

تابع (ت ب ع۔البقرہ۲:۱۴۵)

جب نبی سب ہیں آپ (ﷺ) کے تابع
امتی ان کے بھی ہوئے تابع (مدحِ سرکار ﷺ۔ص۴۲)

کام سرور (ﷺ) کے جو تھے رب کی رضا کے تابع
ہو حیات اپنی پیمبر (ﷺ) سے وفا کے تابع (نعتِ زریں۔ص۳۱)

توقع (و ق ع۔الواقعہ۵۶:۱/الاعراف۷:۷۱)

طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے گر توقع
کر لے یقیں، ہو گی یہ بارور توقع (شہرِ کرم۔ص۶۱)

نبی (ﷺ) سے پائے گا ہر فیض، انساں کو توقع ہے
اسی دار الشفا سے سب کو درماں کی توقع ہے (مصباحِ نعت۔ص۷۱)

طلوع (ط ل ع۔طٰہٰ۲۰:۱۳۰)

خورشید و ماہ و نجم کا صبح و مسا طلوع
ہے رحمتِ رسولِ خدا (ﷺ) کا سدا طلوع (نعتِ زریں۔ص۹)

وسیع (و س ع۔البقرہ۲:۲۴۷)

ہے جو چترِ التفات و رحمتِ سرور (ﷺ) وسیع
رکھتا ہے دامن بھی ان کے لطف کا خوگر وسیع (عناوینِ نعت۔ص۲۵)

معاف (ع ف و۔آلِ عمران۳:۱۳۴)

جرم اتنے تھے کہ ہو پاتا نہ کوئی بھی معاف
پر ہر اک غلطی مری، سرکار (ﷺ) نے کر دی معاف (نعتِ زریں۔ص۷۸)

تعارف (ع ر ف۔یونس۱۰:۴۵)

ہم بھی تھے اور خدا بھی، لیکن نہ تھا تعارف
سرکار (ﷺ) نے کرایا اللہ کا تعارف (مدحِ سرکار ﷺ۔ص۷۱)

طرف (ط ر ف۔الرعد۱۳:۴۱)

کھول آنکھ دیکھ لطفِ نبی (ﷺ) عام ہر طرف
رحمت ہے ان کی ہر طرف، اکرام ہر طرف (نیازِ نعت۔ص۸۷)

خوش بخت ہے وہ جو رہے آقا (ﷺ) کے قدموں کی طرف
عرضِ نیاز نم کرے آقا (ﷺ) کے قدموں کی طرف (مہرِ کرم۔ ص ۹۸)

انکشاف (ک ش ف۔ الانعام ۶:۱۷)

وہ حق جو جلوہ مرے رب کا انکشاف کرے
وہی نورانیتِ آقا (ﷺ) انکشاف کرے (تابشِ نعت۔ ص ۳۶)

منکشف (ک ش ف۔ الانعام ۶:۱۷/النمل ۲۷:۴۴)

زمانے بھر پہ آخر یہ حقیقت منکشف ہو گی
رسالت کے حوالے سے ہی وحدت منکشف ہو گی (اوراقِ نعت۔ ورق ۲)

مطاف (ط و ف۔ القلم ۶۸:۱۹)

جو تیرا دل درِ سرکار (ﷺ) کو مطاف کرے
تو ان کا نور تری سمت انعطاف کرے (تابشِ نعت۔ ص ۳۳)

انعطاف (ع ط ف۔ الحج ۲۲:۹)

جو تیرا دل درِ سرکار (ﷺ) کو مطاف کرے
تو ان کا نور تری سمت انعطاف کرے (تابشِ نعت۔ ص ۳۳)

لطف (ل ط ف۔ الکہف ۱۸:۱۹)

یا لمحۂ نظارۂ لطفِ نظر ملے
یا پھر حضور (ﷺ) وعدۂ لطفِ نظر ملے (متاعِ نعت۔ ص ۲۱)

توقّف (و ق ف۔ صافات ۳۷:۲۴)

ملے گی لازماً اچھی خبر توقف کر
نبی (ﷺ) بلائیں گے تجھ کو مگر توقف کر (دیوانِ نعت۔ ص ۳۷)

تألف (ا ل ف۔ آل عمران ۳:۱۰۳)

شاعر جو نعت کے ہیں ان سے مرا تألف
ہے الفتِ حبیبِ رب (ﷺ) کا صلہ تألف (منہاجِ نعت۔ ص ۶۴)

مختلف (خ ل ف۔ ھود ۱۱:۱۱۰)

پیار رب کا پیار کی سب صورتوں سے مختلف
قربِ "او ادنیٰ" ہے ساری قربتوں سے مختلف (التفاتِ نعت۔ ص ۳۱)

موقوف (و ق ف۔ سبا ۳۴:۳۱)

کرم خدا کا نبی (ﷺ) کی نگاہ پہ موقوف
عطا و لطفِ رسالت پناہ (ﷺ) پہ موقوف (دیوانِ نعت۔ ص ۳۶)

لطیف (ل ط ف۔ الانعام ۶:۱۰۳)

دیکھو الفت کے یہ حالات لطیف و نازک
ہیں "فترضیٰ" کے اشارات لطیف و نازک (احرامِ نعت۔ ص ۴۴)

حق (ح ق ق۔ الحج ۲۲:۱۸)

قولِ سرکار (ﷺ) سے ملتی ہے بشارت برحق
دفنِ طیبہ پہ ہے آقا (ﷺ) کی ضمانت برحق (شعاعِ نعت۔ ص ۸۴)
یوں کائناتِ دہر میں آئے حبیبِ حق (ﷺ)
دنیا پہ ہے عطائے خدائے حبیبِ حق (ﷺ) (حرمینِ نعت۔ ص ۷۲)

مستحق (ح ق ق۔ المائدہ ۵:۱۰۷)

خاطی ہوں آقا (ﷺ) میں تو ہوں شفقت کا مستحق
لطف و عطا و بذل و عنایت کا مستحق (دیوانِ نعت۔ ص ۳۸)

تعلّق (ع ل ق۔ النساء۴: ۱۲۹)

مضبوط جس قدر ہو سرکار (ﷺ) سے تعلق
اتنا ہی ہو گا ان کے اذکار سے تعلق (مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۴۹)
ہو ہر غیرِ آقا (ﷺ) سے قطعِ تعلق
کروں جب میں دنیا سے قطعِ تعلق (تسبیحِ نعت۔ ص ۱۰۱)

وثوق (و ث ق۔ البقرہ۲: ۲۵۶)

جتنے حروف وردِ زباں ہیں وثوق سے
وہ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) کا نشاں ہیں وثوق سے (صباحِ نعت۔ ص ۶۸)

مبارک (ب ر ک۔ النور۲۴: ۳۵)

طیبہ کے سفر کے لیے سامان مبارک
یہ ذوق، یہ تشویق، یہ ارمان مبارک (قاموسِ نعت۔ ص ۴۱)
لیتے ہو پیمبر (ﷺ) کا اگر نام مبارک
لائے گا قیامت کو ثمر نام مبارک (بستانِ نعت۔ ص ۴۶)

فلک (ف ل ک۔ الشعراء۲۶: ۱۱۹)

وہ جو اک میم ہے تا بہ اوجِ فلک
اس کی اقلیم ہے تا بہ اوجِ فلک (نعتِ زریں۔ ص ۱۲)

مثال (م ث ل۔ الرعد۱۳: ۱۷)

لاؤ گے جو بھی جائے گی وہ رائیگاں مثال
رب کے حبیبِ پاک (ﷺ) کی ممکن کہاں مثال (قندیلِ نعت۔ ص ۵۶)

جمال (النحل۱۶: ۶)

گرفتِ حسِ بصر میں ہے چشمِ تر کا جمال
جمال رب کا ہوا سید البشر (ﷺ) کا جمال (کتابِ نعت۔ ص ۷۵)

حضورِ پاک (ﷺ) تھے شانِ جمال، جانِ جمال
اس ایک ذات میں آیا سمٹ جہانِ جمال (نعتِ زریں۔ ص ۷۵)

سوال (س ا ل۔ ص ۳۸: ۲۴)

سعادت اپنی ہے سرکار (ﷺ) کی ثنا کا سوال
نہ جلبِ منفعت کا اور نہ واہ وا کا سوال (شعاعِ نعت۔ ص ۳۷)
کرو تو قدسیو! بے شک مری خطا کا سوال
مگر محبِ پیمبر (ﷺ) کو کیا سزا کا سوال (شعاعِ نعت۔ ص ۳۸)

مرسل (ر س ل۔ التوبہ۹: ۳۳)

عنایت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمدِ مرسل (ﷺ)
ہوا ہوں دوریِ طیبہ سے بے کل، احمدِ مرسل (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۱)

مسلسل (س ل س ل۔ المومن۴۰: ۷۱)

لب تیرے رہیں نعت سے ممتاز مسلسل
چہرہ بھی رہے پیار کا غماز مسلسل (قندیلِ نعت۔ ص ۱۳)
جو ہوں لب پہ نعتیں برابر، مسلسل
کرے کیوں نہ اکرام داور مسلسل (قندیلِ نعت۔ ص ۱۵)

حاصل (ح ص ل۔ العادیات۱۰۰: ۱۰)

ثنائے غیرِ حبیبِ خدا (ﷺ) سے کیا حاصل
جو ایسی کی گئی کوشش، وہ ساری لا حاصل (چاشنیِ نعت۔ ص ۴۲)
جس کو جتنی ہے مسرت حاصل
ہے وہ آقا (ﷺ) کی بدولت حاصل (مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۷)
وہ قلم حاصل ہوا، ایسی زباں حاصل ہوئی
جس سے توفیقِ نشانِ بے نشاں حاصل ہوئی (اوراقِ نعت۔ ورق ۱۱)

مشعل (ش ع ل۔ مریم ۱۹:۴)

لب پہ ہے جو درود کی مشعل
دل میں روشن رہے یہی مشعل (مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۵۷)

عمل (ع م ل۔ الکہف ۱۸:۸۸)

سرور کل (ﷺ) نے دلایا ہم کو احساسِ عمل
پیش کرنے کے لیے محشر میں ہو راسِ عمل (معارفِ نعت۔ ص ۸۵)

مکمل (ک م ل۔ المائدہ ۵:۳)

جو حرف ثنا رکھتے ہیں تاثیر مکمل
کر اُن سے تو ہر نعت کی تحریر مکمل (متاعِ نعت۔ ص ۱۷)
مسلم ہوئے کفار کے ، قتال مکمل
سرکار (ﷺ)! بچا لیں کہ ہے یہ جال مکمل (متاعِ نعت۔ ص ۱۹)
مری خوشی کا سبب مکمل
ہے شہر شاہِ عرب (ﷺ) مکمل (متاعِ نعت۔ ص ۲۰)

قبول (ق ب ل۔ آل عمران ۳:۳۷)

فرمائے گا خدا بھی تری التجا قبول
ہو جائے گر بارگہِ مصطفیٰ (ﷺ) قبول (اوراقِ نعت۔ ورق ۳۹)

رسول (ر س ل۔ البقرہ ۲:۸۷)

میرے لب پہ ہے بہ ہر صبح و مسا مدحِ رسول (ﷺ)
ہے دو روزہ زندگی کا مدعا مدحِ رسول (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۱)
پہنچنا چاہیے سب تک پیامِ حُبِّ رسول (ﷺ)
زمانے بھر میں ہو جاری نظامِ حبِ رسول (ﷺ) (مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۴۳)

پہنچ گیا جو مدینے میں روبروئے رسول (ﷺ)
بسا کے لاؤں گا قلب و نظر میں بوئے رسول (ﷺ) (واردات نعت۔ ص ۳۱)
حاضری طیبہ کی ہے جو صدقۂ نعتِ رسول (ﷺ)
سینۂ احساس پہ ہے تمغۂ نعتِ رسول (ﷺ) (نعت نمبر ۳۸)
محبوب رب ہیں، شاہِ رسولاں رسولِ پاک (ﷺ)
ہیں افتخارِ عالمِ امکاں رسولِ پاک (ﷺ) (اعجازِ نعت۔ ص ۴۷)
چھائی گھٹا ذنوب کی گھنگھور یا رسول (ﷺ)
کیجے نگاہِ لطف مری اور یا رسول (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۳)
کلامِ پاک ہے معیارِ گفتگوئے رسول (ﷺ)
خدا کا کفر ہے انکارِ گفتگوئے رسول (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۷)
نازشِ بزمِ دنا ، صورت رسول اللہ (ﷺ) کی
اے تعالیٰ اللہ! یہ رفعت رسول اللہ (ﷺ) کی (صحیفۂ شوق۔ ص ۸۹)

''ورفعنا لک ذکرک'' میں درج ذیل مصرعوں کی نعتیں ''یا رسول اللہ'' ردیف کی ہیں:

زباں پہ میری دو نعرے ہیں یا ھوٗ یا رسول اللہ
ہے کفر و شرک کا ہم پہ دباؤ یا رسول اللہ
تمھاری نعت ہی میں ہوں مگن میں یا رسول اللہ
متاعِ دین و دانش ہو گئی گم یا رسول اللہ
ہو تم اللہ کے محبوب برحق یا رسول اللہ
خدا نے آپ پہ قرآں اتارا یا رسول اللہ
درِ سرکار (ﷺ) پہ ہوں سر خمیدہ یا رسول اللہ
تمھارے ذکر سے تسکینِ دل ہے یا رسول اللہ
ہوئے اوجھل نگاہوں سے اجالے یا رسول اللہ

دلیل (د ل ل۔ الفرقان ۲۵:۴۵)

دین کے بارے میں ہے مجھ کو یہی ازبر دلیل
وحدتِ خالق کی ہیں دنیا میں پیغمبر (ﷺ) دلیل (منہاجِ نعت۔ ص ۳۰)

جمیل (ج م ل۔ یوسف ۱۲:۱۸)

آیت آیت میں جو سرور (ﷺ) کا ہوا ذکرِ جمیل
میرے آقا (ﷺ) کا ہے دنیا سے جدا ذکرِ جمیل (اوراقِ نعت۔ ورق ۳۰)

سلام (س ل م۔ الحشر ۵۹:۲۳)

آقا (ﷺ) کو میری حسرتِ اظہار کا سلام
افکار کا درود ہو، اشعار کا سلام (سلامِ ارادت۔ ص ۵۵)

(سلامِ ارادت میں مختلف قوافی کے ساتھ ''سلام'' ردیف کی پچاس (۵۰) نعتیں ہیں)

السلام (س ل م۔ الحشر ۵۹:۲۳)

السلام اے منبعِ حق و صداقت السلام
فخرِ انساں، افتخارِ آدمیت السلام (سلامِ ارادت۔ ص ۴۹)

کلام (ک ل م۔ البقرہ ۲:۷۵)

الفتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) ہے موضوعِ کلام
اور میرا دیدۂ پُرنم ہے موضوعِ کلام (سروِ نعت۔ ص ۷۵)

تمام (ت م م۔ الانعام ۶:۱۵۵)

ایک ہستی میں تھیں صفات تمام
مصطفیٰ (ﷺ) میں تھا حسنِ ذات تمام (حمد میں نعت۔ ص ۳۷)

ہوں یا نہ ہوں جہان بھر کی بستیاں تمام
میری تو ہیں مدینے سے دلچسپیاں تمام (منہاجِ نعت۔ ص ۵۴)

جس جا پہ سر خم ہوئیں یکتائیاں تمام
کیسے نہ ہوں وہیں پہ جبیں سائیاں تمام (احرامِ نعت۔ ص ۵۶)

انام (الرحمٰن ۵۵:۱۰)

زندگی میں صبح ہے یا شام ہے خیر الانام (ﷺ)
میرے لب پہ آپ ہی کا نام ہے خیر الانام (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۰)

ختم (خ ت م۔ البقرہ ۲:۷)

ختم اس بنا پہ اپنے لیے ہوئے ہیں تمام ختم
ہو گی کبھی نہ رحمتِ خیر الانام (ﷺ) ختم (حرفِ نعت۔ ص ۹۶)

نبی الانبیاء ہیں، حق کی حجت ختم ہے ان پہ
نبی ہیں آخری سرورؐ، نبوت ختم ہے ان پہ (احرامِ نعت۔ ص ۵۲)

مبلغ ہوں میں خالق کی قسم ختمِ نبوت کا
اٹھا رکھا ہے ہاتھوں میں علم ختمِ نبوت کا (نیازِ نعت۔ ص ۶۶)

قدم (ق د م۔ الانفال ۸:۱۱)

سجے ہیں میری تمنا کے اڑتا کے قدم
میں لوں گا حشر میں محبوبِ حق (ﷺ) کے جا کے قدم (چاشنیِ نعت۔ ص ۱۸)

حرم (ح ر م۔ البقرہ ۲:۱۴۴)

مرکزِ انوارِ ربانی ہے طیبہ کا حرم
باعثِ ہر جلوہ سامانی ہے طیبہ کا حرم (شہرِ کرم۔ ص ۴۲)

قسم (ق س م۔ الواقعہ ۵۶:۷۶)

جو خاکِ طیبۂ اقدس کی ہے ضیا کی قسم
وہ اصل میں ہے پیمبر (ﷺ) کے نقشِ پا کی قسم (دیارِ نعت۔ ص ۸۹)

زعم (ز ع م۔ الانعام ۶:۱۳۶)

زکوٰۃ و حج کا کسی کو ہے یا صلوٰۃ کا زعم
ہمیں ہے آقا و مولا (ﷺ) کے التفات کا زعم (قندیلِ نعت۔ ص ۳۲)

رقم (ر ق م۔ المطففین ۸۳:۹)

عرفانِ نبی (ﷺ)، معرفتِ ذات رقم ہے
امت کے لیے دفترِ مراعات رقم ہے (متاعِ نعت۔ ص ۵۷)

سلم (س ل م۔ النور ۲۴:۲۷)

کون و مکاں کا حاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر مدحت کے قابل احمد صلی اللہ علیہ وسلم (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۵)
پڑھیں نہ کیوں حلقے میں آ کے صلی اللہ علیہ وسلم
خادم جتنے ہیں آقا (ﷺ) کے صلی اللہ علیہ وسلم (منظومات۔ ص ۱۵)
میرے پیمبرؐ، میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
میں ہوں گداگرؐ میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم (منظومات۔ ص ۲۶)

قلم (ق ل م۔ القلم ۶۸:۱)

لاتا جب چاہیں کوئی شہکارِ فن کاغذ قلم
نعت کا، فی الفور پہنیں پیرہن کاغذ قلم (متاعِ نعت۔ ص ۲۷)

امم (ا م م۔ الانعام ۶:۳۸)

لب پہ ہے ذکر آپ کا با چشمِ نم شاہِ امم (ﷺ)
آپ کا شاعر ہے محتاجِ کرم شاہِ امم (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲)

مفہوم (ف ہ م۔ الانبیاء ۲۱:۷۹)

ہے یہی پیار کا، الفت کا، وفا کا مفہوم
رب نے کھولا ہے "فترضی" سے رضا کا مفہوم (تسبیحِ نعت۔ ص ۷۹)

کریم (ک ر م۔ الانفطار ۸۲:۶)

تیرا کرم نبی (ﷺ) کی عنایت ہے اے کریم!
میرے لبوں پہ دونوں کی مدحت ہے اے کریم! (حمد میں نعت۔ ص ۲۵)

عظیم (ع ظ م۔ البقرہ ۲:۷/ القلم ۶۸:۴)

حرفِ قرآں میں ہے خُلقِ مصطفیٰ (ﷺ) خلقِ عظیم
خلقتِ رب میں نہیں ہے دوسرا خلقِ عظیم (عرفانِ نعت۔ ص ۱۳۵)
راسخ ہوں دل میں گر شہِ بطحا (ﷺ) کی عظمتیں
زیرِ قدم ہوں قیصر و کسریٰ کی عظمتیں (حدیثِ شوق۔ ص ۱۵۷)

سبحان (س ب ح۔ النمل ۲۷:۸)

اکرامِ نبی (ﷺ) الطافِ خدا سبحان اللہ ماشاء اللہ
لب پہ ہے نبی (ﷺ) کی نعت سدا سبحان اللہ ماشاء اللہ (حدیثِ شوق۔ ص ۷۷)

لسان (ل س ن۔ البلد ۹۰:۹)

جو محرومِ مدحِ سرور (ﷺ) میں رہا رطب اللساں
شکرِ رب ہے بے نیاز ماسوا رطب اللساں (منہاجِ نعت۔ ص ۸۸)

سلطان (س ل ط۔ الاعراف ۷:۷۱)

ممدوحِ خدا حضرتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ)
کیا خوب ہے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ) (تسبیحِ نعت۔ ص ۸۹)
تم پہ ہو اگر رحمتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ)
چھوڑے گی اثر رحمتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ) (تسبیحِ نعت۔ ص ۹۰)
دیکھوں گا در دولتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ)
ہے جلوہ در دولتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ) (شہرِ کرم۔ ص ۲۹)

اطمینان (ط م ن۔ النساء۴: ۱۰۳)

ہم در سرکار (ﷺ) پہ جو پہنچے اطمینان سے
ہاتھ پاؤں اس جگہ پھیلائے اطمینان سے (متاعِ نعت۔ ص ۸۷)

اذن (الانفال ۸: ۶۶)

کیسے ہو کوئی طیبہ کا راہی بغیر اذن
اڑتا نہیں مدینے کو پنچھی بغیر اذن (منہاجِ نعت۔ ص ۱۰۱)

ممنون (م ن ن۔ حم السجدہ ۴۱: ۸)

جب نبی (ﷺ) کا ہوں یہ اعتراف ممنونِ کرم
کیوں نہ ہو میرا لب اظہار ممنونِ کرم (تسبیحِ نعت۔ ص ۱۷)

مطمئن (ط م ن۔ النحل ۱۶: ۱۰۶)

اپنے خوش سرشار بیگانے تو اعدا مطمئن
رحمتِ آقا (ﷺ) سے ہے ہر ایک بندۂ مطمئن (حدیثِ شوق۔ ص ۳۶)

دین (د ی ن۔ الصف ۶۱: ۹)

مرکزِ حسنِ یقیں ہیں سرورِ دنیا و دیں (ﷺ)
پیکرِ نورِ مبیں ہیں سرورِ دنیا و دیں (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۲)

یقین (ی ق ن۔ الحجر ۱۵: ۹۹)

بس وہ ہو سکتا ہے بندہ کاملِ علم و یقیں
جو ہو لطفِ مصطفیٰ (ﷺ) سے داخلِ علم و یقیں (التفاتِ نعت۔ ص ۵۲)
مجھ کو بتا رہا ہے یہ وجدان بالیقیں
رحمتِ نبی (ﷺ) ہیں اور خدا رحمان بالیقیں (حمد میں نعت۔ ص ۱۰۲)

رحمت للعالمین (الانبیاء ۲۱: ۱۰۷)

بصدقِ دل فدائے رحمت للعالمیں (ﷺ)
قلم محوِ ثنائے رحمت للعالمیں (ﷺ) (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۹)

اللہ (البقرہ ۲: ۱۹)

(ﷺ) کی رضا سے اللہ رِی محبت
کی مصطفیٰ (ﷺ) سے اللہ رِی محبت (تابشِ نعت۔ ص ۱۱)
نبی (ﷺ)، الطافِ خدا، سبحان اللہ ماشاء اللہ
پہ ہے نبی (ﷺ) کی نعت سدا، سبحان اللہ ماشاء اللہ (حدیثِ شوق۔ ص ۷۷)
بزم دنا صورت رسول اللہ (ﷺ) کی
تعالیٰ اللہ! یہ رفعت رسول اللہ (ﷺ) کی (حدیثِ شوق۔ ص ۸۹)

محاسبہ (ح س ب۔ الطلاق ۶۵: ۸)

میں ورنہ لازماً ہوتا محاسبہ
کا حضور (ﷺ) نے ٹالا محاسبہ (صباحِ نعت۔ ص ۶۲)

اثاثہ (ا ث ث۔ الانعام ۶: ۸۰/ مریم ۱۹: ۷۴)

سرکار (ﷺ) کی اثاثہ ہے
یہ قدرتی اثاثہ ہے (شعاعِ نعت۔ ص ۵۰)

سجدہ (س ج د۔ الحج ۲۲: ۲۶/ ص ۳۸: ۷۵)

کرتے رہے ہیں سرورِ دیں (ﷺ) سجدہ ریزیاں
ہیں سنتِ نبی (ﷺ) کی امیں سجدہ ریزیاں (سرودِ نعت۔ ص ۸۹)

وعدہ (و ع د۔ النساء ۴: ۱۲۲)

نبی (ﷺ) کی نعت کے بارے میں استمرار کا وعدہ
ازل کے دن سے ہے رب سے مرے افکار کا وعدہ (ابتدائے نعت۔ ص ۵۸)

عقیدہ (ع ق د۔ المائدہ ۵:۱)

پیمبر (ﷺ) سے وفا میرا عقیدہ
اسی پہ اکتفا میرا عقیدہ (شعاعِ نعت۔ ص ۶۵)

رسالت پہ ہے یوں پختہ عقیدہ
ہیں لفظ اقرار اور معنیٰ عقیدہ (شعاعِ نعت۔ ص ۶۸)

مدیحِ آقا و مولا (ﷺ) عقیدہ
یہی مذہب یہی اپنا عقیدہ (شعاعِ نعت۔ ص ۶۹)

منوّرہ (ن و ر۔ المائدہ ۵:۴۴)

پیارا شہر پاک ہے مدینۂ منورہ
نبی (ﷺ) کا شہر پاک ہے مدینۂ منورہ (شہرِ کرم۔ ص ۱۷)

معجزہ (ع ج ز۔ الحاقۃ ۶۹:۷)

دیکھو مری رسائی طیبہ کا معجزہ
جو ہے حبیبِ ربِ تعالیٰ (ﷺ) کا معجزہ (تسبیحِ نعت۔ ص ۱۳۰)

مدینہ (م د ن۔ التوبہ ۹:۱۰۱)

کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایاتِ مدینہ
بند آنکھوں میں پاتا ہوں نشاناتِ مدینہ (شہرِ کرم۔ ص ۳۸)

ہوتا ہوں میں ہر سال جو مہمانِ مدینہ
یہ لطفِ پیمبر (ﷺ) ہے یہ احسانِ مدینہ (تسبیحِ نعت۔ ص ۸۸)

شبہہ (ش ب ہ۔ آل عمران ۳:۷)

میں ہوں نبی (ﷺ) کا شیدا اس میں نہیں ہے شبہہ
یہ ہے کرم خدا کا اس میں نہیں ہے شبہہ (مدیحِ سرورِ مدینہ ﷺ۔ ص ۱۰۳)

تعلق ان سے رکھ کر پائے گا تو سود بے شبہہ
کرائیں گے نبی (ﷺ) دیدار دیر و زود بے شبہہ (التفاتِ نعت۔ ص ۳۲)

ھدیہ (ھ د ی۔ النمل ۲۷:۳۵)

ہوا جو عقدہ کشا ہدیۂ درود و سلام
مرا عقیدہ رہا ہدیۂ درود و سلام (حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۵)

مقبولِ بارگاہ عمل ہدیۂ درود
ہے سب سعادتوں کا بدل ہدیۂ درود (حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۹)

نبی (ن ب أ۔ آل عمران ۳:۶۸)

سر کہیے اسے جس میں کہ سودائے نبی (ﷺ) ہے
دل کہیے اسے جس میں تمنائے نبی (ﷺ) ہے (حرفِ نعت۔ ص ۳۵)

جو دیکھے دیدۂ بینا قیام گاہِ نبی (ﷺ)
ہو بامِ عرش کا زینہ قیام گاہِ نبی (ﷺ) (شہرِ کرم۔ ص ۴۰)

نعت میرے لب پہ ہر دم آپ کی ہے یا نبی (ﷺ)
اس سے میرے قلب میں اک روشنی ہے یا نبی (ﷺ) (در خواجہ کی ذکرک۔ ص ۷۲)

جانتے ہیں بھی بھیجتا ہے خدا اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی (ﷺ)
میرا بھی ہے اسی ورد پر اکتفا اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی (ﷺ) (سلامِ ارادت۔ ص ۷۹)

حضوری (ح ض ر۔ المؤمنون ۲۳:۹۸)

پائے جو مدینے سے بشر اذنِ حضوری
ہے نعت کی راتوں کی سحر اذنِ حضوری (بستانِ نعت۔ ص ۹۲)

راضی (ر ض ی۔ المائدہ ۵:۱۱۹)

جن سے آقا حضور (ﷺ) تھے راضی
دو جہان ان سے ہو گئے راضی (شعاعِ نعت۔ ص ۳۲)

کافی (ک ف ی۔ آل عمران ۳:۱۲۴)

ہے مجھ طیبۂ سرکار (ﷺ) تابش کے لیے کافی
مجھے ہے ایک یہ بستی ستائش کے لیے کافی (اجتزازِ نعت ص۹۷)

مبنی (ب ن ی۔ البقرہ ۲:۲۲)

ہر اک بات آقا و مولا (ﷺ) کی ہے الہام پہ مبنی
ہر ارشاد ان کا ہے اللہ کے پیغام پہ مبنی (مدحتِ سرورِ عالم ﷺ۔ ص۴۴)

❁❁❁❁❁

''نعتِ زریں''

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا ۵۰واں نعتیہ مجموعہ

صفحات: ۸۰

بہ الفاظ بحساب ابجد ''آوازۂ کتبِ حبیبِ وحید''

صفحات: ۸۴ (ٹائٹل کے صفحات کے ساتھ)

بہ الفاظ بحساب ابجد ''آوازِ مجدِ حبیب''

اس نعتیہ مجموعے کا نمبر: ۵۰

بہ الفاظ بحساب ابجد ''طیب ازبِ حبیب''

سالِ اشاعت: ۱۴۳۱ھ

بہ الفاظ بحساب ابجد ''زیبائی ذکرِ سرکار''

''طیبِ ذراتِ مدینہ''

سالِ اشاعت: ۲۰۱۰ء

بہ الفاظ بحساب ابجد: ''دوامِ ذکرِ خیر مصطفیٰ''

''دل کشی حدائقِ باغِ نعت''

''نورِ عظمتِ رسولِ امجد''

''فروغِ جلوہ گاہِ ثنائے النبی''

''دیدارِ حسنِ مصطفیٰ'': ۵۶۶

''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز'': ۱۴۴۴ / ۲۰۱۰ء

←

قطعۂ تاریخ (سال اشاعت)

حسین ہے محفل روش ، ہے ذکر محمد سے — اسی سے رونق ، شادابی گلزار عقیدت ہے
یہی نعت نبی اچھے جو لکھتے ہیں طارق — لب ہر عاشق سرکار پر شاباش و تحسین ہے
تمنا اس شرف کے بعد اب ہو کس شہرت کی — وہ مدح محمد وہ محب سرور دیں ہے
ثنا ہے سید المرسلین ہے راحت رساں اس کی — محمد مصطفیٰ کی یاد اس کے دل کی تسکین ہے
دل حق کا سلطان کرم کا جان رحمت کا — غلام با صفا ہے بندۂ اخلاص آئین ہے
شفیع بخت و سائل ہے اس سلطان عالم کا — تعلق جس کا شیوہ ہے ترحم جس کا آئین ہے
وہ والی طیبہ کا اہل نور گر اس کا ہے جس کا — ہے چہرہ والضحیٰ واللیل جس کی زلف مشکیں ہے
خدا کے بعد ہے سب سے زیادہ مرتبہ جس کا — جو قرآں ہے جو فرقاں ہے جو طٰہٰ ہے جو یٰسیں ہے

مسلسل کر رہا ہے وہ سفر شہر مدینہ کا — جہاں کی خاک کا ہر ذرہ رشک ماہ و پروین ہے
چھپا یہ پانچواں مجموعہ نعت اس مکرم کا — یہ اس کا منفرد اعزاز ہے بے مثل تحسین ہے
مخلص ہے نہ اس ثابت و مثل روح کا — انوکھی انداز کا یہ لفظ کیف انگیز و شیریں ہے
ہر کیف آور ہے مضمون توصیف محمد کی — زہے کیا خوبی الفاظ کیا حسن مضامیں ہے

ہوا جو محو غور و فکر میں تاریخ کی خاطر
سروش غیب فرمائے "یہ نعت خوب و زریں ہے"
۱۴۳۱ھ

"گلبار درود حبیب"
۱۴۳۱ھ

محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

حضرت بابو عبدالمجید قادری علیہ الرحمہ (مرید کے)

کے صاحبزادوں نے اپنے

محبِ رسولؐ والدِ گرامی کے

ایصالِ ثواب

کے لیے اس خاص نمبر
کی طباعت کا خرچ برداشت کیا